قرآن پاک بذات خوداللہ تعالیٰ کے باتوں کی ڈکشنری ہے۔

اس کتاب کے چھ پارٹ ہیں۔۔۔۔

پارٹ نمبر 1

قرآن پاک بذات خوداللہ تعالیٰ کے باتوں کی ڈکشنری ہے۔۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

پارٹ نمبر 2

قرآن پاک سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والا ہے۔یعنی فرقان ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

پارٹ نمبر 3

قرآن پاک کا اصول یعنی اللہ تعالیٰ کی اجازت کسے کہتے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

پارٹ نمبر 4

رسول ﷺ نے ہمیں گمراہی سے کس طرح نکالا۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

پارٹ نمبر 5

قرآن پاک کیسی کتاب ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

پارٹ نمبر 6

قرآن پاک بذات خوداللہ تعالیٰ کے باتوں کی ایسی نایاب ڈکشنری ہے۔کہ رسول ﷺ کو بھی قرآن پاک میں تبدیلی یا اس کے ساتھ اپنی بات شامل کرنے کی اجازت نہ تھی۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

پارٹ نمبر 1

قرآن پاک بذات خوداللہ تعالیٰ کے باتوں کی ڈکشنری ہے۔۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

قیامت والے دن ان لوگوں پر عذاب کا وعدہ اس لیے پورا ہوگا۔کہ قرآن پاک پڑھتے ہوئے اپنے علم سے احاطہ نہیں کرتے تھے۔بلکہ تفسیر کی آڑ میں قرآن پاک کو جھٹلا دیتے تھے۔۔

۞ سورہ نمل۔آیات 82 تا 85۔پارہ 19

اور جب ان پر وعدہ پورا ہو جائے گا۔تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا۔کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے اور جس دن میں ہم ہر امت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھر ان کی گروہ بندی کی جائے گی۔یہاں تک کہ جب وہ آجائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کہ تم نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہو جائے گی پھر وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں ظلم کرنے والے لوگوں کا ذکر ہے۔یعنی وہ سب لوگ ظالم ہیں۔جو اپنے علم کو اس لیے استعمال نہیں کرتے کہ قرآن پاک کی سچائی کو قبول کیا جائے۔اور جو کوئی قرآن پاک کے بارے میں ان کو بتاتا ہے۔اسی جھوٹ پر یقین کر لیتے ہیں۔اور اس کو قرآن پاک سے چیک کرنا گوارہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔جب بات پوری ہونے کا وقت آجائے گا یعنی جب قیامت آجائیگی۔تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ظالموں سے باتیں کرے گا کہ تم اللہ تعالیٰ کی آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے اور اسے جھٹلاتے تھے اور جس دن ہم ہر امت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھر ان کی گروہ بندی کی جائے گی یہاں تک کہ جب وہ سب آجائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ تم لوگوں نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہو جائیگی اور وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

کیا ہم لوگ اپنے علم کو قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے صرف کرتے ہیں یا جو ہمیں کوئی بتاتا ہے اس پر یقین کر لیتے ہیں
یا ہم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ثابت ہونے والا ہے۔

قرآن پاک بذات خود اللہ تعالیٰ کے باتوں کی نایاب ڈکشنری ہے۔

خواتین وحضرات!

جب ہم سکول میں پڑھتے ہیں۔تو ہمارے استاد جو سند یافتہ ہوتے ہیں۔اور یقیناً ہم سے علم میں بھی زیادہ ہوتے ہیں۔جب ہمیں کہانی یا نظم پڑھاتے ہیں۔تو مشکل الفاظ کے معنی اور مطلب ساتھ ساتھ لکھواتے جاتے ہیں۔اس طرح ہمیں کہانی یا نظم کی سمجھ آسانی سے آجاتی ہے۔قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔قرآن پاک کی تعلیمات سمجھانے کیلئے کسی کے پاس اللہ تعالیٰ سے زیادہ علم نہیں ہے۔اس ضرورت کو اللہ تعالیٰ نے اسطرح پورا کیا ہے۔کہ قرآن پاک بذات خود ایک ڈکشنری کی ضرورت پوری کرتا ہے۔یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی باتوں کی ڈکشنری ہے۔مثلاً اگر ہم نے ایمان کو سمجھنا ہے۔کافر کو سمجھنا ہے۔روشنی کو سمجھنا ہے۔نصیحت کو سمجھنا ہے۔واضح دلائل کو سمجھنا ہے۔اسلام کو سمجھنا ہے۔حق یعنی سچ کو سمجھنا ہے۔شریعت کو سمجھنا ہے۔فرقان کو سمجھنا ہے۔نعمت کو سمجھنا ہے۔روح کو سمجھنا ہے۔اسوہ حسنہ کو سمجھنا ہو۔تو ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔یعنی قرآن پاک میں غور کرنا پڑے گا۔تاکہ قرآن پاک دوٹوک ہماری سمجھ میں آجائے۔ یاد رہے کہ ہم صرف اللہ تعالیٰ کے جواب دہ ہیں۔اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے جواب دہ نہیں ہیں۔ہمیں قرآن پاک کے چند مشکل الفاظ کا مطلب ضرور آنا چاہیے تاکہ ہم قرآن پاک سمجھ سکیں اس کے لیے میں قرآن پاک سے ایک مثال دینا چاہوں گی۔تاکہ آپ بھی قرآن پاک سمجھ سکیں۔

اس لیے ہم قرآن پاک کے الفاظ کا مطلب قرآن پاک سے ہی تلاش کریں گے۔اسی طرح کی آیات آپ کے سامنے پیش خدمت ہیں۔جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی باتوں کو ہی ڈکشنری کہا ہے۔قرآن پاک کے کسی بات کا مطلب قرآن پاک سے باہر تلاش نہیں کر سکتے۔قرآن پاک سے آیات پیش ہیں۔ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے

سورہ انعام آیات 114 تا 116 پارہ نمبر 8

کیا میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور انصاف کرنے والا تلاش کروں۔وہی تو ہے جس نے تمھاری طرف تفصیل سے ایک کتاب نازل کی ہے۔اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے۔وہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن پاک تمھارے رب کی طرف سے سچائی کیساتھ نازل ہوا ہے۔اس لئے آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔اور تمھارے رب کی بات سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہے۔کوئی اُس کی باتوں کو بدلنے والا نہیں ہے۔وہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔اور آپ دنیا کے اکثر لوگوں کی اطاعت کرتے رہے۔تو یہ لوگ آپ کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردیں گے۔یہ صرف گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔اور صرف خیالی باتیں کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب پڑھا۔جو تمام لوگوں کے نام ہے۔ان آیات سے ثابت ہوا۔کہ قرآن پاک بذات خود اللہ تعالیٰ کی باتوں کی ڈکشنری ہے۔اور کوئی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدل نہیں سکتا۔اور قرآن پاک کی باتیں سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہیں۔اور قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفصیل کے ساتھ نازل ہوا ہے۔کیا ان باتوں کے باوجود لوگ کوئی اور انصاف کرنے والا تلاش کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے غور کیا کہ قرآن پاک کی باتیں اللہ تعالیٰ کیلیئے سند کا درجہ رکھتی ہیں۔ یہ رسول ﷺ کیلیئے سند کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور یہی ہمارے لے بھی سند کا درجہ رکھتی ہیں۔اگر ہم نے دنیا کے لوگوں کی اطاعت کی تو وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں گے۔آئیں اب قرآن پاک کی ڈکشنری سے معلوم کرتے ہیں۔کہ ہمیں قرآن پاک کون سکھا سکتا ہے۔

سورہ رحمٰن آیات 1 تا2

رحمٰن نے قرآن پاک سکھایا۔یعنی بڑے ہی مہربان نے قرآن پاک سکھایا۔

خواتین وحضرات:

کیا ہم لوگ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ سے سیکھتے ہیں۔یعنی قرآن پاک بذات خود اللہ تعالیٰ کی باتوں کی ڈکشنری ہے۔اس ڈکشنری کی مدد سے اللہ تعالیٰ کو انصاف کرنے والا حاکم سمجھتے ہوئے قرآن پاک سیکھتے ہیں۔

خواتین وحضرات:

آج ہم قرآن پاک کی ڈکشنری کی مدد سے سورہ المجادلہ کی آیات 18 تا22 کے ترجمے میں غور کریں گے۔اوران آیات کو اللہ تعالیٰ سے سیکھیں گے۔ان آیات میں ہم غور کریں گے۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔یا شیطان کی پارٹی کے لوگ؟ یعنی ہم اللہ تعالیٰ کا گروہ ہیں۔یا شیطان کا گروہ ہیں۔یعنی قرآن پاک کی نظر میں ہمارا شمار کس پارٹی کے ساتھ ہے۔

خواتین وحضرات:

اب میں آپ کے سامنے جن آیات کا ترجمہ پیش کرنا چاھتی ہوں۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دوطرح کے لوگ دکھائے ہیں۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں۔اور دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔اگر ہم ان آیات میں غور کریں گے۔تو ہم بڑی آسانی سے فیصلہ کر سکتے ہیں۔کہ ہم شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں۔یا اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔جب ہم سکول میں نظم یا نثر پڑھتے ہیں۔تو جسطرح نظم یا نثر کو سمجھنے کیلیئے مشکل الفاظ کے نیچے نشان لگا دیتے ہیں۔اوراس کے معنی یاد کر لیے جاتے ہیں۔جس سے ہمیں نظم یا کہانی پوری سمجھ میں آجاتی ہے۔اسی طرح آج میں بھی اپنی آیات میں آنے والے مشکل الفاظ کے نیچے نشان لگاؤں گی۔پھر قرآن پاک کی ڈکشنری سے اس کے معنی اور مطلب دکھاؤں گی۔

تاکہ عبارت سمجھنے میں کسی قسم کا شک نہ رہے ابہام نہ رہے۔اور قرآن پاک کی آیات ایک کہانی کی طرح ہم پر واضح ہوجائیں۔

سورہ المجادلہ آیات 18 تا22 پارہ28

جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اُٹھائے گا۔تو یہ اُس کے سامنے بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے۔جیسے تمھارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں۔کہ اس طرح ان کا کچھ بن جائے گا۔یاد رکھو کہ بے شک یہی لوگ جھوٹے ہیں۔ان پر شیطان نے قابو پا لیا ہے۔ اُس نے اِن سے اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا دیا ہے۔یہی لوگ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں۔ یاد رکھو کہ بے شک شیطان کی پارٹی کے لوگ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہی ذلیل ترین لوگ ہیں۔اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے۔بے شک اللہ تعالیٰ بڑا طاقت ور غالب ہے۔

آپ اُن لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ایسا نہیں پائیں گے۔

کہ وہ ایسے لوگوں سے محبت رکھیں۔جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرنے والے ہوں۔خواہ وہ ان کے باپ ہوں۔خواہ بیٹے ہوں یا بھائی ہوں۔ یا ان کے خاندان والے ہوں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ دیا ہے۔اوران کی مدد ایک روح کے ذریعے کی ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ جنتوں میں داخل کرے گا۔جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا۔اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہی کامیاب ہونے والی ہے۔

خواتین وحضرات:

اب ہم تین نشان دہ مشکل الفاظ کا مطلب اور معنی قرآن پاک کی ڈکشنری سے معلوم کرتے ہیں تاکہ آیات ہم پر ایک کہانی کی طرح واضح ہوجائیں۔

تین نشان زدہ مشکل الفاظ یہ ہیں۔

(1) نصیحت

(2) ایمان

(3) روح

☆ سوال نمبر 1۔ نصیحت کیسے کہتے ہیں؟

جواب: سورہ حجر آیت 9 پارہ 14

بے شک ہم نے ہی نصیحت کو نازل کیا ہے۔اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔اور نصیحت کے نام سے پکار رہے ہیں۔اس آیت سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام نصیحت بھی ہے۔

☆ سوال نمبر 2۔ایمان کیسے کہتے ہیں؟

جواب: سورہ شوریٰ آیات 52 تا 53 پارہ 25

اور اسطرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی۔اس سے پہلے آپ ﷺ نہیں جانتے تھے۔کہ کتاب اور ایمان کیا ہوتا ہے۔لیکن اس قرآن کو ہم نے روشنی بنا دیا۔اس سے ہم اپنے غلاموں میں جیسے چاہتے ہیں۔ہدایت دیتے ہیں۔اور بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتے ہیں۔اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کا مالک ہے۔یاد رکھو کہ سارے معاملات اللہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹائے جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات:

انہی آیات میں غور کرتے ہیں کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ قرآن پاک کی وحی سے پہلے آپ ﷺ ایمان کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔پھر اللہ تعالیٰ نے روح یعنی قرآن پاک کو روشنی بنا دیا۔یعنی قرآن پاک کی تعلیمات کو روشنی بنا دیا۔جس سے جانا کہ ایمان کیا ہوتا ہے اب ہم میں سے جو انسان ایمان کو جاننا چاہتا ہے وہ قرآن پاک کی روشنی یعنی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔صرف قرآن پاک کی روشنی میں ہی جان سکتا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور ایمان کیا ہوتا ہے۔بے شک نبی ﷺ سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں۔اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمان کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے اِن آیات سے جانا۔کہ قرآن پاک کی روشنی سے پہلے نبی ﷺ بھی ایمان کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔قرآن پاک کی تعلیمات کی روشنی میں جانا۔کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔کتاب کیا ہوتی ہے۔ایمان اور کتاب کے مطلب اور مقصد کو جانا۔ہم لوگ جو قرآن پاک کو بغیر سمجھے پڑھ رہیں ہیں۔ہمیں قرآن پاک کی روشنی کیسے نصیب ہوگی۔ہم ایمان کو کیسے سمجھیں گے۔

ہم قرآن پاک کو سمجھے بغیر کتاب یعنی قرآن پاک کے نازل ہونے کے مقصد کو کیسے جانیں گے۔

ہم قرآن پاک کو سمجھے بغیر ایمان حاصل نہیں سکتے۔ان آیات سے ثابت ہوا۔کہ قرآن پاک سے باہر ہمیں ایمان مل ہی نہیں سکتا۔جب رسول ﷺ نے اس قرآن پاک کے ذریعے ایمان کو جانا۔تو ہم بھی اسی قرآن کے زریعے جانیں گے۔ بیشک رسول ﷺ اسی سیدھے راستے یعنی قرآن پاک کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اسی قرآن پاک سے ہماری ہدایت کرتے ہیں۔اور رسول ﷺ بھی بالکل ٹھیک اسی سیدھے راستے کی طرف ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات:

آئیں ایمان کو سمجھنے کیلئے پھر قرآن پاک کی ڈکشنری سے رجوع کرتے ہیں۔

سورہ محمد آیات 2 تا 3 پارہ 26

اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔

اور ایمان لائے اُس پر جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اور وہی اُن کے رب کی طرف سے سچ ہے۔

اللہ تعالیٰ اِن کی برائیاں دور کردے گا اوران کی حالت سنوار دے گا۔ یہ اس لیے ہوا کہ کافروں نے جھوٹ کی اطاعت کی۔ اور جولوگ ایمان لائے۔انہوں نے اپنے رب کی طرف سے آئے ہوئے سچ کی اطاعت کی۔اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کیلئے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری سے اللہ تعالیٰ نے ایمان کی یہ مثال پیش کی۔ کہ جو محمدﷺ پر نازل ہوا ہے۔یعنی قرآن پاک۔اس کو سچ ماننے والا اوراس کی اطاعت کرنے والا ایمان والا ہے۔آپ ان آیات میں غورکریں۔ترجمہ کو بار بار پڑھیں۔ایمان کا مکمل جواب اور تفسیر موجود ہے۔قیامت والے دن ایمان والوں کے گناہ اللہ تعالیٰ دور کر کے ان کی حالت درست کردے گا۔

خواتین وحضرات:

آئیں قرآن پاک کی ڈکشنری سے تین ایک جیسی مثالوں سے ایمان کو سمجھتے ہیں۔

مثال نمبر1:

سورہ انعام آیت نمبر 27 پارہ 7

کاش آپ انہیں دیکھیں۔جب انہیں جہنم کے کنارے کھڑا کیا جائے گا۔تو وہ کہیں گے۔کیا ہی اچھا ہوتا۔کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں۔اور ایمان لانے والوں میں سے ہوجائیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق قیامت والے دن جہنمی پچھتائیں گے۔کہ کیا ہی اچھا ہو۔کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں۔اور ایمان لانے والوں میں سے ہوجائیں۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اوراس کی اطاعت کرنے والوں میں شامل ہوجائیں۔

مثال نمبر2:

سورہ قصص آیت نمبر 47 پارہ 20

اگر ایسا نہ ہوتا۔کہ ان کے اعمال کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی۔ پھر وہ کہتے۔اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسولﷺ کیوں نہ بھیجا۔تاکہ ہم تیری آیات کی اطاعت کرتے۔اور ایمان لانے والوں میں شامل ہوجاتے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق قرآن پاک کی اطاعت کرنا ایمان کہلاتا ہے۔اور رسول کو بھیجنے کا مقصد لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچانا ہوتی ہیں۔تاکہ وہ ایمان والے بن جائیں۔

مثال نمبر3:

سورہ طٰہٰ آیت 134 پارہ 16

اور اگر ہم انہیں اس سے پہلے عذاب سے ہلاک کردیتے تو وہ یہ کہہ سکتے تھے۔اے ہمارے رب تو نے ہمارے پاس رسول کیوں نہ بھیجا۔کہ ہم ذلیل وخوار ہونے سے پہلے تیری آیات کی اطاعت کرلیتے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق قرآن پاک کی اطاعت کرنا ایمان کہلاتا ہے۔اور رسول کو بھیجنے کا مقصد لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچانا ہوتی ہیں۔تاکہ ان آیات پر عمل کر کے قیامت والے دن وہ ذلیل وخوار ہونے سے بچ سکیں۔

خواتین وحضرات:

ہم نے قرآن پاک کی ڈکشنری سے جانا۔کہ قرآن پاک کی آیات کو سچ سمجھنا اوراس کی اطاعت ایمان والا بناتی ہے۔ہم نے قرآن پاک کی ڈکشنری سے جانا۔تو پتہ چلا کہ صرف منہ سے کہہ دینا۔کہ میں قرآن پاک کو مانتا ہوں یا مانتی ہوں۔یہ کہہ دینا کافی نہیں ہے۔جب تک کہ اس سچ کو سمجھا نہ جائے۔اوراس کی اطاعت نہ کی جائے۔ورنہ ہم بھی ذلیل وخوار ہونے والے لوگوں میں شامل ہوجائیں گے۔جہنم میں جاکر پچھتانے والے بن جائیں گے۔ایمان کو سمجھنے کیلئے مثالوں پر بار بار غور کریں۔

☆سوال نمبر3۔روح کیسے کہتے ہیں۔

جواب:سورہ شوریٰ آیت52 کا پہلا حصہ پارہ25

اوراسطرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ وحی یعنی قرآن پاک کوروح کہہ رہے ہیں۔یعنی قرآن پاک روح ہے۔یعنی قرآن پاک کاایک صفاتی نام روح ہے۔

مثال نمبر 2:

سورہ مومن آیت نمبر 15 پارہ24

وہی بلند درجوں والاعرش کا مالک ہے وہ اپنے غلاموں میں سے جس پر چاہتا ہے۔اپنے حکم سے روح نازل کردیتا ہے۔تاکہ وہ لوگوں کو ملاقات کے دن سے خبردار کرے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی وحی کوروح کہہ رہیں ہے۔یعنی قرآن پاک کاایک صفاتی نام روح ہے۔روح وحی کو کہتے ہیں۔ہمارے پاس روح قرآن پاک کی شکل میں محفوظ ہے۔موجود ہے۔اورکسی رسول کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

مثال نمبر3:

سورہ النحل آیت2 پارہ نمبر14

وہ اس روح کواپنے فرشتوں کے ساتھ جس غلام پر چاہتا ہے۔اپنے حکم سے نازل کردیتا ہے۔کہ تم خبردار کردو۔کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔صرف مجھ سے ہی ڈرو۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی وحی کوروح کہہ رہیں ہیں اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ روح قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے تین مشکل الفاظ کے مطلب قرآن پاک کی ڈکشنری سے دیکھے۔کہ نصیحت بھی قرآن پاک کو کہتے ہیں روح بھی قرآن پاک کی تعلیمات کو کہتے ہیں۔اورایمان کا مطلب محمد ﷺ پرنازل ہونے والے قرآن پاک کو سچ سمجھنےاوراس کی اطاعت کرنے کے ہیں۔اوراس طرح کی زندگی گزارنے والے کےاعمال ہی صالح عمل ہیں۔ایسے انسان کے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گےاس کی حالت سنواردی جائے گی۔اب جب ہم نصیحت ایمان اورروح کے مطلب قرآن پاک کی ڈکشنری سے جان چکے ہیں۔ تو آئیں دوبارہ

سورہ المجادلہ کی18 تا22 آیات کا ترجمہ سلیس اردو یعنی آسان اردو میں کرتے ہیں۔تاکہ آیات ہماری سمجھ میں دوٹوک آجائیں۔

سلیس ترجمہ:

جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھائے گا۔تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسے ہی قسمیں کھائیں گے۔جسطرح تمھارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں۔اوروہ خیال کرتے ہیں۔کہ اسطرح ان کا کچھ بن جائے گا۔یادرکھو کہ یہی لوگ جھوٹے ہیں۔شیطان نے اِن پرقابو پالیا ہے۔اوران سے اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک بھلادیا ہے۔یہی لوگ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں۔یادرکھو۔کہ شیطان کی پارٹی نقصان اٹھانے والی ہے۔بے شک جولوگ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔وہ ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے کہ میں اورمیرے رسول ہی غالب رہیں گے۔اوراللہ تعالیٰ زبردست طاقت ور ہے۔آپ ان لوگوں کو جواللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پرایمان رکھتے ہیں۔ایسا نہ پائیں گے۔کہ وہ اُن لوگوں سے محبت رکھیں۔جواللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی مخالفت کرنے والے ہوں۔چاہے وہ ان کے باپ ہوں چاہے بیٹے ہوں۔چاہے بھائی ہوں چاہےان کے گھر والے ہوں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ رکھا ہے۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اوراس کی اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں۔اور ایک روح یعنی قرآن پاک کی تعلیمات کے ذریعے ان کی مدد کی جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل کرے گا۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔اللہ تعالیٰ اِن سے راضی ہوا۔اوروہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوجائیں گے۔یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔یادرکھو۔بے شک اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہی کامیاب ہونیوالے ہیں۔

☆سوال نمبر1:ان آیات میں کن لوگوں کوشیطان کی پارٹی کہا گیا ہے؟

جواب: شیطان کی پارٹی کے لوگ وہ ہیں۔ جو قسمیں کھاتے ہیں۔ایسے لوگوں کو شیطان نے قرآن پاک بھلایا ہوا ہے۔یہی لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والے ہیں۔اور یہی ذلیل ترین لوگ ہیں۔یہی جھوٹے لوگ ہیں۔ان کو شیطان نے قابو کیا ہوا ہے۔اور یہ شیطان کی پارٹی ہے۔اور شیطان کی پارٹی ہی نقصان اٹھانے والی ہے

☆ سوال نمبر 2: ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ کونسے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ وہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ دیا ہے۔یعنی وہ قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ایسے لوگوں کی مدد اللہ تعالیٰ نے روح یعنی قرآن پاک کے ذریعے کرتے ہیں۔یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائیں گے۔یہی لوگ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والوں سے محبت نہیں رکھتے۔چاہے۔وہ رشتہ داری میں ان کے کچھ بھی لگتے ہوں

☆ سوال نمبر 3: ان آیات میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے کون سے لوگ ہیں؟

جواب: جن لوگوں کو شیطان نے نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا رکھا رکھا ہے۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے ہیں۔اور یہی ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔اور یہ شیطان کی پارٹی ہے۔یعنی شیطان کا گروہ ہے۔اور جھوٹے لوگ ہیں۔قسمیں کھانے والے ہیں۔ان آیات سے ثابت ہوا ہے۔کہ نصیحت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں اور یہ پارٹی اللہ تعالیٰ کی ہے۔اور اللہ تعالیٰ اپنی پارٹی کو کامیاب بنائے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ جن لوگوں کو شیطان نے نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا رکھا رکھا ہے۔وہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے ہیں۔اگر نصیحت والے یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے والے ہوتے۔تو یہ اطیعو اللہ واطیعو الرسول تھا۔

سورہ اعراف آیت 54 کا تیسرا حصہ پارہ 8

خبردار رہو۔جس نے پیدا کیا ہے۔حکم بھی اُسی کا چلے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ خبردار رہو۔جس نے پیدا کیا ہے۔حکم بھی اُسی کا چلے گا۔اس آیت کو یوں بھی پڑھ سکتے ہیں۔سنو جس نے پیدا کیا ہے۔حکم بھی اُسی کا چلے گا۔

خواتین وحضرات!

اگر آپ نے اللہ تعالیٰ کا حکم سن لیا۔کہ حکم کا حق بھی اسی کو ہے جس نے پیدا کیا ہے۔

سورہ طارق آیات 13 تا 14 پارہ 30

بے شک یہ قرآن ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔اور یہ کوئی ہنسی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔بے شک یہ قرآن ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔اور اس میں ہنسی مذاق نہیں ہے۔

سورہ البلد آیات 10 پارہ 30

اور ہم نے اسے دونوں راستوں کی ہدایت دی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ انسان کو ہم نے دونوں راستوں کی ہدایت دی۔وہ دو راستے کون سے ہیں۔اسے قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

قرآن پاک نے کن دو راستوں ک کی ہدایت دی۔

سورہ شمس آیات 7 تا 10 پارہ 30

قسم ہے انسان کی اور قسم ہے اُس کی جس نے اس کو درست بنایا۔پھر اس کو نافرمانی اور پرہیزگاری الہام کر دی۔بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور وہی محروم رہا۔جس نے خود کو ناپاک رکھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پرہیزگاری بھی قرآن پاک کے زریعے بتا دی۔اور نافرمانی بھی قرآن پاک کے زریعے بتا دی ہے۔بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور وہی محروم رہا۔جس نے خود کو ناپاک کیا۔یعنی جو قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلا تو وہ پاک ہو جائے گا۔ اور

کامیاب ہوگا یعنی جنت میں جائیگا اور جو قرآن پاک کے ذریعے گمراہی سے نہ نکلا۔ اور ناپاک ہی رہا۔ تو وہ جنت سے محروم رہے گا۔ یعنی پاک کا مطلب پرہیز گاری ہے۔ اس آیت کی تفصیل آگے آئے گی۔ کہ رسول ﷺ نے ہمیں کس طرح گمراہی سے نکالا۔ یعنی ہمیں کیسے پاک کیا۔

خواتین وحضرات!

ہر دور میں اللہ تعالیٰ انسان کو رسولوں کے ذریعے الہامی کتاب بھیجتا رہا۔ تا کہ وہ اس کے ذریعے پرہیز گار بن سکیں یعنی اصلاح کر لیں۔ یعنی پاک ہوسکیں۔ اور کامیاب ہوسکیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فرمابرداروں کو اپنے نافرمانوں یعنی مجرموں کے برابر ہرگز نہیں کریں گے۔

سورہ قلم آیات 35 تا 53 پارہ 29

بیشک پرہیز گاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔ تو کیا ہم فرمابرداروں کو مجرموں کی طرح کر دیں گے۔ تمھیں کیا ہو گیا ہے۔ تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔ کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہے۔ جس میں تم پڑھتے ہو۔ یقیناً اس میں تم کو اپنی پسند کی باتیں مل جاتیں ہیں۔ یا تم ہم سے قیامت تک کی قسمیں لے چکے ہو۔ کہ جس چیز کا تم حکم کرو گے۔ وہ تم کو ملے گی۔ ان سے پوچھیے کہ ان باتوں کا ان میں دعوے دار کون ہے۔ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں۔ اگر ایسا ہے۔ تو چاہیے کہ اپنے شریکوں کو لے آئیں۔ اگر وہ سچے ہیں۔ جس دن پنڈلی سے پردہ اُٹھایا جائے گا۔ اور لوگوں کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا۔ تو یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ اُن پر زلت چھا رہی ہوگی۔ اور وہ دنیا میں سجدوں کی طرف بلائے جاتے تھے۔ اور وہ صحیح اور سالم تھے۔ بس مجھے اور ان کو چھوڑ دیجیے جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں۔ ہم ان کو آہستہ آہستہ اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے۔ کہ ان کو خبر بھی نہیں ہوگی۔ اور میں ان کو ڈھیل دے رہا ہوں۔ بیشک میری تدبیر بڑی زبردست ہے۔ کیا آپ ﷺ ان سے کوئی اجر چاہتے ہیں۔ کہ وہ اس تاوان سے دبے چلے جاتے ہیں۔ یا ان کے پاس غیب ہے۔ کہ اسکو لکھ لیتے ہیں۔ بس اپنے رب کے حکم کے لیے آپ صبر کریں۔ اور مچھلی والے یونس کی طرح نہ ہو جانا جس نے اپنے رب کو پکارا۔ اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا۔ اگر آپ کے رب کا اُس پر فضل نہ ہوتا۔ تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیا جاتا۔ اور وہ ملامت زدہ ہوتا۔ پھر اس کو آپ کے رب نے چن لیا۔ اور اس کو صالحوں میں سے کر دیا۔ جب کافر قرآن پاک کو سنتے ہیں۔ تو آپ ﷺ کو ایسی نظروں سے دیکھتے ہیں کہ آپ کو اپنی نظروں سے ڈگمگا دیں۔ اور وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ تو ایک مجنوں ہے حالانکہ یہ قرآن تو تمام جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرمابرداروں اور مجرموں کے درمیان قیامت آنے سے پہلے ہی فیصلہ سنا رہے ہیں۔ اور یہی فیصلہ قیامت والے دن بھی ہوگا۔ کیونکہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی سچی باتیں ہیں۔ اور ان میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ اور نہ ان میں کوئی تبدیلی کر سکتا ہے۔ فرقہ پرستوں کے پاس ان کے نام نہاد مفسروں کی کتابیں ہیں۔ جس میں فرقہ پرستوں کو اپنی پسند کی باتیں مل جاتیں ہیں۔ اور فرقہ پرست وہ کہانیاں اللہ تعالیٰ کے بارے میں سناتے ہیں۔ مثلاً قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا جنت میں لے جائیگا۔ اور کوئی کتنا بھی اچھا کیوں نہ اللہ تعالیٰ کسی برائی کو پکڑ کر غلط فیصلہ کر لیگا۔ اسلیے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے گا وہ کرے گا۔ فرقہ پرست وہ مشرک ہیں جن کے شریک نام نہاد مفسر ہیں۔ جو اس طرح کی غلط کہانیاں ان کو سناتے رہتے ہیں۔ ان نام نہاد مفسروں نے قرآن پاک کے مقابلے میں کتابیں قرآن پاک کو جھٹلانے کے لیے ان کو دے رکھی ہیں۔ اس طرح قرآن پاک کو جھٹلانے کا کام جاری ہے۔ ان نام نہاد مفسروں کی کیا حثیت ہے۔ کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے۔ غیب کا علم اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کے علم کو کہتے ہیں۔ جو صرف اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو دیتے ہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے وعدے اور قسمیں ہوتیں ہیں۔ جو یہ نام نہاد مفسر باتیں کرتے ہیں کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں۔ کہ انہوں نے ان کو غیب کا علم یعنی اپنی کتاب دے رکھی ہے۔ نعوذ باللہ اپنی طرف سے ان کے پیغام پہنچانے والے بنے ہوئے ہیں۔ اگر ایسا ہے۔ تو چاہیے کہ اپنے شریکوں کو لے آئیں۔ اگر وہ سچے ہیں۔

بیشک پرہیز گاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔ پرہیز گار کا مطلب ہے قرآن پاک کے سچ کو ماننے والے اور قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والے۔ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔ یہ مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کے فربردار لوگوں کا انجام ہوگا۔ جس دن پنڈلی سے پردہ اُٹھایا جائے گا۔ اور لوگوں کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا۔ تو یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ اُن پر زلت چھا رہی ہوگی۔ اور وہ دنیا میں سجدوں کی طرف بلائے جاتے تھے۔ اور وہ صحیح اور سالم تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ مجھے چھوڑ دیجیے جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں۔ ہم ان کو آہستہ آہستہ اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے۔ کہ ان کو خبر بھی نہیں ہوگی۔ اور میں ان کو ڈھیل دے رہا ہوں۔ بیشک میری تدبیر بڑی زبردست ہے۔ فرقہ پرست جو قرآن پاک کو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے۔ کہ ان کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔

ن آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو بڑے پیار سے لوگوں کے نامناسب رویے پر سمجھا رہے ہیں۔ کہ لوگوں کے برے رویے پر صبر کریں۔

ان آیات کو بہت غور سے پڑھیں اور بار بار پڑھیں۔ جو حال پہلے لوگوں کا تھا وہ حال آج بھی لوگوں کا ہے۔ زرا فرقہ پرستوں کو قرآن پاک کی آیات تو دکھائیں۔ اور پھر ان کی حالت دیکھیں کہ کس کس طرح اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ للہ تعالیٰ صرف اپنی کتاب کو کتاب سمجھتے ہیں۔ اور اپنے مقابلے میں کسی کی کتاب کو کچھ نہیں سمجھتے کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف ایک ہے۔۔ اور کتاب بھی ایک ہے۔ اور بس۔

قرآن پاک بذات خود اللہ تعالیٰ کے باتوں کی ڈکشنری ہے۔

سورہ حجر آیت 9 پارہ 14

بے شک ہم نے ہی نصیحت کو نازل کیا ہے۔ اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

خواتین و حضرات:

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔ اور نصیحت کے نام سے پکار رہے ہیں۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام نصیحت بھی ہے۔ اور قرآن پاک کی حفاظت اللہ تعالیٰ خود کر رہے ہیں اگر فرقہ پرستی کی کوئی حقیقت ہوتی تو اللہ تعالیٰ کو قرآن پاک کی حفاظت کی کیا ضرورت تھی۔

قرآن پاک ہمارے لیے اور ہم سے پہلے لوگوں کی نصیحت ہے۔ یعنی جو رسول ﷺ سے کہا گیا۔ وہی پہلے رسولوں سے کہا گیا۔ ان آیات سے احادیث کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔ کیونکہ احادیث کے زریعے قرآن پاک کو جھٹلایا جاتا ہے۔ سوال ہے۔ کہ پہلے لوگوں پر رسول کی موجودگی میں عذاب آجاتا تھا۔

سورہ حمٰ السجدہ آیت 40 تا 43 پارہ 24

بیشک جو لوگ ہماری ہماری آیات سے گمراہی اختیار کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں پھر کیا وہ شخص جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے۔ یا وہ جو قیامت کے دن امن کے ساتھ آئے گا۔ تم جو چاہتے ہو کرو۔ بیشک جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ اسے خوب دیکھتا ہے۔ بے شک جو لوگ نصیحت یعنی قرآن پاک کے نافرمان ہوئے۔ جب وہ ان کے پاس آیا۔ اور بے شک وہ تو ایک بڑی زبردست کتاب ہے۔ جس میں جھوٹ نہ آگے سے آ سکتا ہے۔ اور نہ پیچھے سے۔ یہ حکمت والے لائق ستائش اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اور جو کچھ آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے۔ وہ وہی ہے۔ جو پہلے اور رسولوں سے کہا گیا۔ بیشک آپ کا رب بڑا معاف کرنے والا ہے اور دردناک عذاب دینے والا ہے

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ قرآن پاک وہ کتاب ہے۔ جو پہلے رسولوں کو بھی دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور جو کچھ آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے۔ وہ وہی ہے۔ جو پہلے اور رسولوں سے کہا گیا۔

اس بات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کے بارے میں معلومات ہمیں رسولوں والے واقعات سے ملیں گی۔ کہ جب وہ رسول یہی کلام اپنی قوم کے پاس لے جاتے تھے۔ تو وہ کیا سلوک کرتے تھے۔ اور ہم نے کیا سلوک کیا ہے۔ ہم میں اور اُن قوموں میں کیا فرق ہے۔ ہم غور کریں گے۔ کہ اس پیغام کے ساتھ چودہ سو سال ہم کیا سلوک کرتے رہے۔ کیا ہم ایمان کے مطلب کو قرآن پاک سے سمجھ پائے۔ کیا ہم مسلمان کے مطلب کو قرآن پاک سے سمجھ پائے۔ کیا ہم اللہ اور رسول کی اطاعت کا مطلب قرآن پاک سے سمجھ پائے۔

اُن واقعات سے ہم اپنا تعین کریں گے۔ کہ ہم کیا ہیں کافر ہیں یا مسلمان۔ ہم جو اپنے آپ کو کہیں گے وہ اس وقت تک نہیں سکتے۔ جب وہ قرآن پاک کے عین مطابق نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ بیشک جو لوگ ہماری ہماری آیات سے گمراہی اختیار کرتے ہیں، وہ ہم سے پوشیدہ نہیں پھر کیا وہ شخص جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے۔ یا وہ جو قیامت کے دن امن کے ساتھ آئے گا۔ تم جو چاہتے ہو کرو۔ بیشک جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ اسے خوب دیکھتا ہے۔ بے شک جو لوگ نصیحت یعنی قرآن پاک کے نافرمان ہوئے۔ جب وہ ان کے پاس آیا۔ اور بے شک وہ تو ایک بڑی زبردست کتاب ہے۔ جس میں جھوٹ نہ آگے سے آ سکتا ہے۔ اور نہ پیچھے سے۔ یہ حکمت والے لائق ستائش اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اور جو کچھ آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے۔ وہ وہی ہے۔ جو پہلے اور رسولوں سے کہا گیا۔ بیشک آپ کا رب بڑا بخشنے والا اور ہے اور دردناک عذاب دینے والا ہے۔

قرآن پاک بذات خود اللہ تعالیٰ کے باتوں کی ڈکشنری ہے۔

سورہ رعد آیات 16 تا 19 پارہ 13

آپ ﷺ کہہ دیں۔ کہ آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ ہے آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے سوا ان کو اولیاء بنا رکھا ہے۔ جو اپنے لیے نہ نفع کی قدرت رکھتا ہے۔ اور نہ نقصان کی قدرت رکھتا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا اندھے اور انکھوں والے برابر ہو سکتے ہیں۔ یا کیا اندھیرا اور روشنی برابر ہے۔ یا جو لوگ اللہ تعالیٰ کے شریک بناتے ہیں۔ انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی طرح کچھ پیدا کیا ہے۔ کہ ان پر تخلیق مشتبہ ہو گئی ہے۔ کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور وہ ایک ہے زبردست ہے۔

اُس نے آسمان سے پانی نازل کیا۔ پھر اس سے ندی نالے اپنی اپنے اندازے کے مطابق بہہ نکلے۔ پھر سیلاب پر جھاگ اوپر آ گیا۔ اور جس چیز کو آگ میں زیور یا کسی چیز کے بنانے کے لیے پگھلاتے ہیں۔ اس پر ویسا ہی جھاگ اوپر آ جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ سچ اور جھوٹ کی مثال بیان کرتا ہے۔ پھر جھاگ تو سوکھ کر یونہی ضائع ہو جاتا ہے۔ لیکن

لوگوں کے کام کی چیز جو نفع دیتی ہے۔ وہ زمین میں باقی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مثالیں بیان کرتا ہے۔
جنہوں نے اپنے رب کو قبول کرلیا۔ ان کے لیے بھلائی ہے۔ اور جن لوگوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ اگر وہ ان سب چیزوں کے مالک بھی ہوں۔ جو زمین میں ہیں۔ اور اُس کے ساتھ اس کے برابر اور بھی ہو جائیں۔ تو وہ ضرور اپنی رہائی کے لیے دے ڈالیں۔ ان سے بدترین قسم کا حساب لیا جائے گا۔ اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔ کیا وہ انسان جو یہ علم رکھتا ہے۔ کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ سچ ہے۔ وہ اُس کی طرح ہو سکتا ہے۔ جو اندھا ہے۔ بیشک عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ اپنی یعنی سچ کی مثال بیان کرتا ہے۔ سچ اللہ تعالیٰ کا بھی صفاتی نام ہے اور قرآن پاک کا بھی۔ سچ یعنی حق
دنیا کی ساری باتیں قرآن پاک کے مقابلے میں جھوٹ ہیں اور قرآن پاک کی باتیں سچ ہیں۔ جب قیامت آئے گی۔ تو سارے کلام ختم ہو جائیں گے سوائے قرآن پاک کے قرآن پاک کی باتیں سونا ہیں اور باقی باتیں جھاگ ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کی زات خالق کی ہے اور باقی تمام جھوٹ ہے۔ ہر چیز ختم ہو جانے والی ہے سوائے اللہ تعالیٰ کی زات کے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ سونا ہے۔ یعنی باقی رہنے والی زات ہے اور اس کے علاوہ باقی جھاگ ہے۔

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک بذات خود اللہ تعالیٰ کے باتوں کی ڈکشنری ہے۔ یعنی قرآن پاک سونا ہے اور باقی سب جھاگ ہے۔

قرآن پاک بذات خود اللہ تعالیٰ کے باتوں کی ڈکشنری ہے۔

سورہ طارق آیات 13 تا 14 پارہ 30

بے شک یہ قرآن ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔ اور یہ کوئی ہنسی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ہے۔ جو فیصلے کرتا ہے۔ اور یہ کوئی ہنسی مذاق کی باتوں والا کلام نہیں ہے۔

سورہ البقرہ آیات 58 تا 59 پارہ 1

اور جب ہم نے کہا تھا۔ کہ اس بستی میں داخل ہو جاؤ۔ اور اس میں جہاں سے چاہو۔ خوب کھاؤ۔ اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور توبہ کہتے ہوئے جانا۔ ہم تمھاری خطائیں معاف کر دیں گے۔ اور احسان کرنے والوں کو ہم اور زیادہ دیں گے۔ ان ظالموں نے کلمہ بدل ڈالا۔ جو انہیں بتایا گیا تھا۔ پھر ہم نے ظلم کرنے والوں کے لیے آسمان سے عذاب نازل کیا۔ کیونکہ اُنہوں نے نافرمانی کی تھی۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے کلمے کو بدل دیا گیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات کو بدل کر کرنے کو ظلم کہتے ہیں۔ اس طرح اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کر دیا۔

خواتین وحضرات

آج قرآن پاک کھول کر دیکھیں۔ تو آپ کو ہر طرف تفسیر کی آڑ میں لوگوں کا ظلم نظر آئے گا۔ جو اُنہوں نے رسول ﷺ کے نام پر کیا ہے۔
۔ یہ ظلم لوگوں نے تفسیر کی آڑ میں فرقوں کی خاطر کیا ہے۔ اپنے باپ دادا کے راستے کی خاطر کیا ہے۔ آخر قرآن پاک کے بعد باپ دادے کے راستے کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ جو اتنا ظلم مچایا گیا۔

اگر ہم لوگ بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کا مطلب غلط یا اُلٹ بتائیں گے۔ یا بدل کر بتائیں گے۔ تو یہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے مطابق ظلم ہوگا۔ اور ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب سمیٹنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ کیونکہ ہم ظلم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت ابراہیم کے والد کا نام آذر بتایا ہے۔ مگر نام نہاد مفسر کہتے ہیں۔ کہ آذر اُن کے چچا تھے۔ والد کا نام تارخ تھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا کلمہ بدل رہے ہیں۔ یعنی بات بدل رہے ہیں۔ تو یہ ظلم ہے۔ قرآن کی نظر میں ظلم ہے۔ اللہ اور اُس کے رسول کی نظر میں ظلم ہے۔ کیونکہ جب ابراہیم پیدا ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ موجود تھے۔ یا یہ نام نہاد مفسر نما چیزیں موجود تھیں۔ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ قیامت تک آنے والے ہر بچے کے بارے میں صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ کہ اُس کا والد کون ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام حق یعنی سچ ہے۔اور وہ سچ ہی کہتا ہے۔اور رسول ﷺ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا سچا پیغام لائے ہیں۔آئیں وہ جھوٹ دیکھتے ہیں۔جو نام نہاد مفسروں نے تفسیر کی آڑ میں کیا ہے۔یہ صرف دیگ کا ایک چاول ہے۔باقی ساری دیگ بھی اسی طرح کے چاول پر مبنی ہے۔وہ آپ خود قرآن کھولیں کیونکہ اگر میں اس موضوع پر آ گئی تو قرآن پاک کا کام متاثر ہوگا۔زرا اس آیت کو دیکھیں کہ کس طرح نام نہاد مفسر نامی چیزوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلایا ۔

سورہ انعام آیت 74 پارہ 7

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا۔کیا آپ بتوں کو معبود بناتے ہیں ۔میں تو آپ کو اور آپ کی قوم کو واضح گمراہی میں دیکھتا ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے لوگوں کو بتایا کہ ابراہیمؑ کے والد کا نام آزر ہے۔آئیں ان آیات کو دیکھتے ہیں۔

سورہ مریم آیات 42 تا 45 پارہ 16

جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا۔اے میرے ابا آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔جو نہ دیکھتی ہیں۔نہ سنتی ہیں۔اور نہ تمھارے کچھ کام آسکتی ہیں۔اے میرے ابا بیشک میرے پاس وہ علم آیا ہے۔جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔بس میری اطاعت کرو۔میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔اے میرے ابا شیطان کی غلامی نہ کرو۔بے شک شیطان تو رحمان یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہو جائے۔پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ابراہیمؑ اپنے والد سے کہتے ہیں۔کہ آپ ایسی چیزوں کی غلامی کیوں کرتے ہیں۔جو آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔میرے پاس وہ علم آیا ہے۔جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب۔اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی دراصل سچا علم ہوتا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ کیسے اپنے والد کو باپ باپ کہہ کر پکار رہے ہیں۔نام نہاد مفسر کہتے ہیں۔یہ حضرت ابراہیمؑ کے چچا تھے۔کیا ایک سچا رسول اپنے چچا کو باپ باپ کہہ کر پکارے گا۔یہ فرقہ پرست اس لیے کہتے ہیں۔کہ انکے بڑے مفسر نے یہ بات کہی ہوئی ہے۔لہذا اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا گیا اور مفسر نامی چیز کی بات سچ سمجھ لی گئی۔کیا ان کا خدا نام نہاد مفسر ہے۔ایسے ہی اللہ تعالیٰ کی بات بدل کر کرنے والے کو ظالم یعنی نافرمان کہتے ہیں۔جیسے بستی کے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے کلمے کو بدلا۔تو ان پر عذاب آ گیا ۔ہم پر بھی ایسے ہی جھوٹے مفسروں کی وجہ سے عذاب آیا ہوا ہے۔اصل عذاب تو ان جھوٹے مفسروں پر قیامت والے دن آئے گا۔کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر خدا بنے ہوئے تھے۔اور ہم پر بھی آئے گا۔کہ کس طرح قرآن پاک کو جھٹلانے میں اُن کی مدد کی۔اور اندھوں کی طرح قرآن پاک پڑھتے رہے۔

خواتین وحضرات

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں باپ اور بیٹے کے رشتے کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔تا کہ نام نہاد مفسروں کا جھوٹ آپ پر ثابت ہو جائے

سورہ احزاب آیات 2 تا 5 پارہ 21

اور جو وحی آپ کی طرف کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں۔بے شک اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے باخبر ہے۔اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں۔اور آپ کا رب کافی وکیل ہے۔اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔

ااور تمھاری ان بیویوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو۔تمھاری مائیں نہیں بنایا۔اور نہ تمھارے منہ بولے بیٹوں کو تمھارے بیٹے بنایا ہے۔ یہ صرف تمھاری منہ کی باتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ سچ ہی کہتا ہے۔اور ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔

ان کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ زیادہ انصاف کی بات ہے۔پھر اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے۔تو وہ تمھارے دینی بھائی ہیں۔اور تمھارے دوست ہیں۔اور تم پر کوئی گناہ نہیں۔اس میں جو غلطی تم کر چکے۔لیکن جو تم دلی اردے سے کرو۔اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور نہ تمھارے منہ بولے بیٹوں کو تمھارے بیٹے بنایا ہے۔ یہ صرف تمھاری منہ کی باتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ سچ ہی کہتا ہے۔اور ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔

ان کوان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ زیادہ انصاف کی بات ہے۔پھر اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے۔تو وہ تمھارے دینی بھائی ہیں۔اور تمھارے دوست ہیں۔اور تم پر کوئی گناہ نہیں۔اس میں جو غلطی تم کر چکے۔لیکن جو تم دلی اردے سے کرو۔اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس وضاحت کے بعد میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔کہ فرقہ پرستوں کے اس طرح اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے کی میں کیا وجہ بیان کروں۔سوائے اس کے قرآن پاک کی ڈکشنری انہیں مشرک کہتی ہے۔کافر کہتی ہے۔مرتد کہتی ہے۔ظالم کہتی ہے منافق کہتی ہے۔اور گمراہ کہتی ہے۔اور جہنمی کہتی ہے۔اس کے لیے میں قرآن پاک سے ان مجرموں کو دکھانا چاہوں گی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے بھی سچ بولا اور ابرہیمؑ نے بھی سچ بولا۔اور رسول ﷺ نے یہ قرآن سنایا تو رسول ﷺ نے بھی سچ بتایا۔اور قیامت تک آنے والے ایمان والے بھی سچ بولیں گے۔

مگر فرقہ پرستوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر اور ابرہیمؑ اور رسول ﷺ کو جھٹلا کر اپنے نام نہاد مفسروں کو سچا ثابت کیا ہے۔کیا انہوں نے نام نہاد مفسران کو اپنا رب سمجھ لیا ہے۔کیا قرآن پاک کو جھوٹا بیان کرنے والے یہ نام نہاد مفسران انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا لیے ہیں۔اس طرح فرقہ پرست شرک کرتے ہیں۔

قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق عذاب آنے کی وجہ رسول ﷺ کی امت کا قرآن پاک کو جھٹلانا ہے۔جیسا کہ فرقہ پرست احادیث کے زریعے قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلاتے ہیں۔جیسا اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے تو تہتر فرقوں والی حدیث کے زریعے قرآن پاک کو جھٹلایا گیا۔

سورہ انعام آیات 65 تا 67 پارہ نمبر 7

آپ ﷺ کہہ دو۔کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھادے۔دیکھیئے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں، تاکہ وہ سمجھ جائیں۔اور آپ کی قوم نے اسے قرآن کو جھٹلا دیا۔حالانکہ وہ سچ ہے۔آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کی ڈکشنری دیکھی۔ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھادے۔دیکھیئے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں، تاکہ وہ سمجھ جائیں۔اور آپ کی قوم نے اسے قرآن کو جھٹلا دیا۔حالانکہ وہ سچ ہے۔آپ ﷺ فرماتے ہیں۔میں تم پر وکیل نہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلانے کی وجہ سے ہم پر عذاب آتے ہیں۔جس میں ایک عذاب فرقہ پرستی کا ہے۔جو ہم پر آیا ہوا ہے۔

آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں۔کہ فرقے بنانے والے کافر ہیں۔

فرقہ بنانے والے کا نام قرآن کی ڈکشنری کے مطابق ہے ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والا۔اور مسلم نہ رہنا۔یعنی کافر بن جانا

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کفر کیسے کر سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تم مرتے دم تک مسلم رہنا۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کی ڈکشنری دیکھی ۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے ۔اور مسلم نہیں رہتا۔ بلکہ اسلام سے نکل جاتا ہے۔مسلم اور اسلام کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں ۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والے اوراس کی اطاعت کرنے والے۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والواوراس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے ۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اورتم کسطرح کفر کرسکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اوراللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اوراس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو۔اورفرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اوروہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اورنہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اورمرتے دم تک مسلم رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اوراللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کی ڈکشنری دیکھی ۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کرلیتا ہے

اگرایک انسان ساری زندگی قرآن پاک کو تھامے رہتا ہے۔مگر مرنے سے پہلے وہ کسی بھی فرقے کی اطاعت کرے گا۔تو وہ کافر بن جائے گا۔یعنی اسلام سے نکل جائے گا

انسان کسی بھی دور میں فرقہ نہیں بنا سکتا۔نہ رسول کے دور میں اورنہ قیامت تک۔

واضح دلائل قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے

سورہ آل عمران۔آیات 105 تا 108۔پارہ 4

اورتم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو فرقوں میں بٹ گئے اور واضح دلائل یعنی قرآن آجانے کے بعد بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے اورایسے ہی لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے

جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض چہرے سیاہ ہونگے تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے۔کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا۔

بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھواور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں گے اوراس میں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں اوراللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم نہیں چاہتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنھوں نے قرآن پاک کو پانے کے باوجود آپس میں اختلاف کرکے فرقے بنائے۔فرقے بنانے والوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے کیونکہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ایمان یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اوراس کی اطاعت کا دعویٰ کرنے کے بعد فرقوں کی اطاعت اختیار کرلی اوراللہ تعالیٰ کی بات نامان کر کفر کیا فرقہ بنانے والے لوگوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے اور یہ اپنے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب چکھیں گے اور جن لوگوں کے منہ سفید ہونگے وہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اوراس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہونگے اور ہمیشہ اس رحمت میں رہیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے فرقے نہیں بنائے ہوں گے۔اور ایمان والی زندگی بسر کی ہوگی۔یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سنائیں جاتیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اس لئے ہر بات ٹھیک ٹھیک بتاتا ہے۔

خواتین وحضرات

الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو۔ یعنی فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کفر کرلیتا ہے۔یعنی دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

سورہ آل عمرآن آیت 149 پارہ 4

اے ایمان والو اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے۔ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔ پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

خواتین وحضرات

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔ اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے۔ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ یعنی فرقے بنائے ہیں تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔ یعنی تمھیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔ پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

آیت نوٹ کریں۔ کفر کرنے والے لوگ یعنی فرقے بنانے والے لوگ۔

سورہ عنکبوت۔ آیت 51 اور 52۔ پارہ 21

کیا انہیں یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے ان پر یہ کتاب نازل کی ہے۔ جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ بے شک اس میں بڑی رحمت ہے اور نصیحت ہے ان لوگوں کے لیے جو اس پر ایمان لاتے ہیں ہیں۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ لوگ جو جھوٹ پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرتے ہیں۔ ہیں۔ یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات:۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کیا لوگوں کے لیے یہ قرآن کافی نہیں ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور رحمت ہے ان کے لیے جو لوگ اسے مانتے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ یعنی قرآن میں لوگوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے۔ جس کی گواہی اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی کو گلے سے لگانے والے ہیں۔ اور اگر ہم نے قرآن کی نصیحت اور رحمت کو کافی نہ سمجھا۔ اور اللہ تعالیٰ سے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔ اور جھوٹ کی اطاعت کرتے رہے تو نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔ ایمان والوں اور رسول ﷺ کے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ کہ ایمان لانے والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے قرآن پاک میں نصیحت اور رحمت ہے۔ اور ایمان والوں کے لیے قرآن کافی ہے۔ یہ رسول ﷺ کا پیغام تمام دنیا کے نام ہے اور قیامت تک کے لیے ہے۔

آئیں ایمان کو سمجھنے کیلئے پھر قرآن پاک کی ڈکشنری سے رجوع کرتے ہیں۔ ایک انسان جو کافر ہے یعنی وہ دنیا کے کسی بھی فرقے پر ہے۔ وہ ایمان والا کیسے بنتا ہے۔

قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے کا نام قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق ہے۔۔ ایمان والا۔

سورہ محمد آیات 2 تا 3 پارہ 26

اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔

اور ایمان لائے اُس پر جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اور وہی اُن کے رب کی طرف سے سچ ہے۔

اللہ تعالیٰ اِن کی برائیاں دور کر دے گا اور ان کی حالت سنوار دے گا۔ یہ اس لیے ہوا کہ کافروں نے جھوٹ کی اطاعت کی۔ اور جو لوگ ایمان لائے۔ انہوں نے اپنے رب کی طرف سے آئے ہوئے سچ کی اطاعت کی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کیلئے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری سے اللہ تعالیٰ نے ایمان کی یہ مثال پیش کی۔ کہ جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے۔ یعنی قرآن پاک۔ اس کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا ایمان والا ہے۔ آپ ان آیات میں غور کریں۔ ترجمہ کو بار بار پڑھیں۔ ایمان کا مکمل جواب اور تفسیر موجود ہے۔ قیامت والے دن ایمان والوں کے گناہ اللہ تعالیٰ دور کر کے ان کی حالت درست کر دے گا۔ ایسے لوگوں کے علاوہ باقی سب کافر ہیں۔ کیونکہ وہ جھوٹ کی اطاعت کرتے ہیں۔

فرقہ بنانے والے کا نام قرآن کی ڈکشنری کے مطابق ہے۔۔مشرک ۔ تمام نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست مشرک ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ شوریٰ۔آیت 13۔پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے۔اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقے نہ بنانا۔یہ ان مشرکین کو ناگوار ہے۔جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ رسول ﷺ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔یہی دوسرے رسولوں کی طرف بھی وحی کیا گیا۔اللہ تعالیٰ نے دوسرے رسولوں کو یہی وحی کی۔کہ دین میں فرقے نہ بنانا۔اس بات کی طرف رسول ﷺ نے بھی بلایا۔مگر مشرکوں کو یہی بات ناگوار ہے۔اور وہ دین میں فرقے بنالیتے ہیں۔اور اس طرح مشرک بن جاتے ہیں۔اس لیے ان کو مشرک کہا گیا ہے۔کیونکہ وہ رسول کی بات نہیں مانتے۔اور فرقے بنالیتے ہیں۔جس بات کی طرف رسول ﷺ بلاتے ہیں۔اس طرف نہیں آتے۔جو اللہ تعالیٰ کی طرف آجاتا ہے یعنی قرآن پاک کی طرف آجاتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے سب رسولوں کو ایک ہی وصیت یہ کی تھی۔کہ فرقے نہیں بنانے۔

فرقے بنانے سے دین قائم نہیں رہتا۔بلکہ فرقے بنانے سے انسان اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے فرقے کی غلامی کرتا ہے۔ اسطرح مشرک بن جاتا ہے۔جبکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔اگر ہم نے اللہ تعالیٰ سے رجوع نہ کیا۔یعنی قرآن پاک سے رجوع نہ کیا۔تو ہم ہدایت حاصل نہ کرسکیں گے۔تمام نام نہاد مفسروں نے اللہ تعالیٰ کی وصیت میں تبدیلی کر دی۔اور فرقے بنالیے۔اور وصیت بھی تبدیل کی اور نام لگا دیا رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ کا۔

حالانکہ رسول ﷺ کو یہ بات بہت ناگوار ہے۔چونکہ فرقہ پرستوں نے اللہ تعالیٰ کو قبول نہیں کیا۔رسول ﷺ نے جس بات کی طرف بلایا تھا۔اس طرف نہیں آئے۔ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔

سورہ روم۔آیت 30 تا 32۔پارہ 21

؎بس ایک اللہ تعالیٰ کے ہو کر اپنا رخ اس دین کی سمت میں قائم کر دو یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے؀ اُس کی طرف رجوع کرو اور اُس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے اور فرقہ فرقہ ہوگئے اور ہر فرقہ اسی پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ہمیں ان آیات میں دین سکھایا گیا ہے۔ان آیات میں فرقہ بنانے والوں کو شرک کرنے والا کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ دین سکھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔بس ایک اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ اور اپنا رخ دین کی سمت میں قائم کر دو کہ نماز قائم کرو اور اسی کی طرف رجوع کرو یعنی قرآن پاک سے رجوع کرو اور اس سے ڈرو اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے ہیں اور فرقہ فرقہ ہوگئے ہیں اور ہر ایک فرقہ کے پاس جو کچھ ہے اس میں مگن ہیں۔ہمیں ان آیات میں دین سکھایا گیا ہے۔بس ایک اللہ تعالیٰ کے ہو کر اپنا رخ اس دین کی سمت میں جما دو یہ دین اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔

سورہ انعام آیت 137 پارہ 8

اور اس طرح بہت سے مشرکوں کی نظر میں اپنی اولاد کو قتل کرنا خوبصورت بنا کر دکھایا گیا ہے۔تا کہ وہ ان کو ہلاکت میں ڈال دیں۔اور وہ ان کے دین کو ان پر غلط ملط کر دیں۔یعنی گڈ مڈ کر دیں۔اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ یہ کام نہ کر سکتے تھے۔بس آپ انہیں چھوڑ دیں۔جو جھوٹ وہ بناتے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس طرح بہت سے مشرکوں یعنی فرقہ پرستوں کی نظر میں اپنی اولاد کو قتل کرنا خوبصورت بنا کر دکھایا گیا ہے۔تا کہ وہ ان کو ہلاکت میں ڈال دیں۔اور وہ ان کے دین کو ان پر غلط ملط کر دیں۔یعنی گڈ مڈ کر دیں۔اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ یہ کام نہ کر سکتے تھے۔بس آپ ﷺ انہیں چھوڑ دیں۔جو جھوٹ وہ بناتے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ مشرک یعنی فرقہ پرستوں کی نظر میں اولاد قتل کرنا خوبصورت بنا کر دکھایا گیا ہے۔تا کہ وہ ان کو ہلاکت میں ڈال دیں۔اور ان کے دین کو ان پر غلط ملط کر دیں۔یعنی گڈ مڈ کر دیں۔اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا۔تو وہ یہ کام نہ کر سکتے تھے۔بس آپ ﷺ انہیں چھوڑ دیں۔جو جھوٹ وہ بناتے ہیں۔

سورہ توبہ آیات 17 تا 18 پارہ 10

مشرکوں کو یہ حق نہیں۔کہ وہ اپنے کفر کی گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جن کے اعمال ضائع ہو گئے۔اور وہ آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو صرف وہی آباد کر سکتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔اور نماز کی پابندی کرتے ہیں۔اور زکواۃ دیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔امید ہے۔کہ یہی لوگ ہدیت پانے والے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ مشرکوں کو یہ حق نہیں کہ وہ کفر کرتے ہوئے یعنی فرقے بناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔فرقہ بنانے والوں کے اعمال اللہ تعالیٰ ضائع کر دیں گے۔اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔

خواتین و حضرات!

ہم جانتے ہیں۔کہ قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں کو کافر کہا گیا ہے اور فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔آپ نے دیکھا کہ مسجدیں آباد کرنے کا حق صرف اُن لوگوں کو ہے۔جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی 2 تا 3 آیات کے مطابق قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا کے ہیں۔اور آخرت پر ایمان لانے کا مطلب ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا ہے۔اُس طرح آخرت کو مانا جائے۔جس طرح قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔فرقہ پرست تو اس کو ماننے کو تیار ہی نہیں۔انہوں نے نہ جانے کیا کیا کہانیاں بنا رکھی ہیں۔کہ رسول اس اس طرح ہمیں بخشوائیں گے۔حالانکہ اس طرح کی کوئی کہانی قرآن پاک میں نہیں ہے۔جو جہنم میں چلا گیا وہ چلا گیا اسے نکالنے کا سوال ہی نہیں۔کوئی اس کو جہنم سے نکال ہی نہیں سکتا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں بھیج چکا ہے۔تو کیا اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بدل جائے گا۔کیا اللہ تعالیٰ کا فیصلہ غلط تھا۔ہر گز نہیں۔اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔

سورہ آیت 113 تا 114 توبہ

نبی ﷺ کے لیے اور ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں ان کو یہ حق نہیں ہے۔کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش طلب کریں۔جب کہ ان پر ظاہر ہو جائے کہ وہ دوزخی ہیں۔اگر چہ وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔اور ابراہیم کا اپنے والد کے لیے مغفرت مانگنا صرف ایک وعدے کی وجہ سے تھا جو اس نے اپنے والد سے کیا تھا۔پھر جب انہیں معلوم ہو گیا۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔تو وہ اس سے بیزار ہو گیا۔واقعی ابراہیمؑ بڑا نرم دل بردبار تھا۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں مشرکوں کی بات ہو رہی ہے یعنی منافق لوگ جنہوں فرقہ بنا لیا تھا انہیں مشرک کہا جا رہا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا۔ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ بنانے والے مشرک اور ابراہیمؑ کے والد جو بتوں کی پوجا کرتا تھا۔دونوں کا گناہ برابر ہے۔اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

نبی ﷺ کے لیے اور ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں ان کو یہ حق نہیں ہے۔کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش طلب کریں۔جب کہ ان پر ظاہر ہو جائے کہ وہ دوزخی ہیں۔اگر چہ وہ

ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔اور ابراہیمؑ کا اپنے والد کے لیے مغفرت مانگنا صرف ایک وعدے کی وجہ سے تھا جو اس نے اپنے والد سے کیا تھا۔پھر جب انہیں معلوم ہو گیا ۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔تو وہ اس سے بیزار ہو گیا۔واقعی ابراہیمؑ بڑا نرم دل بردبار تھا۔

سورہ نساء۔آیات 115 تا 116 پارہ 5

اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے راستے کے سوا کسی دوسرے راستے کی اطاعت کرے۔حالانکہ ان پر ہدایت واضح ہو چکی ہو۔تو ہم اس کو اسی طرف پھیر دیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور اسے جہنم میں جھونکے گے۔جو بدترین ٹھکانہ ہے۔بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو نہیں بخشے گا۔کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنایا جائے۔اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے۔جسے چاہے گا بخش دے گا۔اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا۔وہ گمراہ ہو کر بہت دور بھٹک گیا۔

خواتین وحضرات!

ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا اور یہ ایمان والوں کا راستہ ہے۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔ایمان والوں کے راستے کے علاوہ راستہ رسول ﷺ کی مخالفت ہے۔ ہدایت یعنی قرآن پاک جب ان پر واضح ہو چکا۔پھر کوئی اس راستے کو چھوڑ کر کوئی اور راستہ اختیار کرے تو دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے۔یہ فرقے مختلف قسم کے راستے ہیں۔جبکہ ایمان والوں کا راستہ قرآن پاک ہے۔اللہ کا راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے اسی لیے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس راستے کے علاوہ جو جس راستے پر چل نکلا تو ہم اسے اسی پر چلائیں گے۔اسطرح کسی اور راستے پر چلنے والا شرک کرتا ہے۔اسی لیے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو نہیں بخشے گا۔کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنایا جائے۔اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے۔جسے چاہے گا بخش دے گا۔اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا۔وہ گمراہ ہو کر بہت دور بھٹک گیا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ان آیات میں مشرک کی بات کر رہے ہیں یعنی فرقہ پرستوں کی بات کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا ہے۔کیونکہ فرقہ پرست تفسیر کے زریعے اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے رہتے ہیں۔مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں کہتے ہیں۔کہ میں نے رسول کو غیب کا علم نہیں دیا۔یا معجزے نہیں دیے تو یہ فرقہ پرست اپنے نام نہاد مفسر کی بتائی ہوئی باتوں کے زریعے اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔گویا وہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر خدا بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

حالانکہ یہ فرقہ پرست اپنے نام نہاد مفسر کی بتائی ہوئی باتوں کے علاوہ دوسرے فرقے کی باتوں کو نہیں مانتے۔اور خون خرابہ کرتے ہیں۔یہ قرآن رسول ﷺ کا کلام ہے۔اللہ تعالیٰ سوارہ الحاقہ کی آیت 140 میں فرماتے ہیں کہ یہ قرآن معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

خواتین وحضرات!

یہ نام نہاد مفسر نہ صرف اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے بلکہ رسول ﷺ کے لائے ہوئے کلام کو بھی جھٹلاتے ہیں۔

ہر فرقہ جب قرآن پاک سمجھنا چاہتا ہے۔تو قرآن پاک کے بجائے اپنے مفسر کی تحریر پڑھتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی تحریر کے مقابلے پر کسی کی تحریر کی اطاعت مشرک بناتی ہے۔لوگ اس طرح مفسروں کا دیا ہوا راستہ اختیار کرتے ہیں۔اس طرح مشرک بن جاتے ہیں۔جبکہ ایمان والوں کا راستہ قرآن پاک ہے۔اللہ تعالیٰ سورہ مزمل آیت نمبر 19 پارہ 29 میں فرماتے ہیں:

''بے شک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنالے۔''

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ کہہ رہے ہیں۔یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں۔کہ فرقے بنانے والے مرتد ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ البقرہ۔آیات 135 تا 137 پارہ 1

وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے آپ ﷺ کہہ دو نہیں بلکہ ابراہیمؑ کا طریقہ جو سب کو چھوڑ کر ایک اللہ کا ہو گیا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو نازل کی گئیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر اور جو

دیں گئیں موسیٰ اور عیسیٰ اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اُسی کے مسلم ہیں۔ پھر اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح آپ ﷺ اس پر لائے ہیں۔ تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو پھر وہ بے جا ضد میں پڑ گئے ہیں۔ سو کافی ہے ان کے مقابلے کے لیئے تمہارا اللہ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ یہودی یا نصرانی بننے کا کہیں کہ اس طرح ہدایت مل جائے گی۔ ایسے تمام لوگوں کو آپ ﷺ کہہ دیں کہ نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ جو صرف اللہ تعالیٰ کا ہو گیا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ سے کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

اور جو کتابیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کو دیں گئیں ہم ان تمام کتابوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اُسی کے مسلم ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں جس طرح آپ ﷺ نے یہ بات زبان سے کہی ہے اگر دوسرے لوگ اس طرح کہیں تو انہوں نے بھی ہدایت حاصل کر لی۔

اور اگر وہ اس طرح مسلم نہ بنیں اور اس طریقے سے پھر جائیں۔ تو درحقیقت وہ ضد میں پڑ گئے ہیں ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔ ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ موجود ہے۔

آج ہمیں کوئی کہے۔ کہ سنی بن جاؤ یا شیعہ بن جاؤ۔ بریلوی بن جاؤ۔ یا کسی بھی فرقے کی آفر کرے تو ایسے لوگوں کو ہمارا وہی جواب ہے۔ جو رسول ﷺ کا جواب تھا۔ ہرگز نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔ اور وہ مشرک نہ تھے۔ یہ طرزِ عمل تمام رسولوں کا تھا۔ ان آیات میں ہمیں مسلم بننے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔ اور جو اس طریقے پر مسلم نہیں بنتا۔ وہ مرتد ہے۔ اور تمام فرقہ پرست اس طرح اسلام نہیں لاتے۔ ایمان نہیں لاتے۔ بلکہ وہ کلمے کے ذریعے مسلم بنتے ہیں۔ اور اس طریقے سے پھر چکے ہیں۔ کلمہ تو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی گواہی ہے۔

سورہ آل عمران۔ آیات 83 تا 85۔ پارہ 3

پھر کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں چار و ناچار اللہ تعالیٰ ہی کی فرمابردار ہیں اور اُسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور جو ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کی طرف نازل کی گئیں تھیں اور جو موسیٰ عیسیٰ کو دی گئیں اور دوسرے پیغمبروں کو دی گئیں تھیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اُسی کے مسلم ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے ہی فرمابردار ہیں۔ اور جو کوئی اسلام کے سوا اور دین اختیار کرنا چاہے گا۔ اُس سے وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ بتایا جا رہا ہے کہ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین یعنی اسلام چھوڑ کر کسی اور دین کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سب کو پلٹنا ہے آپ ﷺ کہہ دیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور قرآن پر ایمان لائے اور جو دوسرے رسولوں کو کتابیں دیں گئیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔ اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا تو اس سے وہ طریقہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی اسلام ہمارا دین ہے۔ اور فرقہ پرستی ہمارا دین نہیں ہے۔ اگر کوئی فرقہ بنائے گا۔ تو وہ اسلام سے نکل جائیگا۔ جسے اللہ تعالیٰ ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔

سورہ فتح آیات 28 تا29 کا پہلا حصہ پارہ 26

وہی تو ہے۔جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے۔اور اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔محمدﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

خواتین وحضرات!

رسول کا مطلب ہے پیغام پہنچانے والا

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔جس نے اپنے پیغام پہنچانے والے کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے۔اور اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔محمدﷺ اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچانے والے ہیں۔یعنی قرآن پاک پہنچانے والے ہیں۔

سورہ آل عمرآن آیات 144 پارہ 4

اور محمدﷺ تو صرف ایک رسول ہیں یعنی ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔آپﷺ سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر آپﷺ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں۔تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔اور جو کوئی الٹے پاؤں پھر جائے گا۔وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ محمدﷺ تو صرف ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔آپﷺ سے پہلے بھی کئی پیغام پہنچانے والے گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر آپﷺ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں۔تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔یعنی مرتد ہو جاؤ گے۔اور جو کوئی مرتد ہو جائے گا۔وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

خواتین وحضرات!

رسولﷺ نے ہم تک قرآن پہنچایا۔اگر لوگ قرآن سے مرتد ہو جائیں۔وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گے۔اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

سورہ انبیاء آیات 105 تا109 پارہ 17

اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔اور ہم نے آپﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔آپﷺ کہہ دو۔کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔پھر تم کیا مسلم بنتے ہو۔پھر اگر وہ پھر جائیں۔تو آپﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کر دیا ہے۔اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔پھر رسولﷺ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔اور ہم نے آپﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔پھر اس کے بعد رسولﷺ کا خطاب ہے۔آپﷺ فرماتے ہیں۔کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔پھر تم کیا فرمابرداری کرنے والے ہو۔پھر اگر لوگ پھر جائیں۔یعنی مرتد ہو جائیں۔تو آپﷺ کہہ دو کہ میں نے تم سب کو برابر آگاہ کر دیا ہے۔اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات۔

فرقہ پرست مسلم نہ بنے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ بنے۔ قرآن پاک کے زریعے ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کو پسند نہ کیا۔اور مرتد ہو کر فرقے بنا لیے۔حالانکہ اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔

فرقہ بنانے والے پر قرآن کی ڈکشنری کے مطابق اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔جو سورہ فاتحہ میں بیان کیا گیا ہے ۔گمراہ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔

سورہ شوریٰ۔ آیت 13 تا 16۔ پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کی ہے۔ اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔ کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہ بنانا۔ یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔ جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔ اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔ انہوں نے اس وقت فرقے بنائے جب ان کے پاس علم پہنچ چکا تھا۔ ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس کی طرف سے شک میں اور تذبذب میں پڑے ہیں بس آپ ﷺ اسی کی یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔ اور اس طرح قائم رہیے۔ جیسا کہ آپ کو حکم ملا اور ان کے خواہشوں کی اطاعت نہ کیجئے اور کہہ دیجئے کہ میں تو ہر کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے ایمان رکھتا ہوں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے لیے ہمارے اعمال تمہارے لیے تمہارے اعمال۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو قبول کر لیا گیا ہے۔ ان کی دلیل ان کے رب کے نزدیک فضول ہے۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہیں بنانا۔ یہی دین پہلے دوسرے رسولوں کو بھی وحی کے ذریعے بھیجا گیا مگر جو لوگ مشرک ہوتے ہیں ان کو یہ کام بڑا مشکل لگتا ہے۔ جس کی طرف رسول ﷺ بلاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں لوگوں کا رویہ دکھایا گیا ہے جیسے لوگ پہلے تھے آج بھی لوگ قرآن پاک کی طرف سے شک اور تذبذب میں مبتلا ہیں۔ انہوں نے اس وقت فرقے بنائے جب ان کے پاس علم یعنی قرآن پہنچ چکا تھا۔ ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔

آپ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ بس لوگوں کو قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میں تو ہر کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے ایمان رکھتا ہوں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے لیے ہمارے اعمال تمہارے لیے تمہارے اعمال۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو قبول کر لیا گیا ہے۔ ان کی دلیل ان کے رب کے نزدیک فضول ہے۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔ آپ نے دیکھا کہ ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا جو فرقے بنا کر مشرک ہو چکے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ یعنی فرقے بنانے والے قرآن پاک کی باتوں میں جھگڑتے ہیں۔ اور رسول ﷺ کے اعمال یاد کرتے ہیں۔ حالانکہ کسی سے رسول ﷺ کے اعمال نامے کے بارے میں نہیں پوچھا جائیگا۔ ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا جو فرقے بنا کر مشرک ہو چکے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ یعنی فرقے بنانے والے قرآن پاک کی باتوں میں جھگڑتے ہیں۔ یہ سورہ فاتحہ میں بیان کیے جانے والے لوگ ہیں۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم نہیں سیکھتے۔

فرقہ پرست قرآن پاک کے ذریعے گمراہی سے نہیں نکلتے۔ اس لیے ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔

سورہ آل عمران آیات 162 تا 164 پارہ 4

تو کیا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کی۔ اُس جیسا ہو سکتا ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔ اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے درجے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے۔ کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔ جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے۔ اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں۔ ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو

رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے زریعے پاک ہوتے ہیں ۔اور دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے ۔جو قرآن پاک کے زریعے پاک نہیں ہوتے ۔ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے ۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔ جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے ۔اور ان کو پاک کرتا ہے ۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے ۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے ۔جب مومن قرآن پاک سے پاک ہوتے ہیں ۔یعنی اپنی اصلاح کرتے ہیں ۔تو گمراہی سے نکل آتے ہیں ۔

خواتین وحضرات ۔

قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے ۔قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے ۔کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن کھولتے ہیں ۔یا اندھوں کیطرح پڑھ رہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں ۔قرآن پاک کا صفاتی نام حکمت ہے ۔اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلے ۔تو ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہونگے ۔اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نہ نکلے ۔تو ہم وہی لوگ ہوں گے ۔جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا ۔

نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نہیں نکلتے ۔اس لیے ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے ۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے ۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے ۔اور جو لوگ قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلیں گے ۔وہ تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے ۔یعنی اھد نا صراط المستقیم والے لوگ ہوں گے ۔اس کے لیے میری کتاب دیکھیں سیدھے راستے کی ہدایت کسے کہتے ہیں ۔جبکہ فرقہ پرستوں پر تو اللہ تعالیٰ کا غضب چھاجانے والا ہے ۔

ایک آیت سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے اور اھد انا صراط المستقیم والے لوگ دیکھتے ہیں جو قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے ہیں ۔سورہ المائدہ آیت 15 کا آخری حصہ اور آیت 16 پارہ نمبر 6 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ’’ بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشنی آگئی ہے اور ایک ایسی واضح کتاب جس کے زریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں ۔انہیں سلامتی کے طریقے بتاتا ہے اور اپنی اجازت سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے ‘‘۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا قرآن پاک ہے ۔جو لوگ قرآن پاک کے زریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے زریعے انہیں سلامتی کے طریقے بتاتا ہے اور اپنی اجازت سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے ‘‘۔یعنی یہ لوگ اھد نا اصراط المستقیم والے لوگ بن جاتے ہیں ۔

فرقہ بنانے والے کا نام قرآن کی ڈکشنری کے مطابق ہے ایمان لانے کے بعد کفر کرنا ۔یعنی منافق ۔آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں ۔کہ نام نہاد مفسر اور فرقے بنانے والے منافق ہیں ۔

سورہ منافقون آیات 1 تا 3 پارہ 28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں ۔تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں ۔کہ آپؐ بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں ۔اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے ۔کہ بیشک آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں ۔اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں ۔کہ بیشک یہ منافق جھوٹے ہیں ۔انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے ۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں ۔بلاشبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں جو وہ کرتے ہیں ۔یہ اس لیے کہ یہ لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہوگئے ۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے ۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک سے روکنے والے اور رسولؐ کے لیے گواہیاں دینے والوں کو اللہ تعالیٰ نے منافق کہا ہے ۔کیونکہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہوگئے ۔یعنی انہوں نے پہلے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی ۔مگر بعد میں کافر ہوگئے ۔یعنی فرقے بنالیے اور قرآن پاک سے روکنے لگے ۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کرلیا۔اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگادی ۔اب انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آتی ۔ان آیات میں قیامت تک آنے والے منافقوں کی شکل دکھائی گئی ہے

۔جو رسول ﷺ کے لیے تو گواہیاں دیں گے اور قرآن پاک سے روکنے والے ہوں گے۔

سورہ نساء آیت 136 تا 138 پارہ 5

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول ﷺ پر اور اس کتاب پر جو اُس نے نازل کی ہے۔اور اُس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی تھی۔جس نے اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا انکار کیا اور اس کے رسولوں کا انکار کیا۔بے شک وہ گمراہی میں بڑی دور چلا گیا۔بے شک جو لوگ ایمان لائے۔پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔پھر کفر میں بڑھتے گئے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا اور نہ انہیں ہدایت کا راستہ دکھائے گا۔ آپ ﷺ منافقوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

نوٹ منافق وہ فرقہ پرست ہیں جو ایمان لانے کے بعد کفر کرتے ہیں یعنی ایمان لانے کے بعد پھر فرقہ بنا لیتے ہیں۔اس طرح اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے ساتھ منافقی کرتے ہیں۔

سورہ البقرہ آیت 285 پارہ 3

رسول ﷺ اس پر ایمان لایا جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل کیا گیا۔اور تمام ایمان والے بھی۔ہر ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر۔اور رسولوں پر ایمان لائے۔اور اس کے رسولوں میں کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے۔اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کر لی۔اور ہم تیری بخشش چاہتے ہیں۔اے ہمارے رب اور تیری طرف لوٹ کر آنا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ رسولوں پر ایمان لانے کا طریقہ بتا رہے ہیں۔اس طریقے سے سول ﷺ بھی ایمان لائے اور تمام ایمان والے لوگ بھی۔ایمان لانے کا طریقہ نوٹ کریں۔کہیں کہ ہم قرآن پاک پر ایمان لائے اس کے فرشتوں پر کتابوں پر اور تمام رسولوں پر ایمان لائے۔رسولوں پر ایمان لانے کا یہ طریقہ ہے۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کے کسی رسول میں فرق نہ کریں۔اس بات کو سنیں اور کہیں کہ ہم نے اس کی اطاعت کی۔اس طرح ہم ایمان والے بن جائیں گے۔

خواتین وحضرات

اور ہمارے فرقے والے ہمیں صرف یہ سکھاتے ہیں۔کہ ہمارے رسول سب سے اعلیٰ ہیں اور سب رسول انسے نیچا درجہ رکھتے ہیں۔اور نہ جانے کیا کیا کہانیاں سناتے ہیں۔یہ ایمان نہیں ہے بلکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے آپ نے اس کو غور سے سننا سمجھنا ہے اور اس کی اطاعت کرنی ہے۔پھر آپ ایمان والے بنیں گے۔

سورہ نساء آیات 150 تا 152 پارہ 6

بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا کفر کرتے ہیں۔اور چاہتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق کریں۔اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔اور وہ چاہتے ہیں۔کہ اس کے درمیان میں سے کوئی راستہ نکالیں۔تو یہی لوگ سچے کافر ہیں۔اور ہم نے ان کافروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔اور اس کے رسولوں میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے۔تو یہی لوگ ہیں۔جن کو جلد ہی اللہ تعالیٰ اجر عطا فرمائیگا۔اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دوٹوک بیان رسولوں کے بارے میں دیا ہے۔جو رسولوں میں فرق کرے گا او ر کوئی نیا راستہ نکالے گا تو وہی اصلی کافر ہے۔اور جو رسولوں میں فرق نہیں کرے گا۔اللہ تعالیٰ ان کو عن قریب اجر عطا فرمائے گا۔اور ایسے ہی لوگوں کو بخشا جائے گا۔کیونکہ ایسے ہی لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کیلئے روشنی ہوگی۔اور ایسے ہی فرمابرداروں کو اجر ملے گا۔یہ اللہ تعالیٰ نے سورہ الحدید کی آیت 19 میں بتایا ہے۔ اگر ہم نے رسولوں میں فرق کیا۔تو یہ کفر ہمیں ذلیل کرنے والے عذاب میں دھکیل دے گا۔

سورہ رعد۔آیات 36 تا 37۔پارہ 13

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس

قرآن کوحکم بنا کرعربی میں نازل کیا ہے اوراگرآپ نے ان کی خواہش کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آگیا ہے تواللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی مددگار ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں گروہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی کریم ﷺ نے ان کو جواب دیا کہ مجھے تواللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کسی کو شریک نا کروں۔ ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی مددگار ہوگا اور نہ بچانے والا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک کبھی معاف نہیں کریں گے۔

انسان اور جن دونوں میں شیطان ہوتے ہیں۔ جو ہر نبی کے دشمن ہوتے ہیں

سورہ انعام آیات 109 تا 112 پارہ 8

اور وہ اللہ تعالیٰ کی سخت قسمیں کھاتے ہیں۔ کہ اگر انکے پاس کوئی معجزہ آجائے۔ تو وہ ضرور ایمان لے آئیں گے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ معجزے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ اور تمھیں کیا معلوم ہے۔ کہ اگر وہ معجزے آ بھی جائیں۔ تو وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اور ہم اُنکے دلوں اور آنکھوں کو اُلٹ دیں گے۔ جیسے پہلی مرتبہ وہ قرآن پاک پر ایمان نہیں لائے تھے۔ اور ہم اُنہیں اُن کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیں گے۔ اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے نازل کرتے اور اور مُردے اُن سے باتیں کرتے۔ اور ہر چیز اُن کے سامنے لا کر جمع کر دیتے۔ تو بھی وہ ایمان نہ لاتے۔ ہاں البتہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔ لیکن ان میں سے اکثر لوگ جاہل ہیں۔ اور اس طرح ہم نے ہر نبی کے لیے دشمن شیطان پیدا کیے۔ جو انسان اور جن تھے۔ اور وہ ایک دوسرے کو جھوٹی باتیں دھوکہ دینے کو سناتے رہتے ہیں۔ اور آپ کا رب چاہتا۔ تو وہ یہ کام نہ کر سکتے۔ پس آپ ﷺ انہیں اور جھوٹ بنانے والے کو چھوڑ دیجیے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ لوگوں نے آپ ﷺ سے کہا۔ کہ آپ معجزہ لے آئیں تو ہم اس قرآن پاک پر ایمان لے آئیں گے۔ یعنی قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا سچا کلام مان لیں گے۔ اور اس کی اطاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور انکے فرمائیشی معجزے آنے کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے دل اور انکھوں کو اُلٹ دیں۔ جیسے کہ وہ پہلے قرآن پر ایمان نہیں لائے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر رسول ﷺ ان کے لیے دنیا بھر کی چیزیں بھی لے آئیں۔ تو یہ اس قرآن پاک پر ایمان نہیں لائیں گے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اور بات ہے۔ اس طرح شیطان جو انسان اور جن دونوں ہوتے ہیں۔ جو ہر نبی کے دشمن ہوتے ہیں۔ اب جو قرآن پاک کی بات کو نہ مان کر فرقے بنائیں گے۔ وہ نبی ﷺ کے دشمن ہیں۔

آئیں قرآن پاک کی ڈکشنری سے دیکھتے ہیں۔ کہ فرقے بنانے والے شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات

ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا تھا ہم نے اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں مانا اور فرقے بنا لیے اور قرآن کو چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے اور ہم نے یہ حق اس طرح ادا کر دیا کہ اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے اللہ تعالیٰ کے حکم کی پرواہ ہی نہ کی اور فرقے بنا لیے۔ اسی طرح جب اللہ تعالیٰ نے شیطان کو سجدے کا حکم دیا تھا۔

سورہ البقرہ ۔آیت 34۔ پارہ 1

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے حکم نہ مانا اور کافروں میں سے ہوگیا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو نا ماننا کفر ہے جب شیطان نے اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانی تو کافروں یعنی نافرمانوں میں سے ہوگیا۔ مسلم کا مطلب ہے فرمابردار اور فرمابردار کا الٹ یعنی متفاد ہے کافر یعنی نافرمان یہ بلکل اسی طرح کی نافرمانی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کہا کہ مرتے دم تک فرمابردار رہنا اور اس کا طریقہ یہ بتایا کہ قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا اور فرقہ نہ بنانا مگر ہم نے بلکل شیطان کی طرح نافرمانی کردی اللہ تعالیٰ کی رسی کو چھوڑ کر فرقوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا یہ نافرمانی ہے۔ یہ کفر ہے

خواتین وحضرات!

ہم سے یہ کفر سرزد ہو چکا ہے۔مگر ہم نے آدمؑ والا رویہ اختیار کرنا ہے جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو جنت میں حکم دیا تھا کہ جنت میں جو چاہو کھاؤ پیو مگر اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے مگر شیطان نے آدمؑ کو وسوسے میں ڈال کر بھٹکا دیا اور انھوں نے پھل کھا لیا تو جب اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا کہ کیا میں نے تمھیں منع نہیں کیا تھا تو انھوں نے ندامت کے ساتھ توبہ استغفار کی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر کے برگزیدہ کر لیا۔

شیطان نے فرقہ پرستوں کو بہکا دیا ہے۔اور ہم بھی اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن چکے ہیں۔

آئیں ہم شیطان نہ بنیں شیطان کے نقش قدم پر نہ چلیں بلکہ حضرت آدم کے نقش قدم پر چلیں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیں۔

❖ سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پا لے گا۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تمہیں مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو مسلم کی حالت میں موت نہیں آئے گی۔بلکہ کفر کی حالت میں موت آئے گی۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔ کیونکہ آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا۔تو وہ کافروں میں سے ہوگیا۔تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو ۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنالیے تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھے۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرلیتا۔قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتے۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنالیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد کام کرکے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا ۔کہ مجھ سے ڈرنا ۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے ۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنالیے اور نافرمان بن گئے۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تاکہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

خواتین وحضرات

جب آپ جان چکے ہیں کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔تو ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں۔کہ وہ قرآن پاک کی اطاعت کیوں نہیں کرتے۔اس لیے کہ وہ اپنے باپ دادا کے راستے پر چلنے والے ہوتے ہیں۔یعنی کافر ہوتے ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہوتے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اسلام لانے کا کیا طریقہ تھا۔جسے نام نہاد مفسروں نے قبول نہیں کیا۔اور فرقے بنالیے۔اور کافر بن گئے۔اب جو مسلم ہوگا وہ فرقہ نہیں بنائیگا۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے تھام لے گا۔

سورہ کہف آیت 50 پارہ 15

اوور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا۔کہ تم آدم کو سجدہ کرو۔تو سب نے سجدہ کیا۔مگر ابلیس نے نہ کیا۔وہ جنات میں سے تھا۔اُس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔تو کیا تم اس کو اور اسکی اولاد کو میرے سوا ولی بناتے ہو۔حالانکہ وہ تمھارا دشمن ہے۔ظالموں کے لیے بہت بُرا بدلہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ شیطان نے میری بات نہ مان کر نافرمانی کی۔تم ایسے نافرمانوں کو میرے علاوہ ولی نہ بنانا۔اللہ تعالیٰ کے تمام نافرمان جو قرآن پاک کی باتوں کا مطلب اُلٹ بتاتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ایسے لوگ شیطان ہیں اور شیطان کی اولاد ہیں۔یہ لوگ ظالم ہیں۔اور ہمارے دشمن ہیں۔

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو ۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا ۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنالیے تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھا۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرلیتا۔قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتا۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنالیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد سارے کام کرکے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا ۔کہ مجھ سے ڈرنا ۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے ۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنا لیے اور نافرمان بن گئے ۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنا لیا۔ تا کہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔

تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

سورہ البقرہ آیات 168 تا 171 پارہ 2

اے لوگو زمین میں جتنی حلال پاک چیزیں ہیں۔ان میں سے کھاؤ۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو۔بے شک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔وہ تمھیں برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر وہ باتیں کہو۔جس کا تمھیں علم نہیں۔اور جب انہیں کہا جاتا ہے۔کہ جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اس کی اطاعت کرو۔تو انہوں نے کہا کہ وہ اس کی اطاعت کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔اگر چہ ان کے باپ دادا کچھ عقل نہ رکھتے ہوں۔اور نہ ہدایت پر ہوں۔اور ان کی مثال جو کافر ہیں۔اس انسان کی طرح ہے۔جو اس چیز کو پکارتا ہے جو سوائے پکار کے کچھ نہیں سنتی وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں۔پس وہ عقل نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں کافر یعنی فرقہ پرستوں کو دکھایا ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں۔جو شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والے ہیں۔انہوں نے اللہ پر وہ باتیں کہیں ہیں۔جن کا انہیں علم نہیں ہے۔یہ باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ایسے لوگوں کو جب قرآن پاک کی اطاعت کی طرف بلایا جاتا ہے۔تو قرآن پاک کے بجائے اپنے باپ دادا کے راستے کو ترجیح دیتے ہیں۔چاہے ان کے باپ دادا نہ عقل رکھتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں۔ایسے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال ایسے جانوروں کی طرح ہے۔جو پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ایسے ہی باپ دادا کے راستے پر چلنے والے اندھے ہیں۔بہرے ہیں اور گونگے ہیں۔اور کوئی عقل نہیں رکھتے۔

آپ نے دیکھا۔کہ قرآن پاک کی اطاعت چھوڑ کر باپ دادا کے راستے پر چلنے والوں یعنی فرقہ پرستی کرنے والوں کو کافر کہا گیا ہے۔فرقہ پرستوں کی مثال ایسے جانوروں کی طرح ہے۔جو پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے۔ایسے ہی باپ دادا کے راستے پر چلنے والے اندھے ہیں۔بہرے ہیں اور گونگے ہیں۔اور کوئی عقل نہیں رکھتے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بہرے، گونگے اور اندھے وہ لوگ ہیں جو اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں اور قرآن کو کچھ نہیں سمجھتے اور باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ قرآن پاک کی اطاعت کرو تو ان لوگوں کا جواب ہوتا ہے کہ ہم تو اپنے باپ دادا کی اطاعت کریں گے اگر چہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت پر ہوں یعنی وہ بھی گونگے ، بہرے اور اندھے ہوں تو کیا یہ ان کے نقش قدم پر چلیں گے اگر انہوں نے ہدایت یعنی قرآن کو چھوڑا ہوا تھا تو کیا یہ بھی چھوڑیں گے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال ایسی ہے جو کسی ایسی چیز کے پیچھے چلاّئے یا پکارے جو ان کی پکار سننے کی سوا کچھ بھی نہیں کر سکتے یعنی ان کے پاس زمین اور آسمانوں کی کی کوئی قدرت نہیں ہے قدرت تو ساری اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ پرست مرتد ہیں۔اور یہ ان کی ساری خوبیاں ہیں۔اندھا بہرا اور مردہ۔اب جب ہم اندھے بہرے اور مردہ والی آیات دیکھیں گے تو فوراً پہچان لیں گے۔کہ یہ مرتد لوگ فرقہ پرست ہیں۔جو قرآن پاک میں غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

زرا اپنے آس پاس نظر دوڑائیں۔زرا لوگوں کا قرآن پاک پڑھنے کا طریقہ چیک کریں۔یا تو صرف عربی میں پڑھیں گے۔جن کی ان کو بلکل سمجھ نہیں آتی۔یا اگر کبھی قرآن پاک کو سمجھنے کا احسان بھی کرنا چاہیں گے۔تو اندھوں کی طرح نام نہاد مفسر کی بتائی ہوئی تفسیر پڑھ کر فارغ ہو جائیں گے۔یہ آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا معلوم کی یا نام نہاد مفسر کی رضا معلوم کی۔یہ رسول ﷺ کے نعرے لگانے والے انکے لائے ہوئے کلام کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔کاش یہ نام نہاد مفسروں کے بجائے رسول ﷺ پر اعتماد کرتے۔تو مرتد نہ ہوتے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ پرست کافر ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا اور انہوں نے شیطان کی طرح تکبر کر کے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کی۔اس طرح شیطان کے قدموں کی اطاعت کی۔کیونکہ وہ اپنے فرقوں یعنی نام نہا مفسروں کے لیے چلا رہے ہیں۔

سورہ البقرہ۔آیات 208 تا 209۔پارہ 2

اے ایمان والوتم پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں پورے آجاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا واضح دشمن ہے اگر اس کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے جب کہ تمہارے پاس واضح دلائل آ چکے ہیں تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تم پورے اسلام میں داخل جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں آجاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے جب تمہارے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک آ گیا ہے اس کے بعد بھی تم ڈگمگائے تو اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

سورہ المائدہ آیت 3 کا دوسرا حصہ پارہ 6

آج کے دن ہم نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا ہے۔اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمھارے لیے دین اسلام یعنی فرمابرداری کے دین کو پسند کر لیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی پسند کرتے ہیں۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اسلام پسند کیا ہے۔نہ کہ فرقے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نعمت یعنی قرآن پاک کی بات ہو رہی ہے۔اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ آج قرآن پاک مکمل ہو گیا ہے۔ قرآن پاک ہمارا دین ہے۔ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نعمت کہہ رہے ہیں۔قرآن پاک ہمارے لیے اس طرح نعمت ہے۔کہ اس میں موجود دین کو اللہ تعالیٰ نے پسند کر لیا ہے۔قرآن پاک میں موجود دین کو اسلام کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کی فرمابردای کرنا۔ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔۔اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی قبول کرتے ہیں۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔قرآن پاک ہمارا دین ہے اور یہ مکمل ہے۔اس کے ساتھ کسی بھی فرقے کی اطاعت ہمیں مشرک بنادے گی۔۔کیونکہ قرآن پاک میں مکمل دین موجود ہے۔۔جس کا اعلان اللہ تعالیٰ کر رہے ہیں۔لوگو اللہ تعالیٰ کے اعلان کو سن لو۔ہمارا دین مکمل ہے۔اور جو کہتا ہے کہ قرآن پاک میں ہمارا دین مکمل نہیں ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔جو بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے گا۔وہی کافر ہے۔وہی مرتد ہے۔چاہے وہ ہم ہوں یا ہمارے باپ دادا ہوں۔

سورہ نور آیت 21 پارہ 18

اے ایمان والو۔شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا۔اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی اطاعت کریگا۔

تو بیشک وہ بے حیائی اور برے کام کا حکم دیگا۔اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی۔تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہو سکتا۔اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اے ایمان والو۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اسکی اطاعت کرنے والو۔شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا۔اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی اطاعت کریگا۔تو بیشک وہ بے حیائی اور برے کام کا حکم دیگا۔اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی۔تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہو سکتا۔یعنی قرآن پاک سے اپنی اصلاح نہ کر سکتا۔اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔

سورہ النحل۔آیات 63 تا 64۔پارہ 14

اللہ کی قسم بیشک آپ ﷺ سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں۔پھر شیطان نے اُن کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے۔پس وہی شیطان آج بھی لوگوں کا ولی بنا ہوا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے۔تاکہ آپ ان پر واضح کر دیں۔جس بات میں انہوں نے اختلاف کیا۔اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ قرآن پاک کو اس لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے واضح کر دیں۔یعنی ان اختلافات کی حقیقت ان پر کھول دیں۔جس میں یہ پڑے ہوئے ہیں۔اور یہ کتاب ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

مگر لوگ اس کے سچ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔مفسروں کو اپنا ولی بنا رکھا ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا یہ انسان کی عادت ہے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنا لیتا ہے۔حالانکہ یہ قرآن پاک لوگوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے آیا ہے۔لوگوں کے اختلافات کی حقیقت کیا ہے ان پر کھولنے کے لیے آیا ہے۔مگر لوگوں نے ہمیشہ سے ہی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو ولی بنایا ہوا ہے اور اس طرح یہ لوگ دردناک عذاب کے مستحق بن چکے ہیں

سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بے شک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑ لیں۔ہمیں کب سمجھ آئے گی کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی کتاب لے کر آئے تھے

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا کہ ررسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔تمام فرقہ والے قرآن پاک کا فیصلہ سن لیں۔یاد رکھیں کہ قیامت والے دن فیصلے نام نہاد مفسر یا فرقہ پرست نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔ ان فرقہ پرستوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے۔اور قرآن پاک کا فیصلہ چلے گا۔

سورہ فرقان۔آیت 30 تا 31۔پارہ 19

رسول ﷺ کہیں گے اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں اور آپ کا رب رہنمائی اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسول ﷺ کے مجرموں کے بارے میں دوٹوک جواب سنا۔یہ گواہی رسول ﷺ نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں کے بارے میں دیں گے۔جو مجرموں میں سے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

جنہوں نے خود قرآن چھوڑا ہوا ہے اور لوگوں سے بھی چھڑا رکھا ہے ہم نے کسی سے بھی نہیں ڈرنا ہمیں کسی کی مدد اور رہنمائی نہیں چاہیے ہماری مدد اور رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔یہ گواہی رسول ﷺ مفسروں اور فرقہ پرستوں کے بارے میں دیں گے۔جو مجرموں میں سے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

خواتین وحضرات!

مختلف قسم کے دشمن ہوتے ہیں۔اور جو رسول کے دشمن ہوتے ہیں۔وہ مجرموں میں چنے ہوئے دشمن ہوتے ہیں۔کیونکہ یہ زاتی دشمنی نہیں ہوتی۔زاتی دشمنی تو معاشرے کا ایک حصہ ہے۔ بلکہ اس دشمنی کا سبب اللہ تعالیٰ کے پیغام سے دشمنی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو نیچا دکھانا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کو نیچا دکھانا ہوتا ہے

لوگوں کی گمراہی کا یہ حال ہے۔کہ اب وہ سرعام کہنے لگے ہیں۔کہ رسول ﷺ زمین اور آسمانوں کے مالک ہیں۔ان کے کہنے سے ملکیت بدل تو نہیں جائے گی۔صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغام سے دشمنی کر رہے ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ پورے قرآن پاک میں کہتے ہیں۔کہ زمین اور آسمانوں میں صرف اللہ تعالیٰ کی بادشاہی ہے۔اور رسول ﷺ نے یہی پیغام سنایا۔نام نہاد مفسر کا مقصد اس طرح کی باتوں سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پیغام سے گمراہ کرنا ہوتا ہے۔اس طرح کا رویہ ہر دور میں ہر رسول کے ساتھ رہا۔جیسے موسیٰ کے مقابلے پر فرعون تھا۔اور اب رسول ﷺ کے مقابلے پر نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست کھڑے ہیں۔

اور اس طرح نام نہاد مفسر اور فرقہ پرستوں کا مقصد لوگوں کو اپنی خواہش کا تابعدار بنانا ہوتا ہے۔حالانکہ ہمارے پاس قرآن موجود ہے۔جس کا ایک صفاتی نام فرقان ہے۔یعنی قرآن پاک سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب ہے۔

سورہ زخرف آیات 22 تا 25 پارہ 25

بلکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ بیشک ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک ہی طریقے پر پایا ہے۔ اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اور اس طرح ہم نے آپ سے پہلے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا بھیجا۔ تو وہاں کے لوگوں خوشحال لوگوں نے یہی کہا ۔ کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے۔ اور ہم اُن کے نقش قدم کی اطاعت کر رہے ہیں۔ ان کے رسول نے کہا۔ اگر چہ میں اس سے بہتر ہدایت لے آؤں۔ جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ وہ بولے جو پیغام تمھیں دے کر بھیجا گیا ہے۔ ہم اُس کے نافرمان ہی رہیں گے۔ پھر ہم نے اُن سے بدلا لے لیا۔ پھر دیکھ لو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔

خواتین وحضرات

یہ حال ہمارا بھی ہے۔ کسی کو قرآن پاک سے کوئی آیت دکھائیں۔ تو اسکے باوجود لوگ اپنے باپ دادا کا فرقہ چھوڑنے پر آمادہ نظر نہیں آتے۔ یہ رسول ﷺ کے نافرمان ہیں اور قرآن پاک کے نافرمان ہیں۔ کیونکہ ہم نے رسول ﷺ کے پیغام کو قبول ہی نہیں کیا۔ اور اپنے باپ دادا کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ ہم بھی فرقوں کی صورت میں کئی اُمتوں میں بٹ چکے ہیں۔ اور رسول کی ہدایت یعنی قرآن پاک کو اندھوں کی طرح پڑھ رہے ہیں۔ ہم نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلایا ہے۔ اسلیے ہم پر بھی عذاب آرہے ہیں۔

سورہ لقمان آیات 20 کا دوسرا حصہ تا 24 پارہ 21

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ ان کے پاس نہ علم ہوتا ہے اور نہ ہدایت ہوتی ہے اور نہ روشن کتاب ہوتی ہے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے۔ کہ اس کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم تو اسی کی اطاعت کریں گے۔ جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا اگر شیطان انہیں جہنم کی آگ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔ اور جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دے۔ اور وہ احسان کرنے والا ہو۔ تو بیشک اس نے ایک مظبوط رسی تھام لی۔ اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ اور جو کوئی کفر کرے۔ تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔ پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔ جو وہ کرتے تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔ پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے کو دکھا رہے ہیں۔ یہ وہ انسان ہوگا۔ جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دے۔ یعنی مسلم بن جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بن جائے۔ اور وہ احسان کرنے والا ہو۔ یعنی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دینے والا ہو۔ تو بیشک اس نے ایک مظبوط رسی تھام لی۔ اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ اور جو کوئی کفر کرے۔ یعنی فرقہ بنائے۔ تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔ پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔ جو وہ کرتے تھے۔
بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔ پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو جہالت کی وجہ سے آپ کے ساتھ جھگڑے۔ تو اس کے لیے ایک ہی جواب ہے۔ کہ اس کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم تو اسی کی اطاعت کریں گے۔ جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ اگر چہ شیطان انہیں جہنم کی آگ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔
اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ ان کے پاس نہ علم ہوتا ہے اور نہ ہدایت ہوتی ہے اور نہ روشن کتاب ہوتی ہے۔ یہ تینوں قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔ یعنی ان لوگوں کے پاس قرآن پاک کا علم تو ہوتا نہیں۔ جبکہ صرف باپ دادا کے راستے کی خاطر اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے ایک احسان کرنے والے انسان کو دیکھا۔ جو قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا ہے۔ جس نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکایا ہوا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہو تو اُس نے ایک مظبوط رسی تھام لی۔ اور اس کے مقابلے میں ایک فرقہ پرست کو دیکھا۔ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتا ہے۔ جو باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والا ہے۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔ اور جو کوئی کفر کرے۔ یعنی فرقہ بنائے۔ تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔ پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔ جو وہ کرتے تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔ پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

سورہ ذخرف آیات 59 تا 64 پارہ 25

وہ تو صرف ہمارا ایک بندہ یعنی غلام تھا۔ جس پر ہم نے اپنا انعام کیا۔ اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لیے مثال بنا دیا۔ اور اگر ہم چاہتے۔ تو زمین میں فرشتے پیدا کر دیتے۔ وہ جانشین ہوتے۔ اور بیشک وہ تو قیامت کی ایک نشانی ہے۔ بس تم لوگ اس نشانی میں شک نہ کرنا۔ اور میری اطاعت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ اور شیطان تم کو روک نہ دے بیشک

وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔اور جب عیسیٰ ؑ واضح دلائل لے کر آئے۔تو اُس نے کہا۔کہ میں تمھارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں۔اور اسلیے بھی آیا ہوں۔کہ بعض اُن باتوں کی وضاحت کر دوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔بیشک میرا اور تمھارا رب اللہ تعالیٰ ہے تم اس کی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میری اطاعت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔حضرت عیسیٰ ؑ جب حکمت یعنی انجیل لے کر اپنی قوم کے پاس آئے۔اور کہا۔کہ میں تمھارے پاس ان باتوں کی وضاحت کرنے آیا ہوں۔جن میں تمھیں اختلاف ہے۔میری اطاعت کرو۔اور ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔یعنی عیسیٰ ؑ کی اطاعت ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی تھا۔اور یہی سیدھا راستہ تھا۔

رسول ﷺ کی اطاعت ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی ہے۔اور یہ سیدھا راستہ ہے۔

سورہ عنکبوت آیت 18 پارہ 20

اگر تم جھٹلاتے ہو تو تم سے پہلے بہت سی قومیں جھٹلا چکی ہیں۔اور رسول کا کام تو واضح پیغام پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات

اگر ہم نے قرآن کو جھٹلا دیا تو گویا رسول کو جھٹلا دیا۔کیونکہ رسول ﷺ نے ہی تو قرآن کا پیغام ہم تک پہنچایا ہے۔پہلی اُمتیں رسول کا لایا ہوا پیغام بہانے بہانے سے جھٹلا دیتی تھیں۔ہم لوگوں نے بھی رسول کی اطاعت کی آڑ کے بہانے سے قرآن کو جھٹلا رکھا ہے۔اور فرقے بنا رکھے ہیں اور قرآن چھوڑ رکھا ہے یعنی رسول ﷺ کو جھٹلا رکھا ہے۔

سورہ نحل آیات 88 تا 89 پارہ 14

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ کو گواہ لائیں گے۔اور ہم نے آپ ﷺ پر ایسی کتاب نازل کی ہے۔جس میں ہر چیز کا بیان وضاحت سے موجود ہے۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی ہے۔یعنی مسلم بن گئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلے میں جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ قرآن پاک میں ہر چیز کا وضاحت سے بیان موجود ہے۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی۔یعنی جو مسلم بن گئے۔

جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلے میں جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔جو مسلم نہیں ہیں۔

فرقہ پرست تو اس بات کو نہیں مانتے کہ قرآن پاک میں ہر چیز کا وضاحت سے بیان موجود ہے۔اس طرح یہ لوگ فساد کرتے ہیں۔فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کو جھٹلانے کے لیے اپنے نام نہاد مفسر جو قرآن پاک کے مطابق مسلم بھی نہیں ہیں۔ان کی دی ہوئی باتوں سے قرآن پاک کو جھٹلاتے ہیں۔یہ نام نہاد مفسروں کی قرآن پاک کے خلاف سازش ہے۔جس سے یہ قرآن پاک کو جھٹلاتے ہیں۔حالانکہ رسول ﷺ قیامت والے دن ان فرقہ پرستوں پر گواہی دیں گے۔کہ کہ قرآن پاک میں ہر چیز کا وضاحت سے بیان موجود تھا۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی۔یعنی جو مسلم بن گئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرست مسلم نہیں ہیں۔یہ فرقہ پرست اُن نام نہاد مفسروں کی ایک فوج ہے۔جو قرآن پاک سے روکنے کا کام کرتے ہیں۔اس کا ذریعہ انہوں نے اپنی

باتوں کو بنا رکھا ہے۔تاریخ کو بنا رکھا ہے۔کبھی کسی کا نام لیں گے۔کبھی کسی کا نام لیں گے۔گویا قرآن پاک ہمارے بارے میں تو بات نہیں کرتا۔یہ کوئی اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ اس طرح یہ فوجیں قرآن پاک کو سمجھنے سے روکنے کا کام کر رہی ہیں۔

خواتین وحضرات

جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلے میں جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

خواتین وحضرات

قرآن پاک کے خلاف یہ ایک بہت بڑی سازش ہے۔جو ان لوگوں نے کی ہے جو مسلم نہیں ہیں۔مسلم تو رسول ﷺ کے لائے قرآن پاک پر صدقے واری ہونے والی قوم ہے۔

خواتین وحضرات

یہ نام نہاد مفسر مسلم نہیں ہیں۔بلکہ فسادی ہیں۔جنہوں نے فرقہ پرستوں کو اپنے پیچھے لگایا ہوا ہے۔یہ نام نہاد مفسر اپنی اپنی قوموں کو لے کر ڈوبیں گے۔جب رسول ﷺ ان کے خلاف گواہی دیں گے۔

قرآن پاک کی ڈکشنری کہتی ہے۔کہ لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی کتاب کافی ہے۔

سورہ عنکبوت۔آیت 51 اور 52۔پارہ 21

کیا انہیں یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے ان پر یہ کتاب نازل کی ہے۔جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔بے شک اس میں بڑی رحمت ہے اور نصیحت ہے ان لوگوں کے لیے جو اس پر ایمان لاتے ہیں ہیں۔آپ کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ لوگ جو جھوٹ پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرتے ہیں۔ہیں۔یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات:۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کیا لوگوں کے لیے یہ قرآن کافی نہیں ہے۔جس میں اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور رحمت ہے ان کے لیے جو لوگ اسے مانتے ہیں۔اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔یعنی قرآن میں لوگوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے۔جس کی گواہی دی جارہی ہے۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی کو گلے سے لگانے والے ہیں۔ااور اگر ہم نے قرآن کی نصیحت اور رحمت کو کافی نہ سمجھا۔ااور اللہ تعالیٰ سے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو کافی نہیں سمجھا۔اور جھوٹ کی اطاعت کرتے رہے تو نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔ایمان والوں اور رسول ﷺ کے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔کہ ایمان لانے والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے قرآن پاک میں نصیحت اور رحمت ہے۔اور ایمان والوں کے لیے قرآن کافی ہے۔یہ رسول ﷺ کا پیغام تمام دنیا کے نام ہے۔اور قیامت تک کے لیے ہے۔

قرآن پاک کی ڈکشنری کہتی ہے۔ اطیعو اللہ واطیعو الرسول کا مطلب ہے قرآن پاک کی حدوں میں رہنے والے۔

سورہ نساء آیات 13 تا 14 پارہ 4

یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اسے اللہ تعالیٰ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور یہی بڑی کامیابی ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریں گے اور اُس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے نکلیں گے اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن عذاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اطیعواللہ واطیعوالرسول کو کھول کھول کر سمجھایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی حدوں میں رہنے والے کو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والا کہہ رہے ہیں اور جو قرآن پاک کی حدوں سے نکلتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے نکل جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا نافرمان بن جاتا ہے۔کیونکہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا پیغام تھا اس پیغام پر آپ ﷺ نے بھی عمل کیا اور ہم تک پہنچایا آپ ﷺ کی زبان سے ادا ہوا۔مثلاً اگر اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے تو یہ پیغام اسی طرح ہمیں آپ ﷺ نے سنایا انہوں نے بھی فرمایا قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے دونوں کے الفاظ ایک ہیں پورا قرآن وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول یعنی پیغام پہنچانے والے کے ذریعے ہم تک پہنچایا۔اسی لیے اللہ تعالیٰ سورہ الحاقہ کی آیت نمبر 40 میں فرماتے ہیں ۔کہ یہ قرآن پاک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ یہ قرآن پاک معزز رسول ﷺ یعنی پیغام پہنچانے والے کا کلام یہ قرآن پاک ہے۔

اب اگر ہم قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں تو اسے کہتے ہیں اطیع اللہ واطیع الرسول۔یعنی قرآن پاک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اطیع اللہ واطیع الرسول پر عمل کرنے والا انسان قرآن پاک کی حدوں میں رہنے والا ہے۔اور قرآن پاک کی حدوں سے نکلنے والا اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا نافرمان ہے۔

سورہ جن آیات 21 تا 23 پارہ 29

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔اور نہ بھلائی دینا ہے۔آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

ان آیات میں رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام خطاب ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔اور نہ بھلائی دینا ہے۔مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی دراصل قرآن پاک کی نافرمانی کو کہتے ہیں۔یعنی اطیع اللہ اور اطیع الرسول کا مطلب قرآن پاک کی فرمابرداری ہے۔

پارٹ نمبر 2

قرآن پاک سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والا ہے۔یعنی فرقان ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ النسآء آیت 170 پارہ 6

اے لوگو! تمھارے پاس رسول ﷺ تمھارے رب کی طرف سے سچ یعنی قرآن پاک لے کر آ چکا ہے۔ بس اس پر ایمان لے آؤ۔تمھارے لیے بہتر ہے۔ اور اگر تم کفر کرو گے ۔تو بے شک زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے۔اللہ تعالیٰ کا ہے۔اور وہ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے کہہ رہے ہیں۔ اے لوگو! تمھارے پاس رسول ﷺ تمھارے رب کی طرف سے سچ یعنی قرآن پاک لے کر آ چکا ہے۔ بس اس پر ایمان لے آؤ۔تمھارے لیے بہتر ہے۔ اور اگر تم کفر کرو گے ۔یعنی فرقے بناؤ گے۔تو بے شک زمین اور آسمانوں میں

جو کچھ ہے۔اللہ تعالی کا ہے۔اور وہ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

سوال صرف یہ ہے۔کہ ہم قرآن پاک پر ایمان کب لائیں گے۔یعنی کب قرآن پاک کو سچ مانیں گے۔اور اس کی اطاعت کریں گے۔

سورہ شوریٰ آیت 24 پارہ 25

کیا وہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنایا ہے۔پس اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو آپ کے دل پر مہر لگا دیتا۔اور اللہ تعالیٰ تو جھوٹ کو مٹاتا ہے۔اور سچ کو اپنے کلام سے ثابت کرتا ہے۔بے شک وہ سینوں کے راز جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کیا وہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنایا ہے۔پس اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو آپ کے دل پر مہر لگا دیتا۔اور اللہ تعالیٰ تو جھوٹ کو مٹاتا ہے۔اور سچ کو اپنے کلام سے ثابت کرتا ہے۔بے شک وہ سینوں کے راز جانتا ہے۔

آپ نے دیکھا

کہ قرآن پاک کے زریعے اللہ تعالی جھوٹ کو مٹاتا ہے۔اور سچ کو اپنے کلام کے زرریعے ثابت کرتا ہے۔یعنی قرآن پاک جھوٹ کو مٹانے کے لیے آیا ہے۔اور سچ کو ثابت کرنے کے لیے آیا ہے۔

سورہ بنی اسرائیل آیات 81 تا 82 پارہ 15

اور آپ ﷺ کہہ دو۔کہ سچ آ گیا اور جھوٹ مٹ گیا بے شک جھوٹ مٹنے والا ہی ہے۔اور ہم قرآن پاک میں جو کچھ نازل کرتے ہیں۔وہ ایمان لانے والوں کے لیے رحمت اور شفا ہے۔مگر ظالموں کے نقصان میں اضافہ ہی کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرما رہے ہیں۔کہ سچ یعنی کہ قرآن پاک آ گیا ہے۔اور جھوٹ مٹ گیا۔ بے شک جھوٹ مٹنے والا ہی ہے۔اس میں جو کچھ ہم نے نازل کیا ہے۔وہ ایمان لانے والوں یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے تو شفا اور رحمت ہے۔مگر ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کے کے نقصان میں اضافہ ہی کرتا ہے۔

سورہ یونس آیت 35 پارہ 11

کہہ دو کہ کیا تمھارے بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے۔جو سچ کی طرف ہدایت کر سکے۔کہہ دو ۔کہ اللہ تعالیٰ ہی سچ کی ہدایت کرتا ہے۔کہہ دو جو سچ کی ہدایت کرتا ہے۔وہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے۔یا وہ جو خود بھی ہدایت نہیں پاتا جب تک اُن کو ہدایت نہ دی جائے۔تمھیں کیا ہو گیا ہے۔تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

آپ نے رسول ﷺ کا جواب سنا۔کہ اللہ تعالیٰ ہی سچ کی ہدایت کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے علاوہ تمھارا کوئی شریک سچ کی طرف ہدایت نہیں کر سکتا۔

شائد لوگوں نے رسول ﷺ کی بات کو غور سے نہیں سنا ۔اور انہوں نے مفسروں کو اپنی ہدایت کا زریعہ سمجھ لیا۔اور سچ کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔اگر انہوں نے رسول ﷺ کی بات کو غور سے سنا ہوتا تو ہم یوں زلیل وخوار نہ ہو رہے ہوتے۔بلکہ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیتے۔یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیتے۔

یہ جواب رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے ہے۔اس جواب کو چھوڑ کر رسول ﷺ کی اس اطاعت کو چھوڑ کر نہ جانے لوگ کن نام نہاد مفسروں اطاعت کر رہے ہیں۔یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔اس کو بار بار غور سے پڑھیں۔کہ ہم کس کی اطاعت کر رہے ہیں۔

قرآن پاک سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والا ہے۔یعنی فرقان ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ فرقان۔آیت 1۔پارہ نمبر 18

بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے غلام پر فرقان نازل کیا یعنی سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب نازل کی۔تا کہ وہ سارے عالم کو خبردار کرنے والا بن جائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو فرقان کہہ رہے ہیں یعنی یہ کتاب بتاتی ہے کہ کیا جھوٹ ہے اور کیا سچ ہے۔ یہ قیامت تک سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب ہے ہم ہر قسم کے جھوٹ جاننے کیلئے قرآن سے رابطہ کر سکتے ہیں جو کچھ قرآن بیان کرے گا وہ سچ ہوگا۔ قرآن پاک تمام جہاں والوں کیلئے سچ اور جھوٹ میں فرق بیان کرنے کیلئے آیا ہے۔ مگر ہمارا المیہ ہے کہ فرقے والے لوگ اپنی بات کو سچی ثابت کرنے کیلئے قرآن پاک کو جھٹلا دیتے ہیں اور ان فرقوں کی بنیاد ہی اللہ کی نافرمانی پر ہے اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کیا ہے اور قرآن پاک سے اپنے اختلافات دور کرنے کا حکم دیا ہے۔ مگر کوئی فرقے والا ابھی قرآن پاک کے علم کی تائید نہیں کرتا ہے۔ اور سب فرقے بنا کر اللہ کے نافرمان بن کر کفر کر کے شرک کر کے مرتد ہو کر خوش ہیں۔

سورہ کہف آیات 1 تا 3 پارہ نمبر 15

سب تعریفیں اُس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ جس نے اپنے بندے یعنی غلام پر کتاب نازل کی ہے۔ اور اس میں کوئی عیب نہیں ہے۔ یہ ٹھیک سیدھا بتانے والی کتاب ہے۔ تا کہ لوگوں کو اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے اور ان ایمان والوں کو جو صالح عمل کرتے ہیں یہ بشارت دے کہ ان کے لیے اچھا اجر ہے۔
جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ قرآن پاک میں کوئی عیب نہیں ہے۔ یہ ٹھیک سیدھا بتانے والی کتاب ہے۔ مگر ہمارے مفسر اور فرقہ پرستوں کو قرآن پاک میں عیب نکالتے میں ایک منٹ نہین لگاتے۔ اور وہ بات بات پر اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیتے ہیں۔ اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بھی نہیں ڈرتے۔ ایمان والے بشارت سن لیں یعنی اعمال صالح کرنے والے سن لیں۔ صالح اُن اعمال کا نام ہے۔ جو قرآن پاک کے عین مطابق ہوں۔ ان کے لیے بہترین اجر ہے۔ اور یہ اجر کبھی ختم نہیں ہوگا۔ ایمان کا مطلب ہے قرآن یعنی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔

سورہ البقرہ آیت 158 کا پہلا حصہ پارہ 2

رمضان وہ مہینہ ہے۔ جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ جو تمام لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔ اور اس میں ہدایت اور سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والے واضح دلائل ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ قرآن پاک میں سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والے واضح دلائل موجود ہیں۔ قرآن پاک واضح دلائل کا مجموعہ ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو فرقان کہا۔ نہ کہ ہمارے مفسروں کو فرقان کہا اور نہ ہمارے اماموں کو فرقان کہا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم تے للہ تعالی کو جھٹلا رکھا ہے۔ اور اپنے اماموں اور مفسروں اور فرقوں کو فرقان بنالیا ہے۔

سورہ انبیاء آیات 48 تا 50 پارہ نمبر 17

اور بلا شبہ ہم نے موسیٰ اور ہارون کو جو کتاب (تورات) دی تھی۔ وہ فرقان تھی اور ایسے پرہیز گاروں کے لیے روشنی اور نصیحت تھی۔ جو اپنے پرور دِگار سے بن دیکھے ڈرتے ہیں اور وہ روزِ قیامت سے ڈرتے ہیں اور یہ (قرآن) بھی ایسی ہی بابرکت نصیحت ہے۔ جسے ہم نے نازل کیا ہے پھر کیا تم اس کے منکر ہو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ تورات سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی تھی۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ تورات کو فرقان کہہ رہے ہیں۔ تورات پرہیز گاروں کے لیے روشنی اور نصیحت تھی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی بات کر رہے ہیں۔ کہ وہ بھی تورات کی طرح نصیحت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ہم سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا تم اس نصیحت کے منکر ہو یعنی نافرمان ہو۔

سورہ البقرہ آیت 53 پارہ 1

اور جب ہم نے موسیٰؑ کو کتاب اور فرقان دی۔ تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ تورات سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی تھی۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ تورات کو فرقان کہہ رہے ہیں۔ تورات وہ کتاب ہے۔ جو موسیٰؑ کو دی گئی۔

سورہ النحل۔ آیات 63 تا 64۔ پارہ 14

اللہ کی قسم بیشک آپ ﷺ سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں۔ پھر شیطان نے اُن کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے۔ پس وہی شیطان آج بھی لوگوں کا ولی بنا ہوا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے۔ تاکہ آپ ان پر واضح کر دیں۔ جس بات میں انہوں نے اختلاف کیا۔ اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ قرآن پاک کو اس لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے واضح کر دیں۔ یعنی ان اختلافات کی حقیقت ان پر کھول دیں۔ جس میں یہ پڑے ہوئے ہیں۔ اور یہ کتاب ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے

مگر لوگ اس کے سچ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنا رکھا ہے

خواتین وحضرات!

کیا یہ انسان کی عادت ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنا لیتا ہے۔

حالانکہ یہ قرآن پاک لوگوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے آیا ہے۔ لوگوں کے اختلافات کی حقیقت کیا ہے ان پر کھولنے کے لیے آیا ہے۔ مگر لوگوں نے ہمیشہ سے ہی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو ولی بنایا ہوا ہے اور اس طرح یہ لوگ دردناک عذاب کے مستحق بن چکے ہیں۔

سورہ انعام۔ آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہوگا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام سنا۔ کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔ تمام فرقہ والے قرآن پاک کا فیصلہ سن لیں۔ یاد رکھیں کہ قیامت والے دن فیصلے مفسر یا فرقہ پرست نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔ ان فرقہ پرستوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے۔ اور قرآن پاک کا فیصلہ چلے گا۔

یہ فیصلہ کون کرے گا کہ مسلمان کسے کہتے ہیں۔ اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول ﷺ قرآن پاک کے زریعے کریں گے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ جو قیامت تک کے لیے ہم کو سیدھا راستہ دکھانے آئی ہے۔ اس قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نے فرقان کے نام سے پکارا ہے۔ یعنی سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب۔ یہ کتاب قیامت تک جھوٹ اور سچ میں فرق کریگی۔ اور ہمارے اختلافات کو دور کرے گی۔ جو کچھ اس میں لکھا ہوگا۔ وہی سچ ہوگا۔ لہذا اب قیامت تک نہ کوئی کتاب دوسری آئے گی۔ اور نہ رسول آئے گا۔ اللہ تعالیٰ اور آپ ﷺ کا یہ پیغام قرآن پاک قیامت تک کے لیے ہے۔

سورہ نمل۔ آیات 76 تا 81۔ پارہ 20

بے شک یہ قرآن اسرائیل کی اولاد پر ان باتوں کی وضاحت کر دیتا ہے جن میں وہ ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہیں اور یہ قرآن بلاشبہ ایمان والوں کے لیے رحمت اور ہدایت

ہے۔بے شک آپ کا رب ان کے درمیان اپنے اپنے حکم سے فیصلہ کردے گا اور وہ زبردست اور علم والا ہے۔

بس آپ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں بے شک آپ نہ مردوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں اور نہ آپ اندھوں کو بھٹکنے سے بچا کر سیدھا راستہ بتا سکتے ہیں آپ تو صرف ان لوگوں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔اور پھر فرمابردار بن جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ یہ قرآن اسرائیل کی اولاد کے اختلاف کی وضاحت کرتا ہے۔اور جولوگ اس پر ایمان لاتے ہیں۔یعنی جو اس کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں ان کیلئے ہدایت اور رحمت ہے۔اور اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں اختلاف کرنے والوں کے درمیان قیامت والے دن فیصلہ کردے گا کیونکہ وہ بڑا زبردست اور علم والا ہے۔پھر اللہ تعالیٰ نبی کریمؐ سے فرماتے کہ آپ واضح طور پر سچائی پر ہیں۔یعنی قرآن پر ہیں آپؐ نہ تو مرے ہوئے لوگوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ بہرے لوگوں کو جو مڑ کر دیکھنا بھی نہ گوارہ کریں کہ شاید ہمارا فائدہ ہی ہو۔اور نہ اندھوں کو راستہ بتا کر بھٹکنے سے بچا سکتے ہیں۔آپ ﷺ تو صرف اسے سنا سکتے ہیں۔جو قرآن پر ایمان لاتے ہیں یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں اور پھر فرمابردار بن جاتے ہیں یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔کیا ہم قرآن کو چھوڑ کر فرقوں کی اطاعت کرنے والے اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔ یا نافرمان یعنی کافر۔مسلم کہتے ہیں فرمانبردار کو۔ہم مسلمان ہیں یا کافر ذرا سوچیے؟

سورہ انعام۔آیت 163 تا 165۔پارہ نمبر 8

اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں خود سب سے پہلے فرمابردار بنوں کہہ دیجئے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا میں کوئی اور پروردگار تلاش کروں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے اور جو انسان جو عمل کرتا ہے وہ اس کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تمہیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے پس وہ تمہیں بتادے گا جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں جانشین بنایا اور تم میں سے بعض کو بعض درجوں میں فوقیت دی تاکہ جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے بے شک تمہارا رب جلد سزا دینے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ فرمارہے ہیں کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا پرودرگار تلاش کروں نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بن کر رہوں۔

خواتین وحضرات

کیا ہم صرف اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے ہیں یا اپنے فرقوں کی؟

خواتین وحضرات!

فرمابردار کہتے ہیں مسلمان کو۔کیا ہم قرآن پاک کی فرمابرداری کررہے ہیں ہم سب کو قرآن پاک کی انفرادی طور پر فرمابرداری کا حکم ہے ہم نے لوگوں کے پیچھے نہیں چلنا ہے ہم نے اللہ اور اس کے رسول پیچھے چلنا ہے۔جو لوگ قرآن پاک میں اختلافات کریں گے اور فرقے بنائیں گے جب ہم اللہ تعالیٰ کی طرف جائیں گے۔تو وہ ہمیں سب کچھ بتاچکے ہیں یعنی یہی قرآن اللہ تعالیٰ لوگوں کو قیامت والے دن بھی دکھائیں گے کہ کیا میں نے یہ حکم دیا تھا اور ہر کوئی اپنا بوجھ اٹھائے گا۔

سورہ البقرہ۔آیات 174 تا 176۔پارہ 2

جو لوگ ان باتوں کو چھپاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کی ہیں اور اس کام کے بدلے میں تھوڑا سا دنیاوی فائدہ اٹھالیتے ہیں یہ لوگ دراصل اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے کلام کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور انہیں دکھ دینے والا عذاب ہوگا یہی لوگ ہیں جنہوں نے مغفرت کے بدلے عذاب اور ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی یہ لوگ دوزخ کی آگ پر کتنا صبر کرنے والے ہیں یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب سچ کے مطابق نازل کی تھی مگر جن لوگوں نے کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں دور جا پہنچے ہیں

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک میں جو باتیں نازل کی ہیں جو لوگ اس کو اپنے دنیاوی مطلب کی خاطر چھپاتے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نہ تو ان سے بات کرے گا نہ ان کو پاک کرے گا یعنی ان کے گناہ ان سے چمٹے رہیں گے گناہ دور نہیں کرے گا یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی کہ ان لوگوں نے قرآن پاک سے ہدایت لینے کے بجائے گمراہی خرید لی اور اس قرآن کے بدلے میں ان کی بخشش ہوجانی تھی مگر انہوں نے عذاب خرید لیا ان

لوگوں نے جہنم کی آگ پر صبر کیا ہے یہ سب کچھ اس لئے ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو کتاب کو سچ نازل کیا تھا مگر جن لوگوں نے قرآن میں اختلاف کیئے وہ ضد میں بہت دور چلے گئے ہیں۔

سورہ البقرہ۔آیات 208 تا 211۔پارہ نمبر 2

اے ایمان والو اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو وہ یقیناً تمہارا کھلا دشمن ہے۔اس کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے جب کہ تمہارے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک آ چکا ہے تو یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے کیا یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ بادل کے سائبانوں مین اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آئیں اور تمام باتوں کا فیصلہ ہو جائے اللہ ہی کی طرف تمام معاملات لوٹائیں جائیں گے۔

بنی اسرائیل سے پوچھیے۔کہ ہم نے انہیں واضح دلائل دیے تھے۔اور جو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو کفر یعنی نافرمانی سے بدل ڈالا۔تو اللہ تعالیٰ سزا دینے میں بڑا سخت ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہان آیات میں اللہ تعالیٰ تورات کو نعمت کہہ رہے ہیں جب انہوں نے واضح دلائل یعنی تورات کو نافرمانی سے بدل دیا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مستحق ٹھہر گئے۔
اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ اسلام میں پورے کے پورے آ جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں پورے کے پورے آ جاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چل پڑو وہ تمہارا واضح دشمن ہے۔
اس کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے جبکہ تمہارے پاس قرآن پاک کی واضح تعلیمات آ چکی ہیں۔تو ڈگمگانے کا جواز نہیں بنتا۔

خواتین و حضرات!

واضح دلائل قرآن پاک کا صفاتی نام ہے قرآن پاک کے واضح دلائل آنے کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہ کی تو کیا اس انتظار میں ہو کہ اللہ تعالیٰ خود فرشتوں کو ساتھ لے کر سامنے آ جائے اور تمام باتوں کا فیصلہ کر دے تمام معاملات آخر اللہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹائیں جائیں گے۔

سورہ انعام۔آیات 32 تا 34۔پارہ 7

اور دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تماشہ ہے البتہ آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے بہت بہتر ہے جو پرہیزگار ہیں پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔بیشک ہم جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کو وہ باتیں غمگین کرتی ہیں جو یہ کہتے ہیں حقیقت یہ ہے یہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات سے انکار کرتے ہیں اور بیشک آپ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا اور انہوں نے جھٹلانے اور اذیتوں پر صبر کیا یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد آ پہنچی اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے اور آپ کے پاس بعض رسولوں کے حالات آ چکے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ لوگوں کی باتیں آپ ؐ کو غمگین کرتی ہیں کہ جب یہ لوگ رسول ؐ کو جھٹلاتے ہیں
بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانا رسول ؐ کو جھٹلانا ہے جو لوگ اللہ کی آیات کو جھٹلا کر رسول ؐ کو جھٹلا کر فرقے بناتے ہیں وہ یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ رسول ؐ کی اطاعت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ سمجھنا اور ان کی اطاعت کرنا رسول ؐ کو سچ سمجھنے اور ان کی اطاعت کے مترادف ہے۔

سورہ رعد۔آیت 19۔پارہ 13

کیا وہ انسان جو علم رکھتا ہے۔کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔وہ سچ ہے۔اس انسان کی طرح ہے۔جو اندھا ہے۔بے شک عقل مند ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔

خواتین و حضرات!

کیا ہم اندھے ہیں۔یا قرآن پاک کے سچ کی قدر کرنے والے ہیں۔قرآن پاک کا علم رکھنے والے ہیں۔
قرآن پاک ہماری وہ کتاب ہے۔جس کے رہنمائی کرنے والے رسول ﷺ ہیں۔اور معلم اللہ تعالیٰ ہیں اور جو اس کتاب سے علم حاصل کرے گا۔یعنی جس کے پاس اس

کتاب کا علم ہوگا اس کی گواہی کو رسول ﷺ کے لیے تسلیم کیا جائیگا۔ میں نے جن باتوں کا زکر کیا ہے اس کو میں قرآن پاک سے ثابت کرنا چاہوں گی۔

قرآن پاک کا سب سے بڑا اصول کیا ہے۔

سورہ نساء۔آیت 59۔پارہ 5

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور حکومت والوں کی پھر اگر کسی بات میں اختلاف ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہی تمہارے لیے بہتر ہے اور اسی کا انجام اچھا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور حکومت والوں کی۔

خواتین وحضرات!

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا مطلب ہے قرآن پاک کی اطاعت کرنا۔اور حکومت والوں کی اطاعت کا مطلب ہے ملک میں موجود حکمرانوں کی اطاعت کرنا اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اگر کسی بات میں اختلاف ہو تنازعہ پیدا ہو تو قرآن پاک سے حل کرنے کی کوشش کرو۔ یہی تمہارے لیے بہتر ہے اور اسی کا انجام اچھا ہے۔جن فرقہ پرستوں کو لوگوں نے فتووں کے لیے منتخب کر رکھا ہے۔یعنی فرقہ پرست نام نہاد مفسر۔قرآن پاک کہتا ہے کہ ان کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور قرآن پاک میں ان کو کافر مشرک مرتد ظالم گمراہ ناکام ہونے والا اور جہنمی کہا گیا ہے اور اللہ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کا دشمن ہے۔ یہ ہمارے اولی الامر نہیں ہیں۔جو ان کو اپنا اولی الامر بنائے گا۔اُس کا انجام بھی انہی کے ساتھ ہوگا۔جس کے پاس اس قرآن پاک کا علم ہوگا اس کی گواہی کو رسول ﷺ کے لیے قبول کیا جائے گا۔

سورہ رعد آیت 43 پارہ 13

اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں ہیں۔آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔اور اُس کی گواہی کافی ہے۔جس کے پاس کتاب یعنی قرآن پاک کا علم ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کی گواہی کے لیے اس انسان کا انتخاب کر رہے ہیں۔جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔رسول ﷺ کے زمانے میں ہر اُس انسان کو کافر کہا جائے گا۔جو مختلف فرقوں پر تھے۔ان تمام لوگوں میں سے صرف اُس انسان کی گواہی کو منتخب کیا گیا ہے جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔ گواہی کا یہ معیار قیامت تک کے لیے ہے۔

سورہ منافقون آیات 1 تا 3 پارہ 28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں۔تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔کہ آپؐ بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔کہ بیشک آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔کہ بیشک یہ منافق جھوٹے ہیں۔انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔بلاشبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں جو وہ کرتے ہیں۔یہ اس لیے کہ یہ لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک سے روکنے والے اور رسولؐ کے لیے گواہیاں دینے والوں کو اللہ تعالیٰ نے منافق کہا ہے۔کیونکہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔یعنی انہوں نے پہلے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کا دعویٰ کیا۔مگر بعد میں کافر ہو گئے۔یعنی فرقے بنا لیے اور قرآن پاک سے روکنے لگے۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کر لیا۔اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دی۔اب انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آتی۔ان آیات میں قیامت تک آنے والے منافقوں کی شکل دکھائی گئی ہے۔جو رسول ﷺ کے لیے تو گواہیاں دیں گے اور قرآن پاک سے روکنے والے ہوں گے۔

قرآن پاک بذات خوداللہ تعالیٰ کے باتوں کی ڈکشنری ہے۔

سورہ حجر آیت 9 پارہ 14

بے شک ہم نے ہی نصیحت کو نازل کیا ہے۔اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔اور نصیحت کے نام سے پکارر ہے ہیں۔اس آیت سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام نصیحت بھی ہے۔اور قرآن پاک کی حفاظت اللہ تعالیٰ خود کرر ہے ہیں اگر فرقہ پرستی کی کوئی حقیقت ہوتی تو اللہ تعالیٰ کو قرآن پاک کی حفاظت کی کیا ضرورت تھی۔

قرآن پاک بذات خوداللہ تعالیٰ کے باتوں کی ڈکشنری ہے۔

سورہ رعد آیات 16 تا19 پارہ13

آپ ﷺ کہہ دیں۔کہ آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ ہے آپ ﷺ کہہ دو۔کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے سوا ان کو اولیاء بنا رکھا ہے۔جو اپنے لیے نہ نفع کی قدرت رکھتا ہے۔اور نہ نقصان کی قدرت رکھتا ہے۔آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا اندھے اور انکھوں والے برابر ہوسکتے ہیں۔یا کیا اندھیرا اور روشنی برابر ہے۔یا جو لوگ اللہ تعالیٰ کے شریک بناتے ہیں۔انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی طرح کچھ پیدا کیا ہے۔کہ ان پر تخلیق مشتبہ ہوگئی ہے۔کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔اور وہ ایک ہے زبردست ہے۔

اُس نے آسمان سے پانی نازل کیا۔پھر اس سے ندی نالے اپنی اپنے اندازے کے مطابق بہہ نکلے۔پھر سیلاب پر جھاگ اوپرا گیا۔اور جس چیز کو آگ میں زیور یا کسی چیز کے بنانے کے لیے پگھلاتے ہیں۔اس پر ویسا ہی جھاگ اوپر آجاتا ہے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ سچ اور جھوٹ کی مثال بیان کرتا ہے۔پھر جھاگ تو سوکھ کر یونہی ضائع ہوجاتا ہے۔لیکن لوگوں کے کام کی چیز جو نفع دیتی ہے۔وہ زمین میں باقی رہتی ہے۔اللہ تعالیٰ مثالیں بیان کرتا ہے۔

جنہوں نے اپنے رب کو قبول کرلیا۔ان کے لیے بھلائی ہے۔اور جن لوگوں نے اُسے قبول نہ کیا۔اگر وہ ان سب چیزوں کے مالک بھی ہوں۔جو زمین میں ہیں۔اور اُس کے ساتھ اس کے برابر اور بھی ہوجائیں۔تو وہ ضرور اپنی رہائی کے لیے دے ڈالیں۔ان سے بدترین قسم کا حساب لیا جائے گا۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔کیا وہ انسان جو یہ علم رکھتا ہے۔کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔سچ ہے۔وہ اُس کی طرح ہوسکتا ہے۔جو اندھا ہے۔بیشک عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ یعنی سچ کی مثال بیان کرتا ہے۔سچ اللہ تعالیٰ کا بھی صفاتی نام ہے اور قرآن پاک کا بھی۔

دنیا کی ساری باتیں قرآن پاک کے مقابلے میں جھوٹ ہیں اور قرآن پاک کی باتیں سچ ہیں۔جب قیامت آئے گی۔تو سارے کلام ختم ہوجائیں گے سوائے قرآن پاک کے قرآن پاک کی باتیں سونا ہیں اور باقی باتیں جھاگ ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کی زات خالق کی ہے اور باقی تمام جھوٹ ہے۔ہر چیز ختم ہوجانے والی ہے سوائے اللہ تعالیٰ کی زات کے۔اس طرح اللہ تعالیٰ سونا ہے۔یعنی باقی رہنے والی زات ہے اور اس کے علاوہ باقی جھاگ ہے۔

آ پ نے دیکھا کہ قرآن پاک بذات خوداللہ تعالیٰ کے باتوں کی ڈکشنری ہے۔یعنی قرآن پاک سونا ہے اور باقی سب جھاگ ہے۔

قرآن پاک بذات خوداللہ تعالیٰ کے باتوں کی ڈکشنری ہے۔

سورہ آل عمران آیت 7 پارہ نمبر 3

وہی تو ہے۔جس نے آپ ﷺ پر یہ کتاب نازل کی۔جس کی کچھ آیات حکم ہیں۔اور یہی حکم کتاب کے اصول ہیں۔اور دوسری متشابہات ہیں۔پھر جن لوگوں کے دلی میں کجی ہے۔وہ فتنہ انگیزی کی خاطر متشابہات کی اطاعت کرتے ہیں۔اور انہیں اپنے حسب منشا معنی پہنانا چاہتے ہیں۔حالانکہ ان کا صحیح مفہوم اللہ کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا۔اور جو علم میں پختہ ہیں۔وہ کہتے ہیں۔کہ ہم ان متشابہات) پر ایمان لاتے ہیں ۔ساری ہی آیات ہمارے رب کی طرف سے ہیں۔اور نصیحت تو صرف عقلمند لوگ ہی حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی باتوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کر رہے ہیں۔اور قرآن پاک سیکھنے کے اصول بتا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ قرآن پاک میں دو طرح کی آیات ہیں۔

ایک قسم اُن آیات کی ہے۔جن کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے حکم بنایا ہے۔ااور یہ قرآن پاک کے اصول ہیں۔اور دوسری قسم کی آیات متشابہات ہیں۔جن کے دلوں میں کجی یعنی ٹیڑھا پن ہے۔یعنی جو لوگ پہلے ہی کسی غلط نظریہ پر یقین رکھتے ہیں وہ ایسی آیات کو اپنے حسب منشا معنی پہنانا چاہتے ہیں۔

خواتین وحضرات

جو حکم ہیں۔ان کے علاوہ بھی جب آپ ایسی آیات پڑھیں جن کی آپ کو سمجھ نہ آئے۔تو اس کے لیے آپ نے صرف اتنا کہنا ہے کہ ان آیات پر ہمارا ایمان ہے۔اس کے علاوہ آپ نے کسی قسم کا مطلب خود سے بنانے یا جوڑنے کی کوشش نہیں کرنا۔یہ فتنہ انگیزی ہے۔جب تک آپ کو اُس آیت کا جواب ااور آیات سے مل نہیں جاتا۔

سورہ ہود آیات 1 تا 4 پارہ 11

الف۔لام۔را۔یہ ایک ایسی کتاب ہے۔جس کی آیات حکم ہیں۔پھر حکمت والے خبردار کی طرف سے تفصیل سے بیان کی گی ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی غلامی نہ کرو۔بیشک میں تمھیں اس کی طرف سے ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔اور یہ کہ اپنے رب سے معافی مانگو۔پھر اس کے آگے توبہ کرو۔وہ مقرر وقت تک تمھیں اچھا سامان زندگی دے گا۔اور ہر فضیلت والے کو اس کی فضیلت دے گا۔اور اگر تم پھر جاؤ۔تو بیشک میں تمھیں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔اللہ تعالیٰ کی طرف تمھیں لوٹ کر جانا ہے۔ااور وہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ قرآن پاک ایک ایسی کتاب ہے۔جس کی آیات اللہ تعالیٰ کا حکم ہیں۔یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے تفصیل سے بنایا ہے۔ قرآن پاک کی تفصیل یہ ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی غلامی نہ کرو۔نبی ﷺ فرماتے ہیں۔کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھیں ڈرانے والا اور خوش خبری دینے والا ہوں۔کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔پھر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو۔اللہ تعالیٰ تمھیں اچھی زندگی دے گا۔اور ہر فضیلت والے کو اس کی فضیلت دے گا۔

خواتین وحضرات

یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے تفصیل سے بنایا ہے۔فرقہ پرست کہتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو تفصیل نہیں بنایا ہے۔وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کو جھٹلاتے ہیں۔کیونکہ جو بات اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔نبی ﷺ نے اس بات کو ہم تک پہنچایا۔جو بھی اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلاتا ہے۔وہی کافر ہے۔یعنی جو بھی قرآن پاک کو جھٹلاتا ہے وہ کافر ہے۔

قرآن پاک کے چند اصول ہیں جن کا نام ہے۔اللہ تعالیٰ کی اجازت ہے یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہوگی۔یعنی جس طرح یہ قرآن پاک اجازت دے گا۔اس اصول کو قیامت والے دن مانا جائیگا۔

خواتین وحضرات!

آج ہم قرآن پاک سے وہ مختلف قسم کی آیات دیکھیں گے۔جس میں دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے کس کس بات کی اجازت دی ہے۔تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی باتوں میں غور کر سکیں۔اور کسی نتیجے پر پہنچ سکیں۔اور بھٹکتے نہ پھیریں۔

پارٹ نمبر 3

اجازت کسے کہتے ہیں۔اصول کسے کہتے ہیں اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ نساء آیت 64 کا پہلا حصہ پارہ 5

اور ہم تو رسول صرف اس لیے بھیجتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اُس کی اطاعت کی جائے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔اور ہم تو رسول صرف اس لیے بھیجتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اُس کی اطاعت کی جائے۔

اس آیت کی تشریح کرتے ہیں۔

رسول کا مطلب ہے۔ پیغام پہنچانے والا۔اسی طرح پیغمبر کا بھی یہی مطلب ہے۔یعنی پیغام پہنچانے والا

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور ہم تو پیغام پہنچانے والا اس لیے بھیجتے ہیں۔ کہ ہماری اجازت سے اُسکی اطاعت کی جائے۔یعنی اس بات کو بھی اجازت یعنی قرآن پاک سے سمجھا جائے۔جس طرح اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہوگی۔اُس اجازت کے مطابق اطاعت کرنا ہوگی۔ورنہ پھر وہ رسول ﷺ کی اطاعت نہ ہوگی۔

خواتین وحضرات

ہم لوگوں نے صرف اتنا پڑھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو۔بس یہ پڑھا اور نعرے لگاتے ہوئے دوڑ لگا دی۔ کہ جو بھی رسول کے نام پر کوئی بات کہے۔ وہی اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی اجازت کو قرآن پاک سے سمجھنے کی زحمت ہی نہیں کی۔اس طرح ہرگز کامیابی نہیں مل سکتی۔جب تک اللہ تعالیٰ کے اجازت کے مطابق رسول ﷺ کی اطاعت نہ کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن پاک کھولنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔اور سمجھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

آئیں قرآن پاک سے ایک اور جگہ سے اللہ تعالیٰ کی اجازت دیکھتے ہیں۔

- سورہ احزاب۔آیات 45 تا 47۔پارہ 22

اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی اجازت سے آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں اور روشن چراغ ہیں۔اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا فضل ہونے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا

کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں اور روشن چراغ ہیں اور ایمان والوں کو خوشخبری دے دیجئے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہونے والا ہے ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہونے والا ہے۔

آپ نے دیکھا

کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں اور روشن چراغ ہیں۔اس کے علاوہ رسول ﷺ نے کسی اور طرف نہیں بلایا۔

آئیں قرآن پاک سے ایک اور جگہ سے اللہ تعالیٰ کی اجازت دیکھتے ہیں۔

- سورہ ابراہیم۔آیت 1 پارہ 13

ا۔ل۔ر۔ یہ ایک کتاب ہے۔جس کو ہم نے آپ ﷺ طرف نازل کیا ہے تا کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے روشنی میں لائیں اُن کے رب کی اجازت سے۔ اس اللہ تعالیٰ کے راستے پر لائیں۔ جو زبردست قابل تعریف ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اور رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ لوگوں کے رب کی اجازت سے لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ یعنی اللہ کے راستے پر لاؤ۔جو زبردست قابل تعریف ہے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو صرف قرآن پاک کے ذریعے اجازت دی۔ کہ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ یعنی اللہ کے راستے پر لاؤ۔اس کے علاوہ کسی اور چیز کا نام نہیں لیا۔اور نہ کسی اور چیز سے اجازت دی

آئیں قرآن پاک سے ایک اور جگہ سے اللہ تعالیٰ کی اجازت دیکھتے ہیں۔

سورہ مائدہ۔آیات 15 تا 16۔پارہ 6

اے کتاب والو! تمہارے پاس ہمارا رسول آ چکا ہے جو تمہاری ان بہت سی باتوں کی وضاحت کر دیتا ہے جن کو تم کتاب میں سے چھپا جاتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھوڑ بھی دیتا ہے اب تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آ چکی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دیتا ہے۔ جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں انہیں سلامتی کے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔اور اپنی اجازت سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی اور واضح کتاب کہا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو سلامتی کے راستے دکھاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی روشنی دکھاتا ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کی اجازت سے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ کر اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کی ہدایت حاصل کر لیتے ہیں۔

آپ نے دیکھا

کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت یہ ہے۔کہ قرآن پاک کے زریعے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ کر اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کی ہدایت حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ نے دین میں فرقے بنانے کی اجازت نہیں دی۔جیسا کہ لوگ فرقوں کو دین کہتے ہیں۔

سورہ شوریٰ آیت 21 پارہ 25

کیا انکے کچھ شریک ہیں۔جنہوں نے ان کے لیے دین کی ایسی شرع یعنی طریقہ مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اور اگر ایک فیصلے کی بات نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔اور بیشک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔آپ ظالموں کو دیکھیں گے۔کہ وہ اس سے ڈرتے ہوں گے۔جو انہوں نے کمایا اور وہ ان پر پڑنے والا ہے۔اور وہ لوگ جو ایمان لائے۔اور صالح عمل کرتے رہے۔وہ جنتوں کے باغات میں ہوں گے۔جو وہ چاہیں گے وہ ان کو رب کے پاس ملے گا۔یہی بہت بڑا فضل ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ظالموں کی بات کر رہے ہیں۔یعنی فرقے بنانے والوں کی بات کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ کیا فرقہ پرستوں کے کچھ شریک ہیں۔جنہوں نے ان کے لیے دین کا ایسا طریقہ مقرر کر دیا ہے۔جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اور اگر ایک فیصلے کی بات نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔اور بیشک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔آپ ظالموں کو دیکھیں گے۔کہ وہ اس سے ڈرتے ہوں گے۔جو انہوں نے کمایا اور وہ ان پر پڑنے والا ہے۔اور وہ لوگ جو ایمان لائے۔اور صالح عمل کرتے رہے۔یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ مانا اور اس کی اطاعت کرتے رہے یہی صالح اعمال ہیں۔وہ جنتوں کے باغات میں ہوں گے۔جو وہ چاہیں گے وہ ان کو رب کے پاس ملے گا۔یہی بہت بڑا فضل ہے۔

خواتین حضرات

ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ایک دین ہی ہوتا ہے جو وہ اپنے رسولوں کے زریعے لوگوں کو پہنچاتا ہے۔کہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔پھر یہ فرقے کیسے ہیں۔اور اسکی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔اگر فیصلے کا وقت مقرر نہ ہوتا۔تو اب تک فیصلہ ہو جاتا تھا۔بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

ہر فرقے نے اپنے مفسر کو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں لا کھڑا کیا ہے اور کوئی بھی اس بات میں غور نہیں کرتا۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اجازت بھی دی ہے کہ نہیں۔رسول ﷺ نے جو اللہ تعالیٰ کا پیغام سنایا اُس میں یہ اجازت ہے بھی کہ نہیں۔اگر ایک فیصلے کے دن کی بات اللہ تعالیٰ نے کی نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔

سورۃ البقرہ۔آیت 213۔پارہ 2

سب لوگ ایک ہی امت تھے۔پھر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا جو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے ان انبیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سچی کتابیں بھی نازل کیں تاکہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کر دیں جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور یہ اختلاف کرنے والے صرف وہی لوگ تھے جنہیں کتاب ملی تھی اور انہیں واضح دلائل مل چکے تھے انہوں نے صرف آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا۔پھر اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی اُس سچ میں ہدایت کی جس میں وہ اختلاف

کرر ہے تھےاوراللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں میں اختلاف حد سے بڑھ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوشخبری والے اور ڈرانے والے یعنی رسول بھیجتے ہیں ۔جو اللہ تعالیٰ کی کتاب لوگوں کو پہنچاتے ہیں اور اس سچی کتاب کے ذریعے وہ لوگوں کے اختلاف دور کرتے ہیں اور اس سچی کتاب کے ذریعے ایمان والوں کو راہنمائی مل جاتی ہے سیدھا راستہ مل جاتا ہے جن باتوں میں وہ اختلاف کرر ہے ہوتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔ اپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت ہمیشہ سے یہ ہے کہ صرف اپنی کتاب کے زریعے اللہ تعالیٰ سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے کسی اور چیز کا نام نہیں لیا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دودفعہ اجازت کا نام لیا ہے۔

سورہ ابراہیم۔آیت 23 تا 30۔پارہ 13

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے ان کو ایسے باغات میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اپنے رب کی اجازت سے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کی دعا سلام ہوگی کیا آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح پاک بات کی مثال بیان کرتا ہے جیسے وہ ایک پاک درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔وہ ہروقت اپنے رب کی اجازت سے ہروقت پھل لاتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور ناپاک بات کی مثال ایک ناپاک درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر سے ہی اکھاڑ لیا جائے۔اس کے لیے کوئی مضبوطی نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں مضبوط بات سے دنیا اور آخرت کی زندگی میں ثابت قدم رکھتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن پاک کو کفر سے بدل ڈالا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا ۔وہ جہنم میں داخل ہونگے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کردیں آپ ﷺ کہہ دیں۔کہ کچھ فائدہ اُٹھالو۔پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دودفعہ یہ جملہ استعمال کیا ہے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ ایمان لائیں گے یعنی قرآن پاک کو سچ مانیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے۔اور صالح عمل کریں گے۔یعنی قرآن پاک کی روشنی میں عمل کریں گے۔یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے جنتوں میں داخل ہوں گے ۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کی دعا سلام ہوگی۔کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں۔جو قرآن پاک کی مظبوط باتوں پر عمل کرنے والے ہوں گے ۔اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے۔کہ قرآن پاک کے مطابق جو عمل کریں گے۔دوہ ہروقت پھل دے گا ۔ایسے لوگوں کو کسی سفارش کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ایسے لوگون کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں جانے کی بشارت دنیا میں ہی دے دی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی پاک باتوں کے بارے میں بات کررہا ہے اپنی باتوں کے بارے میں بات کررہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر بات جو قرآن پاک میں موجود ہے وہ اس طرح مضبوط بات ہے جس کی شاخیں آسمان میں ہیں اور جڑ زمین میں مضبوط ہے وہ اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اللہ تعالیٰ کی پاک باتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اجازت سے ہروقت پھل دیتا ہے۔ قرآن پاک کی باتوں پر عمل ہروقت پھل دیتا ہے۔یعنی ثواب دیتا ہے۔جب ہم قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے کھولتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایمان والے لوگوں کو اپنی پاک اور مضبوط باتوں سے دنیا اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے ۔اور جو لوگ ایمان والے ہوں گے اور صالح عمل والے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ کی اجازت سے جنتوں میں داخل ہوں گے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کی دعا سلام ہوگی۔کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں۔جو قرآن پاک کی مظبوط باتوں پر عمل کرنے والے ہوں گے۔

اور جو ظالم گمراہ لوگ ہیں یعنی فرقہ پرست جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن کو کفر سے بدل دیا ہے۔اور لوگوں کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے یہ لوگ دوزخ میں جانے والے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردیں آپ ﷺ کہہ دیں۔کہ کچھ فائدہ اُٹھالو۔ پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی نعمت تھا مگر کفر کرنے والوں نے یعنی فرقہ پرستوں نے رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ لے کر قرآن بدل دیا اور ہمیں اس سے دور کردیا۔اور ہمیں تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔اور دوزخ ہماری منتظر ہے۔اس طرح ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے ہیں ایسے تمام لوگ جو قرآن پاک پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بجائے مفسروں کی اطاعت کریں گے۔یعنی فرقہ پرست۔ایسے تمام لوگوں سے رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔کہ کچھ فائدہ اُٹھالو۔پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہے۔

سورہ فاطر آیت 10 پارہ 22

اور جو عزت چاہتا ہو تو عزت ساری اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔اس کی طرف پاک کلام چڑھتا ہے۔اور صالح اعمال اسے اوپر اُٹھاتے ہے اور جو لوگ بری تدبیریں کرتے ہیں۔ان کے لیے سخت عذاب ہے۔اور ان لوگوں کی سب تدبیریں ناکام ہو جائیں گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کے مطابق کیے جانیوالے اعمال اوپر جاتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ قبول کرتے ہیں۔

سورہ یونس آیات 98 تا 103 پارہ 11

پھر کوئی بستی ایسی نہ تھی۔جو ایمان لے آتی تو ان کا ایمان لانا ان کو نفع دیتا۔سوائے یونسؑ کی قوم کے۔جب وہ ایمان لے آئی۔تو ہم نے ان پر دنیا میں زلت کا عذاب ہٹا دیا۔ااور انہیں ایک مدت تک فائدہ پہنچایا۔

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو جتنے بھی لوگ زمین میں ہیں۔سب کے سب ایمان لے آتے۔پھر کیا آپ ﷺ ان کو مجبور کریں گے۔یہاں تک کہ وہ مومن ہو جائیں۔کسی انسان کے لے یہ ممکن نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر ایمان لے آئے۔اور اللہ تعالیٰ اُن لوگوں پر ناپاکی ڈال دیتا ہے۔جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے۔اس میں غور کرو۔اور معجزے اور ڈرانے والے یعنی رسول ان لوگوں کے کام نہیں آسکتے جو ایمان نہیں لاتے۔وہ صرف ایسے ہی واقعات کا انتظار کر رہے ہیں۔جو ان سے پہلے لوگوں کو ان کی زندگی میں پیش آئے۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ تم بھی انتظار کرو۔میں تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ پھر ہم اپنے رسولوں اور اُن لوگوں کو جو ایمان والے ہیں۔ان کو ہم نجات دیتے ہیں۔اس طرح ہم پر ایمان والوں کا حق ہے۔کہ ہم ان کو نجات دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے پھر رسول ﷺ کا خطاب ہے۔پہلے اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ پھر کوئی بستی ایسی نہ تھی۔جو ایمان لے آتی تو ان کا ایمان لانا ان کو نفع دیتا۔سوائے یونسؑ کی قوم کے۔جب وہ ایمان لے آئی۔تو ہم نے ان پر دنیا میں زلت کا عذاب ہٹا دیا۔ااور انہیں ایک مدت تک فائدہ پہنچایا۔

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو جتنے بھی لوگ زمین میں ہیں۔سب کے سب ایمان لے آتے۔پھر کیا آپ ﷺ ان کو مجبور کریں گے۔یہاں تک کہ وہ مومن ہو جائیں۔ کسی انسان کے لے یہ ممکن نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر ایمان لے آئے۔اور اللہ تعالیٰ اُن لوگوں پر ناپاکی ڈال دیتا ہے۔جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

جو لوگ ایمان نہیں لاتے۔یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور اس کی اطاعت نہیں کرتے ایسے بے ایمانوں کے لیے کوئی معجزہ اور رسول ان کے لیے کچھ نہیں کرسکتے۔وہ صرف ایسے ہی واقعات کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔جو ان سے پہلے لوگوں کو ان کی زندگی میں پیش آئے۔تم بھی انتظار کرو۔ میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں شامل ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ خطاب فرماتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ ہم اپنے رسولوں اور اُن لوگوں کو جو ایمان والے ہیں۔ان کو ہم نجات دیتے ہیں۔اس طرح ہم پر ایمان والوں کا حق ہے۔کہ ہم ان کو نجات دیں گے۔

رسول ﷺ ہمیں ہدایت دینے والے ہیں۔یعنی رسول ﷺ ہمارے رہنما ہیں۔

سورہ رعد آیت 6 پارہ 13

اور وہ لوگ جو کافر ہیں۔کہتے ہیں۔کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں کیا گیا۔آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں۔ اور ہر قوم کیلیے ایک ہدایت دینے والا ہوتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ۔اور ہر قوم کیلیے ایک ہدایت دینے والا ہوتا ہے۔

یعنی ہر قوم کا ایک رہنما ہوتا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا !وہ لوگ جو کافر تھے ۔کہتے تھے۔کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں کیا گیا۔تو اس بات کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے کہا۔کہ رسول ﷺ تو لوگوں کے رہنما ہیں۔۔یعنی ہدایت دینے والا ہے۔

خواتین وحضرات

اور رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں کے رہنما ہیں۔یعنی ہدایت دینے والے ہیں۔رسول ﷺ نے ہمیں کس طرح ہدایت دی۔اسے قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ شوریٰ آیات 51 تا 52 پارہ 25

اور اس طرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی ہے۔آپ ﷺ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے۔لیکن ہم نے اس وحی یعنی قرآن کو روشنی بنا دیا۔ہم اپنے غلاموں میں سے جس کو چاہیں اس سے ہدایت دیتے ہیں اور آپ ﷺ بلاشبہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں۔اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمانوں میں موجود ہر چیز کا مالک ہے یاد رکھو سارے معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم جسے اپنے غلاموں میں سے سے چاہتے ہیں قرآن سے ہدایت دیتے ہیں یقیناً آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتے ہیں۔یعنی رہنمائی کرتے ہیں یہ سیدھا راستہ اُس اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے جو زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔رسول ﷺ نے قرآن پاک کے ذریعے ہماری ہماری رہنمائی کی۔یعنی ہدایت کی۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم جسے چاہتے ہیں قرآن سے روشنی دکھا دیتے ہیں یقیناً آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں یہ سیدھا راستہ اس اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے جو زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔رسول ﷺ نے قرآن پاک کے ذریعے ہماری رہنمائی کی۔

پارٹ نمبر 4

رسول ﷺ نے ہمیں قرآن پاک کے ذریعے گمراہی سے نکالا۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ آل عمران آیات 162 تا 164 پارہ 4

تو کیا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کی۔اُس جیسا ہو سکتا ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے درجے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور ان کو پاک کرتا ہے۔اور

اُنہیں کتاب اور حکمت سکھا تا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دوقسم کے لوگ دکھا رہے ہیں۔ ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے زریعے پاک ہوتے ہیں۔اور دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو قرآن پاک کے زریعے پاک نہیں ہوتے۔ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے۔۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سنا تا ہے۔اور ان کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھا تا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔جب مومن قرآن پاک سے پاک ہوتے ہیں۔یعنی اپنی اصلاح کرتے ہیں۔تو گمراہی سے نکل آتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن کھولتے ہیں۔یا اندھوں کیطرح پڑھ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں۔قرآن پاک کا صفاتی نام حکمت ہے۔اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلے۔تو ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہونگے۔اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نہ نکلے۔تو ہم وہی لوگ ہوں گے۔جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔

کیونکہ یہ ہم وہی لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ سے روزانہ سورہ فاتحہ کے زریعے دعا مانگتے ہیں۔کہ ہمیں ان لوگوں کے راستے کی ہدایت دے جن پر تو نے اپنا انعام کیا اور جن پر تیرا غضب نہیں ہوا تھا۔اور جو گمراہ نہیں تھے۔تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک پیش کر دیا اور فرمایا

سورہ البقرہ آیت 2 پارہ 1

یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔اس میں کوئی شک نہیں۔اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ قرآن پاک میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن پاک سے راستے دکھائے اور کہا یہ پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔تو ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو جانا ہی نہ۔اور چودہ سو سال گزرنے کے باوجود اسے ابھی تک اندھوں کی طرح پڑھ رہے ہیں۔اور گمراہ ہیں اسی لیے ہم پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔کیونکہ ہم فرقے بنا کر گمراہی کے راستوں پر چل رہے ہیں۔ااور قرآن پاک کی ہدایت سے پاک نہیں ہوئے۔یعنی پرہیزگار نہیں بنے۔

سورہ توبہ آیت 115 پارہ 11

اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے۔کہ کسی قوم کو گمراہ کر دے۔جب تک وہ اُنہیں ہدایت نہ دے دے۔یہاں تک کہ وہ انہیں وضاحت سے نہ بتا دے کہ انہیں کن باتوں سے بچنا چاہیے۔بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات کا علم رکھتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ خامخواہ کسی کو گمراہ کردوں میرا طریقہ یہ ہے کہ میں ہدایت یعنی کتاب دیتا ہوں۔جس میں ہر بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ لوگوں کو کن چیزوں سے بچنا چاہیے۔بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات کا علم رکھتا ہے۔

خواتین وحضرات

ہدایت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے اور قرآن پاک سے پہلے آنے والی تمام کتابوں کے صفاتی نام بھی ہدایت تھے۔اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہ ہے۔کہ پہلے اللہ تعالیٰ اپنی ہدایت دیتا ہے۔یعنی کتاب دیتا ہے۔اور اُن باتوں کی وضاحت کر دیتا ہے۔جن سے ان کو بچنا ہوتا ہے۔پھر اگر کوئی قوم ان سے بے خبر رہتی ہے۔تو وہ گمراہ ہو جاتی ہے۔جیسے کہ ہم لوگ ہو چکے ہیں۔

ہم لوگ قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہیں کرتے۔بلکہ جیسے ہمارے نام نہاد مفسر ہمیں بتاتے ہیں۔اسی کو سچ مان لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خالص بات پر توجہ ہی نہیں دیتے۔مثلاً اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام آذر بتایا ہے۔مگر ہمارے مفسر حضرات کہتے ہیں۔کہ یہ ان کے چچا کا نام تھا۔والد کا نام تارخ تھا۔

سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ ابراہیمؑ کے والد کا نام آذر تھا۔ یا یہ نام نہاد مفسر زیادہ جانتے ہیں۔ جب ابراہیمؑ پیدا ہوئے تھے اللہ تعالیٰ موجود تھے۔ یا یہ مفسر۔ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ قیامت تک آنے والے ہر بچے کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ کہ اس کا والد کون ہوگا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے اور وہ سچ ہی کہتا ہے۔ وہی سچ جانتا ہے اور وہ ہر بات کا علم رکھتا ہے۔ اور جو اسے جھٹلاتے ہیں۔ وہ ہی کافر ہیں۔ ایسی آیات قرآن پاک میں بار بار لکھی ہوتی ہیں۔ زرا قرآن پاک کھول کر دیکھیں تو سہی

سورہ جمعہ آیات 1 تا 6 پارہ 28

آسمانوں اور زمین میں موجود تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے۔ وہ بادشاہ ہے۔ مقدس ہے۔ غالب حکمت والا ہے۔ وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں اُنہی میں سے ایک رسول بھیجا۔ جو انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے۔ اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اگرچہ لوگ اس سے پہلے واضح گمراہی میں تھے۔ اور دوسروں میں سے جو ابھی ان سے آنہیں ملے۔ اور وہی غالب حکمت والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل واالا ہے ان کی مثال جن کو تورات اُٹھوائی گئی تھی۔ پھر انہوں نے اسے نہ اٹھایا۔ ان کی مثال اس گدھے کی طرح ہے جو کتابیں اٹھائے ہوئے ہو۔ بہت بُری مثال ان لوگوں کی ہے۔ جنھوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلا دیا اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ خود کو کیا کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود کو غالب حکمت والا کہہ رہے ہیں۔ جس نے ان پڑھ لوگوں میں سے سولﷺ کو بھیجا۔ جو لوگوں کو آیات کے زریعے پاک کرتا ہے اسطرح کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اُس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

لوگ قرآن پاک کی تعلیم سے پہلے واضح گمراہ تھے۔ کیا ہمارے پاس قرآن پاک کا حکمت بھرا علم ہے۔ اگر نہیں ہے۔ تو ہم بھی گمراہ ہیں۔ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام حکمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرح حکمت کسی کے پاس نہیں ہے۔ وہ غالب حکمت والا ہے۔

پھر ہماری بات کرتے ہیں۔ اور قیامت تک آنے والے لوگوں کی بات کرتے ہیں۔ قرآن پاک کی تعلیم اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے۔ یہ علم دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ موسیٰ کی قوم کی بات کررہے ہیں۔ تورات والی قوم ایسی تھی۔ جیسے گدھے پر کتابیں رکھی ہوں۔ کتابیں رکھنے سے گدھے کے پاس علم تو نہیں آسکتا۔ وہ گدھوں کی طرح ہی رہے۔ تورات کو اُٹھائے پھرتے رہے۔۔ اُن سے بھی بری مثال ہماری قوم کی ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے ظالم کہا ہے ظالم کا مطلب ہے فرقے بنانے والے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا رکھا ہے۔ یعنی فرقے بنا کر اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا رکھا ہے۔ ہماری مثال اُس گدھے سے بھی بری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

ظالم قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں کو کہا گیا۔ اس کے لیے میری کتاب دیکھیں۔ ظالم کسے کہتے ہیں۔ ہم لوگوں نے قرآن پاک کا علم حاصل نہیں کیا۔ رسولﷺ کے لائے قرآن کو قبول نہیں کیا۔ خود کو پاک نہ کیا۔ اور نام نہاد مفسروں کی اطاعت کررہے ہیں۔ اور گدھے سے بدتر ہیں۔ یعنی اُس قوم سے بھی بدتر قوم ہیں۔ جو موسیٰؑ کی قوم تھی۔

سورہ البقرہ 150تا 152 پارہ 2

ان سے نہ ڈرو۔ بلکہ مجھ سے ڈرو اور اس لیے کہ میں تم پر اپنی نعمت پوری کردوں اور اس لیے کہ تم ہدایت پاؤ۔

جس طرح ہم نے تمھیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ جو تمھیں ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور تمھیں پاک کرتا ہے، اور تمھیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور تمہیں وہ سکھاتا ہے۔ جو تم نہیں جانتے تھے۔ بس تم مجھے یاد رکھو۔ میں تمھیں یاد رکھوں گا۔ اور میرے شکر گزار رہو۔ اور میرا کفر نہ کرو۔

خوتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نعمت کہہ رہے ہیں۔ تاکہ اس کے زریعے تم ہدایت پاؤ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ لوگوں سے نہ ڈرو۔ بلکہ مجھ سے ڈرو۔

جس طرح ہم نے تمھیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ جو تمھیں ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور تمھیں پاک کرتا ہے، اور تمھیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور تمہیں وہ سکھاتا ہے۔ جو تم نہیں جانتے تھے۔

بس تم مجھے یاد رکھو۔ میں تمھیں یاد رکھوں گا۔ اور میرے شکر گزار رہو۔ اور میری نافرمانی نہ کرو۔

رسولﷺ نے قرآن پاک کی تعلیم دی۔ قرآن پاک سکھایا۔ کیا ہم لوگ قرآن سیکھتے ہیں۔ کیا رسولﷺ کا لایا ہوا کلام سمجھتے ہیں۔ یا صرف اطیع الرسول کے نعرے لگاتے ہیں۔ اور قرآن سے بے خبر ہیں۔ قرآن پاک سیکھا ہی نہیں۔ اس قرآن پاک کے زریعے اگر ہم پاک ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کو یاد کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں یاد رکھے گا۔ کیونکہ ہم

شکر گزار لوگ ہوں گے۔

سورہ شمس آیات 7 تا 10 پارہ 30

قسم ہے انسان کی اور قسم ہے اُس کی جس نے اس کو درست بنایا۔ پھر اس کو نافرمانی اور پرہیزگاری الہام کردی۔ بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور وہی محروم رہا۔ جس نے خود کو ناپاک رکھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پرہیزگاری بھی قرآن پاک کے زریعے بتا دی۔ اور نافرمانی بھی قرآن پاک کے زریعے بتا دی ہے؛ بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور وہی محروم رہا۔ جس نے خود کو ناپاک کیا۔ یعنی جو قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلا تو وہ پاک ہو جائے گا۔ اور کامیاب ہو گا یعنی جنت میں جائیگا اور جو قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نہ نکلا۔ اور ناپاک ہی رہا۔ تو وہ جنت سے محروم رہے گا۔ یعنی پاک کا مطلب پرہیزگاری ہے۔

سورہ اعلیٰ۔ آیات 9 تا 15۔ پارہ 30

پس آپ ﷺ نصیحت کیجئے اگر نصیحت نفع دے۔ جو ڈرتا ہے وہ تو نصیحت قبول کرے گا اور اس سے وہی دور رہے گا۔ جو بڑا بدنصیب ہے۔ جو بہت بڑی آگ میں داخل کیا جائے گا پھر وہاں نہ جئے گا نہ مرے گا۔ بیشک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور اپنے رب کا نام یاد کیا اور نماز پڑھتا رہا۔

خواتین وحضرات!

نصیحت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔ پس آپ ﷺ نصیحت کیجئے اگر نصیحت نفع دے۔ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ تو قرآن کو قبول کرے گا اور جو بڑا بدنصیب ہے وہ اس سے دور رہے گا اور آگ میں رہے گا بلاشبہ وہی کامیاب ہوا جو پاک ہوا یعنی جس نے نصیحت قبول کی قرآن پاک کو قبول کیا اور اپنی اصلاح کی وہی کامیاب ہو گا۔

ہمارے معلم اللہ تعالیٰ ہیں۔

سورہ رحمٰن آیات 1 تا 2 پارہ 27

رحمٰن نے قرآن پاک سکھایا۔ یعنی بڑے ہی مہربان نے قرآن سکھایا۔

خواتین وحضرات:

کیا ہم لوگ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ سے سیکھتے ہیں۔ یعنی قرآن پاک بذات خود اللہ تعالیٰ کی باتوں کی ڈکشنری ہے۔ اس ڈکشنری کی مدد اللہ تعالیٰ کو انصاف کرنے والا حاکم سمجھتے ہوئے قرآن پاک سیکھتے ہیں۔

قرآن پاک میں دو طرح کے خطاب ہیں۔ ایک خطاب اللہ تعالیٰ کے ہیں اور دوسرے خطاب رسول ﷺ کے ہیں۔ جو قرآن پاک میں جگہ جگہ آپ کو ملتے ہیں۔ مثلاً چار قل میں سب رسول ﷺ کے خطاب ہیں۔

قرآن پاک رسول ﷺ کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

سورہ الحاقہ آیت 40 پارہ 29

بیشک یہ ایک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے اللہ تعالیٰ کا خطاب پڑھا۔ جو تمام لوگوں کے نام ہے۔ کہ بیشک یہ ایک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کورسول ﷺ کا کلام کہا۔اس کے علاوہ کسی بات کا نام لیا

سورہ انعام۔آیت 163 تا 165۔پارہ نمبر 8

اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے اور میں خود سب سے پہلے فرمابردار ہوں۔یعنی مسلم ہوں کہہ دیجیے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا میں کوئی اور پروردگار تلاش کروں حالانکہ وہ ہر چیز کا پروردگار ہے اور جو شخص جو عمل کرتا ہے۔وہ اس کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تمہیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے پس وہ تمہیں بتادے گا جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں جانشین بنایا اور تم میں سے بعض کو بعض درجوں میں فوقیت دی تاکہ جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے بے شک تمہارا رب جلد سزا دینے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی کریمؐ فرمارہے ہیں کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا پروردگار تلاش کروں نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بن کر رہوں گا۔

خواتین وحضرات

کیا ہم صرف اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے ہیں یا اپنے فرقوں کی؟ فرقے والے عجیب عجیب طریقوں سے قرآن پاک کی باتیں کرتے ہیں۔ان پر کس نے یہ زمہ داری ڈالی ہے۔حالانکہ ہر ایک انسان اپنے بوجھ کا خود ذمہ دار ہے۔اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔انہی لوگوں کی وجہ سے اسی لیے ہم آج تک قرآن پاک کو سمجھ نہیں سکے۔

خواتین وحضرات!

فرمابردار کہتے ہیں مسلمان کو۔کیا ہم قرآن پاک کی فرمابرداری کررہے ہیں ہم سب کو قرآن پاک کی انفرادی طور پر فرمابرداری کا حکم ہے۔اور اپنے اعمال کے جواب دہ ہیں ہم نے لوگوں کے پیچھے نہیں چلنا ہے۔ہم نے اللہ اور اس کے رسول پیچھے چلنا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا ہے۔رحم والا اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔اور رحمت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔کیا ہم لوگوں کے پیچھے لگ کر رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کو چھوڑ دیں گے۔ہرگز نہیں کیونکہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔اور ہم نے اسی کو ہی جواب دینا ہے۔اور کسی کو جواب نہیں دینا۔اور نہ ہی ہمارا کوئی دوسرا رب ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 60 تا 64 پارہ 3

یہ (قرآن) تمھارے رب کی طرف سچ ہے۔پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔پس آپ کے پاس علم آجانے کے بعد بھی لوگ اس کے بارے میں آپ سے جھگڑیں۔تو کہہ دو کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں۔تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں۔تم اپنی عورتوں کو بلاؤ۔اور ہم خود بھی موجود رہیں اور تم بھی موجود رہو۔پھر اللہ تعالیٰ سے التجا کریں۔اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔بے شک یہی بیان سچا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔اور بے شک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔پھر اگر وہ پھر جائیں۔تو بے شک اللہ تعالیٰ فسادیوں کو جانتا ہے۔کہہ دواے کتاب والو۔ایک بات کی طرف آؤ۔جو تمھارے اور ہمارے درمیان یکساں ہے۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کی سوا کسی کی غلامی نہ کریں۔اور نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا رب بنائیں۔اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں۔پھر اگر وہ پھر جائیں۔تو کہہ دیں۔کہ گواہ رہو۔کہ ہم تو فرمابردار ہیں۔یعنی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں رسول ﷺ کی گواہی قیامت تک آنے والے دنیا بھر کے اُن لوگوں کے نام موجود ہے۔جو قرآن پاک کے علم میں شک کرتے ہیں۔اور قرآن پاک سے پھر کر فرقے بنالیتے ہیں۔رسول ﷺ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرنے والے تھے اور اُسی ایک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔اگر لوگ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری سے پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں۔تو ایسے تمام لوگوں کے نام رسول ﷺ کا پیغام اور گواہی موجود ہے۔کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔یعنی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات

ہم بھی کتاب والے ہیں۔یعنی قرآن پاک کا دعویٰ کرنے والے لوگ ہیں۔لہذا ہم بھی کتاب والے ہوئے۔قرآن پاک کی تعلیمات دنیا بھر کے تمام کتاب والوں اور بغیر کتاب والوں سب کے لیے ہیں۔ہماری بدقسمتی ہے۔کہ ہم خود کو کتاب والا نہیں سمجھتے۔اگر کتاب والا سمجھتے۔تو کیا ہر طرف اس طرح کی فرقہ واریت ہوتی۔اس طرح کفر اور شرک ہوتا۔

سورہ یونس آیت 64 پارہ 11

جولوگ ایمان لائے اور اور پرہیزگار بن کررہے۔ان کے لیے دنیااور آخرت میں خوش خبری ہےاوراللہ تعالیٰ کی باتوں میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی۔یہی بڑی کامیابی ہے۔

خواتین وحضرات:

ایمان کا مطلب ہے سورہ محمد کی دوسری اور تیسری آیت کے مطابق جو نبی ﷺ پر نازل ہوا اس کو سچ سمجھنااور اس کی اطاعت کرنا۔اور پرہیزگا کا مطلب ہے قرآن پاک کی سچائی سے اپنی اصلاح کرنے والے۔ان کے لیے دنیااور آخرت میں خوش خبری ہےاوراللہ تعالیٰ کی باتوں میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی۔یہی بڑی کامیابی ہے۔

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں۔اوران باتوں میں کبھی تبدیلی نہیں ہوگی۔یہی انسان کی کامیابی کی ضمانت ہے۔

پارٹ نمبر 5

قرآن پاک کیسی کتاب ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ طارق آیات 13 تا 14 پارہ 30

بے شک یہ قرآن ایک فیصلہ کردینے والا کلام ہے۔اور یہ کوئی ہنسی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔تمام فرقے والے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیں۔ان لوگوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے۔اور رسول ﷺ ان کے خلاف گواہی دیں گے۔

سورہ البلد آیات 10 پارہ 30

اور ہم نے اسے دونوں راستوں کی ہدایت دی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ انسان کو ہم نے دونوں راستوں کی ہدایت دی۔قرآن پاک نے کن دوراستوں ک کی ہدایت دی۔اسے قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ شمس آیات 7 تا 10 پارہ 30

قسم ہے انسان کی اور قسم ہے اُس کی جس نے اس کو درست بنایا۔پھراس کو نافرمانی اور پرہیزگاری الہام کردی۔بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیااور وہی محروم رہا۔جس نے خود کو ناپاک رکھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پرہیزگاری بھی قرآن پاک کے زریعے بتادی۔اور نافرمانی بھی قرآن پاک کے زریعے بتا دی ہے؛ بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیااور وہی محروم رہا۔جس نے خود کو ناپاک کیا۔یعنی جو قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلا تو وہ پاک ہوجائے گا۔ اور کامیاب ہوگا یعنی جنت میں جائیگا اور جو قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نہ نکلا۔اور ناپاک ہی رہا۔تو وہ جنت سے محروم رہے گا۔ یعنی پاک کا مطلب پرہیزگاری ہے۔اسی لیے تو اللہ تعالیٰ سورہ البقرہ کے اغاز میں فرماتے ہیں یہ ایک کتاب ہے،اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے ۔اور ناپاک کا مطلب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں رسولوں کے زریعے پرہیزگاری الہام کی۔پھر وہی انسان کامیاب ہوا۔جس نے اس وحی کے زریعے خود کو پاک کیا۔اور جس نے وحی کے زریعے خود کو پاک نہ کیا تو وہی اللہ تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بنے۔

سورہ رعد۔آیت 19۔پارہ 13

کیا وہ انسان جو علم رکھتا ہے۔کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔وہ سچ ہے۔اس انسان کی طرح ہے۔جو اندھا ہے۔بے شک عقل مند

ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم اندھے ہیں۔یا قرآن پاک کے سچ کی قدر کرنے والے ہیں۔قرآن پاک کا علم رکھنے والے ہیں۔

سورہ شعراء آیت 196 پارہ 19

اور بے شک یہ قرآن پاک پہلی کتابوں میں بھی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ کہ یہی قرآن پہلی کتابوں میں بھی تھا۔یعنی یہی تعلیمات تھیں۔

سورہ حٰم السجدہ آیت 43 کا پہلا حصہ پارہ 24

آپ ﷺ سے جو کہا جاتا ہے۔یہ وہی ہے۔جو پہلے رسولوں سے کہا گیا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ جو آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے۔یہی کچھ پہلے رسولوں سے بھی کہا گیا تھا۔

سورہ القصص آیت 51 پارہ 20

اور بیشک لوگوں کے لیے ہم اپنا کلام مسلسل بھیجتے رہیں ہیں۔تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

خواتین وحضرات

جب سے دنیا بنی ہے۔اللہ تعالیٰ انسان کی رہنمائی کے لیے ہمیشہ سے اپنا کلام بھیجتے رہے ہیں۔تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے نصیحت حاصل کرسکیں۔غور کریں۔اسلیے اللہ تعالیٰ صرف اپنا کلام بھیجتے ہیں۔

سورہ فاطر آیت 31 پارہ 22

اور ہم نے آپ ﷺ کی طرف کتاب وحی کی ہے۔وہی سچ ہے اور اس سے پہلے آنے والی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔بے شک اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں سے خوب باخبر دیکھنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

ہمارے پاس قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی وحی کی صورت میں موجود ہے۔جو سچ ہے۔اب کسی رسول کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

سورہ فاطر آیات 23 تا 26 پارہ 22

آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں۔بے شک ہم نے آپ ﷺ کو سچ کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں خبردار کرنے والا نہ بھیجا ہو۔اور اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔تو جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں۔وہ بھی اسی طرح جھٹلایا کرتے تھے۔ان کے رسول ان کے پاس واضح دلائل اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے۔پھر جن لوگوں نے کفر کیا۔میں نے انہیں پکڑ لیا۔تو پھر میرا عذاب کیسا تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں۔بے شک ہم نے آپ ﷺ کو سچ کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں خبردار کرنے والا نہ بھیجا ہو۔اور اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔تو جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں۔وہ بھی اسی طرح جھٹلایا کرتے تھے۔ان کے رسول ان کے پاس واضح دلائل اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے۔پھر جن لوگوں نے کفر کیا۔میں نے انہیں پکڑ لیا۔تو پھر میرا عذاب کیسا تھا۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ہم نے جب بھی کوئی رسول کسی امت میں بھیجا تو لوگوں نے اسے جھٹلایا۔یعنی جو بھی کتاب اسے دی گئی۔اس کی قدر نہ کی گئی۔بلکہ اسے جھٹلایا گیا۔اور اگر یہ لوگ رسول ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔جیسا کہ پہلے لوگوں نے کفر کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو عذاب میں پکڑ لیا۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلا۔کہ پہلے لوگ بھی کفر کرتے تھے۔یعنی للہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے تھے۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کو عذاب میں پکڑ لیا۔

جیسا کہ قرآن پاک کے ساتھ کیا گیا ہے۔فرقوں کی آڑ میں قرآن پاک کی ساری تعلیمات کو جھٹلایا گیا ہے۔اور مختلف فرقے یعنی گروہ بن چکے ہیں۔

سورہ نجم آیت 56 پارہ 27

یہ ایک خبردار کرنے والا ہے۔پہلے خبردار کرنے والوں میں سے۔یعنی آپ ﷺ پہلے خبردار کرنے والوں میں سے ایک خبردار کرنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات

خبردار کرنے والے کا مطلب ہے ’’رسول‘‘یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام کے زریعے خبردار کرنے والے۔جس طرح پہلے رسول اللہ تعالیٰ کے پیغام سے خبردار کرنے والے تھے۔ اسی طرح رسول ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کے پیغام کے زریعے خبردار کرنے والے والے ہیں۔یعنی رسول ﷺ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔

سورہ یاسین آیت 3 پارہ 22

بے شک آپ ﷺ رسولوں میں سے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دوٹوک رسول ﷺ کے بارے میں بتایا کہ آپ ﷺ رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔

سورہ البقرہ آیت 252 پارہ 2

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کرسناتے ہیں۔اور آپ ﷺ بیشک رسولوں میں سے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کرسناتے ہیں۔اور آپ ﷺ بیشک رسولوں میں سے ہیں۔
یعنی اس بات میں کوئی شک نہیں ہے۔کہ آپ ﷺ پیغام پہچانے والوں میں سے ہیں۔یعنی جیسے پہلے رسول للہ تعالیٰ کا پیغام لائے۔اسی طرح رسول ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کا پیغام لائے۔

سورہ انبیاء۔آیات 48 تا 50۔پارہ 17

اور بلاشبہ ہم نے موسیٰ اور ہارونؑ کو جو کتاب دی تھی وہ سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی تھی اور ایسے پرہیزگاروں کیلئے روشنی اور نصیحت تھی جو اپنے پروردگار سے بن دیکھے ڈرتے تھے اور وہ روز قیامت سے بھی ڈرتے تھے اور یہ قرآن بھی ایسی ہی بابرکت نصیحت ہے۔جیسے ہم نے نازل کیا ہے پھر کیا تم اس کے نافرمان بنتے ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تورات سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب تھی تورات سے اپنی اصلاح کرنے والے پرہیزگاروں کیلئے روشنی اور نصیحت تھی جو بغیر دیکھے رب سے ڈرتے ہیں اور قیامت کے دن سے بھی ڈرتے ہیں اور یہ قرآن بھی ایسی بابرکت نصیحت ہے پرہیزگاروں کیلئے پھر کیا تم اس کے نافرمان بنتے ہو۔

سورہ ابراہیم آیات 52 پارہ 13

یہ قرآن لوگوں کے لیے پیغام ہے۔تاکہ وہ اس کے ذریعے خبردار کیے جائیں۔اور تاکہ وہ جان لیں۔کہ وہی اکیلا معبود ہے۔اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کریں۔

خواتیں وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ یہ قرآن پاک لوگوں کے لیے پیغام ہے۔اور تاکہ وہ جان لیں۔کہ وہی اکیلا معبود ہے۔تاکہ عقل والے لوگ نصیحت حاصل کریں۔

سورہ النحل آیت 35 کا آخری حصہ پارہ 14

رسولوں پر صرف یہ ذمہ داری ہے کہ وہ واضح طور پر پیغام پہنچادیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ رسولوں کی صرف یہی ذمہ داری ہوتی ہے۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو وضاحت سے پہنچادیں۔

سورہ بنی اسرائیل۔آیت 93 کا آخری حصہ۔پارہ 15

آپ ﷺ کہیے میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تو صرف قرآن پاک پہنچانے والا انسان ہوں۔

سورہ ال عمرآن آیات 144 پارہ 4

ااور محمد ﷺ تو صرف ایک رسول ہیں یعنی ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔ آپ ﷺ سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں یا قتل کردیے جائیں۔ تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔ اور جو کوئی الٹے پاؤں پھر جائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ محمد ﷺ تو صرف ایک پیغام پہنچانے والے ہیں۔ آپ ﷺ سے پہلے بھی کئی پیغام پہنچانے والے گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر آپ ﷺ فوت ہو جائیں یا شہید کردیے جائیں۔ تو تم ان کے پیغام سے الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔ یعنی مرتد ہو جاؤ گے۔ اور جو کوئی مرتد ہو جائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے ئگا۔ اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دے گا۔

سورہ المائدہ آیت 67 پارہ 6

جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچادو۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ کہ صرف قرآن لوگوں تک پہنچایئے اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کا پیغام نہیں پہنچایا۔

سورہ نجم آیات 3 تا 5 پارہ 27

اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔ یہ اور کچھ نہیں ہے۔ بس وحی ہے جو وحی کیا گیا ہے جسے بڑی قوتوں والے نے سکھایا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ یہ قرآن پاک اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔ کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ وحی ہے۔ اس میں رسول ﷺ نے اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولا۔ یعنی یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کیا گیا ہے۔ جسے بڑی قوتوں والے نے سکھایا ہے۔

سورہ رحمٰن آیات 1 تا 2 پارہ 27

رحمٰن نے قرآن پاک سکھایا۔ یعنی بڑے ہی مہربان نے قرآن سکھایا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ رحمٰن نے قرآن پاک سکھایا۔ یعنی بڑے ہی مہربان نے قرآن سکھایا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک سکھایا۔

سورہ اعلیٰ۔ آیات 6 تا 15۔ پارہ 30

ہم جلد آپ کو پڑھائیں گے۔ پھر آپ نہیں بھولیں گے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ بیشک اللہ تعالی جانتا ہے۔ ظاہر اور پوشیدہ کو۔ اور ہم آسان کردیں گے۔ آسان طریقے پر چلنا۔

پس آپ ﷺ نصیحت کیجئے اگر نصیحت نفع دے۔ جو ڈرتا ہے وہ تو نصیحت قبول کرے گا اور اس سے وہی دور رہے گا۔ جو بڑا بدنصیب ہے۔ جو بہت بڑی آگ میں داخل کیا جائے گا پھر وہاں نہ جئے گا نہ مرے گا۔ بیشک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور اپنے رب کا نام یاد کیا اور نماز پڑھتا رہا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم جلد آپ کو پڑھائیں گے۔ پھر آپ نہیں بھولیں گے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ظاہر اور پوشیدہ کو۔اور ہم آسان کر دیں گے۔ آسان طریقے پر چلنا۔یعنی آسان طریقے پر چلنا آسان کر دیں گے۔فرقہ پرستی نے ہماری کمر توڑ دی ہے۔قرآن پاک کے مطابق زندگی بہت اسان ہو جائے گی۔

نصیحت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں ۔پس آپ ﷺ نصیحت کیجئے اگر نصیحت نفع دے۔ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ تو قرآن کو قبول کر لے گا اور جو بڑا بدنصیب ہے وہ اس سے دور رہے گا اور آگ میں رہے گا بلاشبہ وہی کامیاب ہوا جو پاک ہوا یعنی جس نے نصیحت قبول کی قرآن پاک کو قبول کیا اور اپنی اصلاح کی وہی کامیاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

نصیحت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔ہم نے اپنی اصلاح قرآن پاک سے کرنی ہے قرآن پاک سے اصلاح کر کے خود کو پاک کرنا ہے جیسے اللہ تعالیٰ سورہ آل عمران کی آیت 164 پارہ 4 میں فرماتے ہیں کہ:''یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ جب انہیں میں سے رسول بھیجا جو انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم نے خود کو قرآن پاک کے ذریعے پاک نہ کیا تو ہم بھی گمراہ ہی ہیں۔

سورہ قیامت آیات 16 تا 18 پارہ 29

آپ ﷺ قرآن کو جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔اس کو جمع کرنا اور آپ کو پڑھانا ہمارا کام ہے۔ جب ہم پڑھا کریں تو آپ اس کے پڑھنے میں اطاعت کریں۔ پھر بےشک اس کو بیان کرنا ہمارے زمہ ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے بارے میں رسول ﷺ کو پریشان ہونے سے منع کیا۔اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے فرمایا۔ آپ ﷺ قرآن کو جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔اس کو جمع کرنا اور آپ کو پڑھانا ہمارا کام ہے۔ جب ہم پڑھا کریں تو آپ اس کے پڑھنے میں اطاعت کریں۔ پھر بےشک اس کو بیان کرنا ہمارے زمہ ہے۔

سورہ انعام آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں۔اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔ بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔تو اللہ تعالیٰ اُن کو خود بتائے گا۔ کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیا۔ چاہے آپ کا تعلق کسی بھی فرقے سے ہو۔ رسول ﷺ کا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ یہ قرآن کا فیصلہ ہے۔

سورہ طارق آیات 13 تا 14 پارہ 30

بے شک یہ قرآن ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔اور یہ کوئی ہنسی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔تمام فرقے والے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیں۔ان لوگوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے۔

سورہ کہف آیت 57 پارہ 15

اوراس سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے جسے اس کے رب کی آیات سے نصیحت کی جائے۔اوروہ ان سے منہ پھیر لے۔اور بھول جائے اس انجام کو ۔جس کا اہتمام خوداس کے ہاتھوں نے کیا ہے۔ہم نے ان کے دلوں پرغلاف چڑھا دیے ہیں۔جوانہیں قرآن کی بات سمجھنے نہیں دیتا۔اوران کے کانوں میں بہرہ پن ہے۔اورآپ ﷺ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں بھی تو کبھی ہدایت نہ پائیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ظالم یعنی فرقہ پرست کے بارے میں بات کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ اُس سے بڑا ظالم کون ہے۔جسے اس کے رب کی آیات کے زریعے نصیحت کی جائے۔پھروہ اُس سے منہ موڑ لے۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ اسے ظالم یعنی سب سے بڑا نافرمان مجرم کہہ رہے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر منہ پھیر لے۔یعنی ایسے انسان کو پرواہ ہی نہیں ۔کہ وہ کس بیہودہ حرکت کا ارتکاب کررہا ہے۔اس کی یہ حرکت اس کو اللہ تعالیٰ مجرم بنارہی ہے۔اورایسے انسان سے اللہ تعالیٰ بدلہ لے کررہے گا۔اور بھول جائے اس انجام کو ۔جس کا اہتمام خوداس کے ہاتھوں نے کیا ہے۔ہم نے ان کے دلوں پرغلاف چڑھا دیے ہیں۔جوانہیں قرآن کی بات سمجھنے نہیں دیتا۔اوران کے کانوں میں بہرہ پن ہے۔اورآپ ﷺ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں بھی تو کبھی ہدایت نہ پائیں گے

کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے کہہ رہے ہیں۔کہ جولوگ اللہ تعالیٰ کی نصیحت بھری آیات سے منہ پھیر لیتے ہیں آپ ﷺ انہیں جتنا بھی ہدایت کی طرف بلائیں۔تو کبھی وہ ہدایت نہیں پائیں گے۔اس لیے کہ اُن کا رویہ گستاخانہ ہے۔ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ اتنے ناراض ہوتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کی آیات سے منہ موڑنے کے بعد رسول ﷺ انہیں ہدایت نہیں دے سکتے۔

خواتین وحضرات۔

یہ حال فرقہ پرستوں کا ہے۔کہ قرآن سے منہ موڑا ہوا ہے۔اندھوں کی طرح اسے پڑھ رہے ہیں۔اگر انہوں یہی رویہ رکھا تو کبھی ہدایت نہیں پاسکیں گے۔اور گمراہ رہ جائیں گے۔

ہم لوگوں نے رسول ﷺ سے امیدیں لگارکھی ہیں۔اوررسول کے لائے ہوئے پیغام کے ساتھ رویہ ظلم والا ہے۔ہم اپنے ہاتھ سے کیا انجام تیار کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ دشمنی اوراس کے رسول سے دوستی کی چال چل رہے ہیں۔یہ ہمارے فرقے والے ہمیں سکھاتے ہیں۔ہم فرقہ پرستی کی آڑ میں خون خرابہ بھی کریں اورکبھی ایک اُمت نہ بن سکیں۔یہ ہمیں کیا سکھایا جارہا ہے۔اور کیا انجام تیار کررہے ہیں۔

سورہ انعام آیت 68 پارہ 7

اور جب آپ ﷺ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔تو ان سے منہ موڑ لیں۔یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں۔اوراگر تجھے شیطان بھلا دے۔تو یاد آنے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ظالم یعنی فرقہ پرست کے بارے میں بات کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور جب آپ ﷺ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔تو ان سے منہ موڑ لیں۔یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں۔اوراگر تجھے شیطان بھلا دے۔تو یاد آنے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو۔

سورہ حج آیات 71 تا 72 پارہ 17

اوروہ لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اُن کی غلامی کرتے ہیں۔جن کے لیے نہ تو اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل اُتاری ہے۔اور نہ ہی انہیں کچھ علم ہے۔ان ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔اور جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں۔تو آپ ان کے چہروں پر ناگواری دیکھتے ہیں۔کہ ابھی یہ ان لوگوں پر جھپٹ پڑیں۔جوانہیں ہماری آیات سناتے ہیں۔آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ میں آپ کو اس سے ناگوار چیز کیا ہے بتاؤں۔"آگ" جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کررکھا ہے۔اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات۔

۔آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ظالم یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں بات کررہے ہیں۔یادرہے کہ قرآن پاک میں کافر بھی فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے اورظالم بھی فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ان آیات میں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں بات کی جارہی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے فرقے کی غلامی کرتے ہیں۔ایسے لوگوں کو جب اللہ تعالیٰ کی آیات سے کوئی بات سمجھائی جاتی ہے۔تو ایسے ظالم یعنی فرقہ پرست آگ بگولہ ہوجاتے ہیں۔کہ ابھی یہ ان لوگوں پر جھپٹ پڑیں گے۔جوانہیں ہماری آیات سناتے

ہیں۔ایسے ظالموں اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو رسول ﷺ جواب دے رہے ہیں۔کہ میں آپ کو اس سے ناگوار چیز کیا ہے بتاؤں۔''آگ'' جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے۔اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو ظالم کہہ رہے ہیں۔یعنی انتہائی نافرمان کہہ رہے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر غصے میں آجاتے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور اپنے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں جس کا قرآن پاک نے کوئی حکم نہیں دیا ہے۔ایسے لوگوں کو جب اللہ تعالیٰ کی آیات سے کوئی بات سمجھائی جاتی ہے۔تو ایسے ظالم یعنی فرقہ پرست آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔ان کافروں سے اللہ تعالیٰ کا ایک ہی وعدہ ہے۔آگ کا۔

سورہ انعام آیات 20 تا 21 پارہ 21

وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے۔وہ اسے اس طرح پہچانتے ہیں۔جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں مگر جن لوگوں نے خود کو نقصان میں ڈال رکھا ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یا اس کی آیات جھٹلائے۔بے شک ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ظالم یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ اسے سب سے بڑا ظالم کہہ رہے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یعنی اللہ نے تو وہ بات نہ کہی ہو اور لوگ اس کی آیات کو جھٹلا دیں۔اور قرآن پاک کے لیے باہر سے حوالہ دیں ایسے لوگ قرآن پاک کو اپنے بیٹوں کیطرح پہچانتے ہیں۔مگر جن لوگوں نے خود کو نقصان میں ڈال رکھا ہے۔وہ ایمان نہیں لائیں گے۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔بیشک ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

سورۃ مدثر۔آیات 48 تا 56۔پارہ نمبر 29

اس وقت سفارش کرنے والوں کی کوئی سفارش ان کے کسی کام نہ آئے گی۔آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اپنی نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑ رہے ہیں۔جسے وہ جنگلی گدھے ہوں۔جو شیر سے ڈر کر بھاگ پڑتے ہیں۔بلکہ ان میں سے تو ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ اسے کھلی ہوئی کتاب دی جائے۔ہرگز نہیں بلکہ یہ آخرت سے نہیں ڈرتے۔ہرگز نہیں یہ تو ایک نصیحت ہے۔اب جس کا دل چاہے اسے قبول کرے اور یہ کوئی سبق حاصل نہ کریں گے۔مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہی چاہے۔وہی اس بات کا اہل ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی معاف کرنے کا اہل ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں قیامت والے دن کوئی ان کے کسی کام نہیں آئے گا۔کیونکہ لوگ قرآن پاک کی نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔آخر ان کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اپنی نصیحت یعنی قرآن سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔جیسے وہ جنگلی گدھے ہوں۔جو شیر کی آہٹ سے بھاگ پڑتے ہیں۔

ان آیات میں لوگوں کا رویہ قرآن پاک سے دکھایا گیا ہے کہ لوگ قرآن پاک سے اس طرح ڈرتے ہیں جیسے جنگلی گدھے شیر سے ڈرتے ہیں۔جنگلی گدھے تو شیر سے اس لیے ڈرتے ہیں کہ وہ انہیں پھاڑ کر کھا جاتا ہے مگر یہ لوگ قرآن پاک سے کیوں ڈرتے ہیں۔یہ قرآن پاک تو لوگوں کے لیے نصیحت ہے۔اب جس کا دل چاہتا ہے اسے قبول کرے۔

خواتین وحضرات!

تمام مدرسے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نام پر بنتے ہیں۔یہاں قرآن پاک پر کوئی کام نہیں ہوتا۔یہاں صرف بچوں کو اٹھ آٹھ سال اپنے فرقے کی تعلیم ہپناٹائز کروائی جاتی ہے جو ان کے نام نہاد مفسر جو ان نزدیک خدا اور رسول کی حیثیت رکھتا ہے

رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن کو اندھوں کی طرح ہی پڑھا جاتا ہے۔اور قرآن پاک کی جیسے ہی کسی آیت کی سمجھ آنے لگے۔اپنے نام نہاد مفسر کی بتائی ہوئی حدیث کے زریعے قرآن پاک کو جھٹلا دیا جاتا ہے۔مثلاً اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں بار بار کہتے ہیں۔کہ ہم نے قرآن پاک کو تفصیل سے بنایا ہے۔وضاحت سے بنایا ہے۔فرقہ پرستوں کو یہ آیات دکھائی جائیں تو بھڑک اُٹھتے ہیں۔یہ رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

سورہ عنکبوت آیات 2 تا 3 پارہ 21

کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ان کو صرف یہ کہنے سے چھوڑ دیا جائے گا۔کہ وہ ایمان لے آئے ہیں۔اور ان کو آزمائش میں نہ ڈالا جائے گا۔اور بیشک ان سے پہلے جو لوگ تھے۔ہم نے ان کو آزمائشوں میں ڈالا۔اللہ تعالیٰ ضرور ان لوگوں کو ظاہر کر کے رہے گا۔جو سچے ہیں۔اور ان کو بھی جو جھوٹے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں ہم جیسے لوگوں کا ہی ذکر ہے۔ جو صرف منہ سے کہتے ہیں۔ کہ وہ ایمان لائے۔ یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھتے ہیں۔ اور اسکی اطاعت کرتے ہیں۔ منہ سے اس طرح کہہ دینے سے حق ادا نہیں ہو جاتا۔ اس بات کے لیے ہماری آزمائش ہو کر رہے گی۔ اور سچوں اور جھوٹوں میں اللہ تعالیٰ فرق کر کے رہے گا۔ باپ دادا کا راستہ چھوڑنا پڑے گا۔ جو مشکل کام ہوتا ہے۔ جو اس کو چھوڑ کر واقعی قرآن پاک کو سچ مانے گا اور اس کی اطاعت کرے گا۔ وہ ایمان لائے گا۔ اس طرح سچوں اور جھوٹوں میں فرق ہو جائیگا۔

سورہ نمل لآیات 79 تا 85 پارہ 20

بس آپ ﷺ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔ یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔ بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ اور نہ آپ اندھوں کو ہدایت دے کر کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔ آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔ بس وہی فرمانبردار ہیں۔ یعنی مسلم ہیں۔

اور جب ان پر وعدہ پورا ہو جائے گا۔ تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا۔ کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے اور جس دن میں ہم ہر امت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھر ان کی گروہ بندی کی جائے گی۔ یہاں تک کہ جب وہ آ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کہ تم نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہو جائے گی پھر وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں ظلم کرنے والے لوگوں کا ذکر ہے۔ یعنی فرقہ پرستوں کا ذکر ہے۔ اور ایمان والے لوگوں کا ذکر ہے۔ ایمان والے رسول ﷺ کے لائے ہوئے سچ پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی آیات کی فرمابرداری کرتے ہیں۔ جبکہ ظالم یعنی فرقہ پرست اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔ اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے نا آشنا ہیں۔ اور قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے۔ بلکہ قرآن پاک کی آواز ان پر بے اثر ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔ کہ آپ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔ جسے صرف ایمان والے سن کر فرمابردار بن جاتے ہیں۔ اور جو فرمابردار نہیں بنتے۔ وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔ اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے نا آشنا ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جب بات پوری ہونے کا وقت آ جائے گا یعنی جب قیامت آ جائیگی۔ تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو لوگوں سے باتیں کرے گا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے اور جس دن ہم ہر امت سے ایسے لوگوں کی ایک فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتی تھی پھر ان گروہ بندی کی جائے گی یہاں تک کہ جب وہ سب آ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ تم لوگوں نے میری آیات کو جھٹلایا حالانکہ علمی لحاظ سے تم نے ان کا احاطہ نہیں کیا تھا پھر تم کیا کرتے رہے اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کی بات پوری ہو جائیگی اور وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک سے تین ایک جیسے ظالموں کو دیکھتے ہیں۔

سورہ انعام آیات 93 تا 94 پارہ 8

اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔ یا کہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ اور جس نے کہا۔ کہ میں بھی اس جیسا کلام پیش کر سکتا ہوں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ اور کاش آپ دیکھیں۔ کہ جب یہ ظالم موت کی سختیوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور فرشتے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں۔ نکالو اپنی جانیں۔ آج تمھیں ذلت کا عذاب

دیا جائے گا۔ جو تم کہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ۔ اور اس کی آیات کے بارے میں تکبر کرتے تھے۔ اور ہمارے پاس اُسی طرح تنہا آ گئے۔ جیسا کہ پہلی بار ہم نے تمھیں پیدا کیا تھا۔ اور تمھارے ساتھ وہ سفارشی نہیں دیکھ رہے۔ جنہیں تم خیال کرتے تھے۔ کہ وہ تمھارے درمیان شریک ہیں۔ بیشک تمھارے آپس کے تعلقات ٹوٹ گئے۔ جو تم خیال کرتے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے قرآن پاک سے تین ایک جیسے ظالموں کو دیکھا۔ پہلا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتا ہے۔ دوسرا وہ ہے جو کہتا ہے اُس پر وحی نازل ہوتی ہے۔ حالانکہ اس پر وحی نازل نہیں ہوتی۔ تیسرا کہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے کلام کی طرح کلام پیش کر سکتا ہے۔ یعنی قرآن پاک کے برابر کسی کلام کو کرے۔ تو وہ ایسے ظالم ہیں۔ کہ اُن پر موت سے پہلے ہی تکالیف کا آغاذ شروع ہو جاتا ہے۔

خواتین وحضرات۔

اللہ تعالیٰ کی ان آیات کو مندرجہ زیل مثال سے واضح کرنا چاہتی ہوں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے لوگوں کو دکھایا۔ ایسا خیال کریں کہ تین مرد ہیں۔ تینوں مردوں کے پاس ایک ایک کتاب ہے۔ پہلا اپنی کتاب پیش کرتا ہے۔ جس میں اس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں یعنی وہ باتیں قرآن پاک میں موجود نہیں ہوتی۔ مگر وہ اللہ تعالیٰ کا نام لگاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ دوسرا مرد بھی ایک کتاب پیش کرتا ہے وہ کہتا ہے۔ کہ میرے اوپر وحی نازل ہوئی ہے۔ حالانکہ اُس پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔ تیسرا انسان کوئی فرقہ پرست ہے۔ وہ بھی ایک کتاب پیش کرتا ہے۔ اُس پر اُس کے فرقے کی کوئی حدیثیں لکھی ہوئی ہیں۔ وہ کہتا ہے۔ کہ یہ قرآن پاک کے برابر ہے۔ یہ تینوں ایک جیسے گناہ میں مبتلا ہیں۔ یہ تینوں ایک جیسے ظالم ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔ کہ تمام انسان اور جن ملکر قرآن پاک کی طرح کلام نہیں بنا سکتے۔ اب جو لوگ اس طرح کی بات کریں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے والے ہیں۔ کہ ان کے پاس کوئی قرآن کی طرح کی چیز موجود ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ تینوں نے ایک جیسی چیزیں ایجاد کیں۔ جو قرآن پاک کے برابر سمجھیں گئیں۔ اب مرتے ہی ان کا حشر شروع ہونے والا ہے۔

ہمارا المیہ یہ ہے۔ کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اور قرآن پاک کی جگہ یا اسکے برابر اپنے فرقوں کو کر لیا ہے۔ یا قرآن پاک سے بھی بڑھا دیا ہے۔ نعوذ باللہ میں نے خود ایک عالم کو یہ کہتے سُنا۔ کہ ہم بخاری شریف کو قرآن پاک پر ترجیح دیتے ہیں۔ ایسے فرقہ پرست نام نہاد عالم ان آیات میں اپنا حشر دیکھ لیں۔ ہر فرقے والے اپنی حدیثوں کو ٹھیک اور دوسروں کی حدیثوں کو ناقبل عمل سمجھتے ہیں۔ بلکہ کافر سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا تمام فرقہ پرستوں کے نام قرآن پاک میں پیغام موجود ہے۔ جو لوگ بھی حدیثو ں کو قرآن پاک کے برابر سمجھتے ہیں۔ وہ ظالم ہیں۔

سورہ انعام آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں۔ اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔ بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اُن کو خود بتائے گا۔ کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیا۔ چاہے آپ کا تعلق کسی بھی فرقے سے ہو۔ رسول ﷺ کا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ یہ قرآن کا فیصلہ ہے۔ قرآن کا فیصلہ کیسا ہوتا ہے۔ آئیں دیکھتے ہیں۔

سورہ اعراف آیات 40 تا 42 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ اور نہ وہ جنت میں داخل ہو سکیں گے۔ یہاں تک کہ سوئی کے ناکے میں سے اونٹ نہ گزر جائے۔ اسی طرح مجرموں کو ہمارے ہاں بدلہ ملا کرتا ہے۔ ان کا بچھونا آگ کا ہو گا۔ اور اوپر سے اوڑھنا بھی آگ کا ہو گا۔ اور ہم اسی طرح ظالموں کو بدلہ دیتے ہیں۔ البتہ جو لوگ ہماری آیات پر ایمان لائے اور صالح عمل کیے۔ اور ہم کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔ یہی لوگ جنت والے ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کیے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی یہی صالح اعمال ہیں۔ ایسے انسان پر اللہ تعالیٰ اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے ہیں۔ یہی لوگ جنت میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ظالم جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں اور ان سے تکبر کرتے ہیں۔ ان کے لیے آسمان کے دروازے ہرگز نہیں کھولے جائیں گے۔ ان کا جنت میں جانا اتنا ہی ناممکن ہے۔ جتنا سوئی کے ناکے میں سے اونٹ کا گزرنا۔ مجرموں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسا ہی بدلہ ملا کرتا ہے۔ ان کا بچھونا آگ کا ہوگا۔ اور اوپر سے اوڑھنا بھی آگ کا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اسی طرح ظالموں کو سزا دیتے ہیں یہ وہ بدلہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ ظالموں کو دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے قرآن پاک سے ایک ظالم کا انجام دیکھا۔ یعنی فرقہ پرست کا انجام دیکھا۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے فرقہ پرستی میں مست ہیں۔ انہیں اگر قرآن پاک سے کسی بارے میں آیت دکھائی جائے۔ تو تکبر سے فرقے کی طرف داری کریں گے۔ اور اس طرح قرآنی آیات کو جھٹلا دیتے ہیں۔ یہ تکبر کرنے والے جنت میں اسطرح نہیں جاسکتے۔ جس طرح سوئی کے ناکے میں سے اونٹ نہیں گزر سکتا۔ یہ تکبر والے اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلانے والے اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں اور ان کو سزا مل کر رہے گی۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو جھٹلانے والے اور اپنے فرقوں کی اطاعت کرنے والوں کے بارے دوٹوک فیصلہ سنا دیا۔

سورہ ہود۔ آیات 18 تا 24۔ پارہ نمبر 12

اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا خبردار رہو۔ کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں اور وہ آخرت سے بھی انکار کرتے ہیں یہ لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی ولی ہے ان کو دوگنا عذاب ہوگا نہ وہ سننے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ وہ دیکھتے تھے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور جو جھوٹ وہ بناتے تھے ان سے گم ہو گئے بے شک وہ آخرت میں سب زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے اور اپنے رب کے آگے عاجزی کرتے رہے یہی لوگ جنتی ہیں یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا ہو۔ اور بہرا ہو اور دوسرا دیکھتا اور سنتا ہے کیا دونوں کی حالت برابر ہے تو کیا تم اس مثال میں غور نہیں کرتے پس کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو ظالم ہیں یعنی فرقہ پرست ہیں۔ جو اندھے اور بہرے ہیں اور دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو دیکھنے اور سننے والے ہیں۔ یعنی ایمان والے ہیں

پہلی قسم کے اندھے اور بہرے لوگوں کو سب سے بڑا ظالم کہا گیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی باتیں بناتے رہتے تھے ان کے خلاف رسول ﷺ گواہی دیں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے یہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنانے کے ساتھ لوگوں کو اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے اور اس میں پیچیدگیاں پیدا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرست آخرت سے اس طرح انکار کرنے والے ہیں یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا ہے اس طریقے کو نہیں مانتے بلکہ اپنی طرف سے آخرت کے بارے میں جھوٹ بنا رکھے ہیں کہ یہ سفارش کرے گا قیامت کے دن وہ سفارش کرے گا یہ بات سفارش کرے گی وہ بات سفارش کرے گی قرآن سے تصدیق کیے بغیر اندھوں اور بہروں کی طرح ان باتوں پر عمل کر رہے ہیں یہ لوگ نہ تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کو عاجز کر سکے اور نہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی مددگار ہوگا ان کو ڈبل عذاب دیا جائے گا۔

وہ قرآن پاک سے اندھے اور بہرے بنے رہے۔ ان لوگوں کے خلاف رسول ﷺ بھی گواہی دیں گے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ کہیں گے کہ ہم نے تو کبھی اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں بنایا کیا آپ جو باتیں سنتے ہیں وہی آگے دوسروں تک نہیں پہنچا دیتے اگلے بندے کو علم تو آپ کی وجہ

سے ملا کیا آپ نے قرآن پاک سے اس کی تصدیق کی جولوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں یہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور آخرت میں یہ سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں ان کو ڈبل عذاب اس لئے دیا جائے گا ایک تو یہ جھوٹی کہانیاں بناتے تھے دوسرا لوگوں کو قرآن پاک سے اس طرح روکتے تھے کہ اس میں پیچیدگیاں بیان کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

اب ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ دوسرے لوگ دکھاتا ہے جو دیکھنے والے ہیں اور سننے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ مانا اور اسکی اطاعت کی۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے صالح اعمال کہا اور اللہ تعالیٰ کے آگے یعنی قرآن پاک کے آگے عاجز رہے یعنی جھکے رہے۔ یہ لوگ جنتی ہیں یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ نے دو گروہ دکھا دیے دونوں کا حشر بھی کیا ہونے والا ہے وہ بھی دکھا دیا ایک گروہ جو
فرقہ پرستوں کا ہے اندھوں اور بہروں کا گروہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآں پاک سے روکنے والے اور اس میں عیب تلاش کرنے اور ٹیڑھی باتیں پیدا کرنے والے لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے متعلق کہانیاں بتاتے ہیں دوسرا گروہ دیکھنے اور سننے والا یعنی ایمان والا ہے۔ یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا ہے اور ان کے اعمال ہی صالح اعمال ہیں وہ جنتی ہیں۔

سورہ انعام۔ آیات 19۔ پارہ 7

آپ ﷺ کہہ دو کہ سب سے بڑی گواہی کس چیز کی ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی۔ جو میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے۔ اور میرے اوپر یہ قرآن نازل ہوا ہے کہ اس کے ذریعے سے تمہیں خبردار کروں۔ اور جس تک یہ پہنچے۔ کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور بھی معبود ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ میں تو ایسی گواہی نہیں دیتا۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ بس بیشک وہی ایک معبود ہے اور میں ان سے بیزار ہوں۔ جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتے ہو۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اور قرآن پاک کے بارے میں گواہیاں دے رہے ہیں۔ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں کو سب سے بڑی گواہی یعنی اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتے ہوئے خبردار کر رہے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بھی خبردار ہونے کا ذریعہ قرآن بتایا گیا ہے۔ کیا ہم رسول ﷺ کی گواہی کو قبول کرنے والے لوگ ہیں۔ کیا ہم لوگ قرآن سے خبردار ہو چکے ہیں۔ یا رسول ﷺ کی گوہی کو نظرانداز کر کے فرقوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا کر مشرک ہو چکے ہیں۔

سورہ نحل۔ آیت 125۔ پارہ نمبر 14

آپ اپنے رب کے راستے یعنی قرآن کی طرف دانائی اور اچھی نصیحت کے ذریعے سے دعوت دیجئے اور ان سے مباحثہ کر۔ جو اچھا ہو۔ اس میں شک نہیں کہ آپ کا رب علم رکھتا ہے۔ اس کو جو اُس کے راستے یعنی قرآن سے گمراہ ہے اور اسے بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت پانے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اپنے رب کے راستے یعنی قرآن پاک کی طرف عقل مندی اور اچھی نصیحت کے ذریعے سے دعوت دیجیے اور ان سے ایسا مباحثہ کرو جو بہتر انداز میں ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندں سے کتنی محبت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب قرآن پاک کی طرف بلاؤ تو بڑی سمجھ کے ساتھ بلاؤ اور شائستہ طریقے سے بحث کرو۔ تاکہ شاید کوئی قرآن پاک کو قبول کرلے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے۔ جو اُس کے راستے یعنی قرآن سے گمراہ ہے اور اسے بھی خوب جانتا ہے

جو ہدایت پانے والا ہے۔

سورہ ہود آیت 110 پارہ 12

اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو اس میں بھی اختلاف پیدا کر لیا گیا۔اور اگر آپ کے رب طرف سے ایک بات پہلے سے طے نہ ہوگئی ہوتی۔تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔اور وہ اس قرآن پاک کی طرف سے یقیناً شک اور تذبذب میں مبتلا ہیں۔

خواتین وحضرات:

جو حال لوگوں نے تورات کے ساتھ کیا ہے۔وہی حال قرآن پاک کے ساتھ بھی کیا ہے۔ہمارے فرقہ پرستوں نے عجیب وغریب کہانیاں بنا کر لوگوں کو قرآن پاک سے دور کر دیا ہے۔ شک اور تذبذب میں مبتلا کر دیا ہے۔

سورہ یونس آیت 19 پارہ 11

اور سب لوگ صرف ایک ہی اُمت تھے۔پھر ان میں اختلاف کیا۔اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات طے نہ ہو چکی ہوتی۔تو جس بات میں وہ ایک دوسرے میں اختلاف کر رہے تھے اس کا فیصلہ کر دیا جاتا۔

خواتین وحضرات:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن پاک کے زریعے ایک اُمت بنایا ہے۔مگر فرقہ پرستوں نے قرآن پاک میں اختلافات پیدا کر لیے۔اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ اگر میں یہ بات پہلے سے طے نہ کر لیتا۔یعنی قیامت کا دن نہ مقرر ہوتا۔تو ان میں فیصلہ کر دیتا۔

سورہ صافات آیات 171 تا 172 پارہ 23

اور ہماری بات ہمارے پیغام پہنچانے والے غلاموں کے لیے پہلے سے طے ہو چکی ہے۔کہ ان کی مدد کی جائے گی۔

خواتین وحضرات

یہ آیت رسولوں کے بارے میں ہے۔کہ ان کی مدد کی جائے گی۔اب جو لوگ قرآن پاک کا پیغام پہنچائیں گے یعنی۔اب جو رسول ﷺ کے وارث بن کر قرآن پاک کا پیغام پہنچائیں گے۔اللہ تعالیٰ انشاء اللہ ان کی بھی مدد کریگا۔کیونکہ رسول ﷺ نے ہم تک قرآن پاک ہی پہنچایا ہے۔اب ان کی مخالفت کرنے کے لیے تمام نام نہاد مسلمانوں کے روپ میں کافر اور مشرک موجود ہیں۔ جو قرآن پاک کی الف ب بھی نہیں جانتے۔

سورہ لقمان آیت 26 کا آخری حصہ تا 27 پارہ 21

آپ ﷺ کہہ دیں کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔بلکہ اکثر علم نہیں رکھتے۔

اور اگر وہ تمام درخت جو زمین میں ہیں۔قلم بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائے اور اس کے بعد سات سمندر اور آجائیں پھر بھی اللہ تعالیٰ کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔بے شک اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔بلکہ اکثر علم نہیں رکھتے۔اور اگر وہ تمام درخت جو زمین میں ہیں۔قلم بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائے اور اس کے بعد سات سمندر اور آجائیں پھر بھی اللہ تعالیٰ کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔بیشک اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں۔کہ واقعی رسول ﷺ نے یہ بات سو فیصد سچ کہی ہے۔جب میں قرآن پاک پڑھتی ہوں تو ایک ایک آیت میں میرے ہزاروں باتوں کے جوابات ہوتے ہیں۔بعض اوقات اتنے جوابات ہوتے ہیں کہ کتاب کو ترتیب دینا مشکل ہوتا ہے۔اور پریشان ہو جاتی ہوں۔پھر جب اس بات کا خیال آتا ہے۔کہ قرآن پاک تو ہر گھر میں موجود ہے۔اس بات سے دل کو تسلی ہو جاتی ہے۔کہ میرا مقصد تو قرآن پاک کی طرف بلانا ہے۔اور قرآن پاک انسان کو حال بھی دکھاتا ہے ماضی بھی دکھاتا ہے اور مستقبل بھی دکھاتا ہے۔

سورہ کہف آیت 109 پارہ 16

آپ ﷺ کہہ دو کہ اگر میرے رب کی باتوں کے لیے سمندر سیاہی بن جائے تو سمندر ختم ہو جائے گا۔ اس سے پہلے کہ میرے رب کی باتیں ختم ہوں اگر چہ ایسا ہی ایک سمندر اس کی مدد کو ہم اور لے آئیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

اگر میرے رب کی باتوں کے لیے سمندر سیاہی بن جائے تو سمندر ختم ہو جائے گا۔ اس سے پہلے کہ میرے رب کی باتیں ختم ہوں اگر چہ ایسا ہی ایک سمندر اس کی مدد کو ہم اور لے آئیں۔

سورہ شوریٰ آیت 14 پارہ 25

اور انہوں نے اس کے بعد کہ علم ان کے پاس پہنچ چکا تھا۔ صرف سرکشی اور آپس کی ضد کی وجہ سے فرقے بنائے۔ اور اگر ایک مقرر وقت تک کے لیے بات پہلے سے طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور بے شک ان کے بعد جو لوگ کتاب کے وارث ہوئے۔ وہ اس کے متعلق شک تذبذب میں پڑے ہیں۔

خواتین وحضرات:

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو اپنا علم کہا ہے۔ مگر فرقہ پرستوں نے قرآن پاک میں اختلافات پیدا کر لیے۔ جس کی وجہ صرف آپس کی ضد اور سرکشی ہے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔ کہ اگر میں یہ بات پہلے سے طے نہ کر لیتا۔ یعنی قیامت کا دن نہ مقرر ہوتا۔ تو ان میں فیصلہ کر دیتا۔

سورہ شوریٰ آیت 24 پارہ 25

کیا وہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنایا ہے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو آپ کے دل پر مہر لگا دیتا۔ اور اللہ تعالیٰ تو جھوٹ کو مٹاتا ہے۔ اور سچ کو اپنے کلام سے ثابت کرتا ہے۔ بے شک وہ سینوں کے راز جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ قرآن پاک کے زریعے اللہ تعالیٰ جھوٹ کو مٹاتا ہے۔

اور سچ کو اپنے کلام کے زرریعے ثابت کرتا ہے۔ یعنی قرآن پاک جھوٹ کو مٹانے کے لیے آیا ہے۔

خواتین وحضرات!

اگر آپ غور کریں تو میں نے قرآن پاک کا سچ آپ کو دکھا دیا ہے۔ میں نے اپنے حصے کا کام کیا ہے۔ اب آپ کے حصے کا کام باقی ہے۔ آپ بھی قرآن کھولیں اور قرآن پاک کا سچ لوگوں کو دکھائیں۔ قرآن پاک لوگوں کو دکھائیں تا کہ لوگوں کو پتہ چلے۔ کہ آخر قرآن پاک کا سچ ہمیں کیا بتاتا ہے۔ مثلاً دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ اور نہ ہی مرتد کی سزا موت ہے۔ فرقے بنانا منع ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

سورہ مومن آیت 6 پارہ 24

اور اس طرح آپ کے رب کی بات کافروں پر سچی ہوگئی۔ کہ وہ دوزخ والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اس آیت میں کافروں کا ذکر ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا ذکر ہے۔ قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں کو کافر کہا گیا ہے کہ وہ دوزخ والے ہیں۔

سورہ یونس آیت 33 پارہ 11

اس طرح آپ کے رب کی بات نافرمانوں پر سچی ثابت ہوگئی۔ کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔

خواتین وحضرات!

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا ذکر ہے۔ قرآن پاک کے نافرمانوں کا ذکر ہے۔ کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔ ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ قرآن پاک کو سچ نہ سمجھنے والوں اور اطاعت نہ کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی بات ثابت ہوگئی۔ کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ یعنی وہ قرآن پاک کو سچ نہیں مانیں گے اور اس کی اطاعت نہیں کریں گے۔ ان پر جہنم میں جانے والی بات سچی ہوگئی۔

سورہ ہود آیت 118 پارہ 12

اگر آپ کا رب چاہتا۔ تو لوگوں کو ایک اُمت بنا دیتا۔ وہ ہمیشہ آپس میں اختلاف کرتے رہے گے۔ اور اسی لیے انہیں پیدا کیا ہے۔ اور آپ کے رب کی بات پوری ہوکر رہے گی کہ میں دوزخ کو انسانوں اور جنات سب سے بھر دوں گا۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن پاک کے زریعے ایک اُمت بنایا ہے۔ مگر فرقہ پرستوں نے قرآن پاک میں اختلافات پیدا کر لیے۔ اور فرقے بنا لیے۔ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔ یہ بات پہلے سے طے ہو چکی ہے۔ کہ میں دوزخ کو انسانوں اور جنات سے بھر دوں گا۔ جہنم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اختلاف کرنے والون سے بھری جائیگی۔

سورہ یونس۔ آیات 94 تا 97 پارہ نمبر 11

پھر اگر آپ کو اس کتاب کے بارے میں کچھ شک ہو جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے۔ تو ان لوگوں سے پوچھ لیجیے۔ جو آپ سے پہلے کتاب پڑھتے رہے۔ یقیناً آپ کے پروردگار کی طرف سے سچ آ چکا ہے۔ لہذا آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ اور نہ ہی ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔ بے شک جن لوگوں پر آپ کے رب کا عذاب ثابت ہو چکا ہے۔ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ خواہ ان کے پاس سارے معجزے لے آئیں۔ یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں کہ لوگوں کے پاس چاہے آپ سارے معجزے لے آئیں وہ پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے۔ ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ یعنی اگر لوگوں کے پاس ہر قسم کا معجزہ لے آئیں یہ پھر بھی قرآن پاک کی باتوں کو سچ نہیں سمجھیں گے اور نہ اس کی اطاعت کریں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ثابت ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بلکل سچ فرمایا آج بھی کسی جھوٹ اور سچ کا فرق واضح کرنے کے لیے قرآن کی آیت دکھائیں تو وہ اپنی میں نا مانوں والی پالیسی کو کبھی نہیں بدلتا اللہ تعالیٰ کی آیات کو قبول نہیں کرتے اور نہ ہی اس کی فرمابرداری کرتے ہیں بلکہ میں نہ مانوں والی پالیسی پر سختی سے کاربند ہیں اور یہی لوگ ایمان نہ لانے والے لوگ ہیں یعنی قرآن پاک کی بات کو سچ نہ سمجھنے والے لوگ ہیں۔ اور نہ اسکی اطاعت کرنے والے لوگ ہیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ کر رہے گا۔۔

اگر ہم نے قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہ کی اور گمراہ رہے اور معجزے ڈھونڈتے رہے تو یہ رسولؐ کے ساتھ مذاق ہے کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی تعلیمات پر عمل نہ کیا جائے۔ پہلے بھی لوگوں نے رسولوں کے ساتھ یہی کچھ کیا۔ تو ان کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب تو بہت ہی ڈرنے والی چیز ہے۔ فرقوں کے نام نہاد مفسر کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کے پاس یہ یہ معجزے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔ وہی کافر ہیں اور جو لوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں انہوں نے ان نام نہاد مفسروں کو خدا بنا رکھا ہے۔ اور یہ شرک کر رہے ہیں۔ آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات کو ماننا ہے۔ رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو ماننا ہے۔ اگر اپنے نام نہاد مفسروں کی باتوں پر یقین کر لیا تو آپ نے اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلا دیا۔ اگر قرآن پاک میں لکھا ہوتا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے تھے۔ تو ہم کہیں گے کہ معجزے تھے۔ اگر قرآن پاک میں لکھا ہوگا کہ رسول ﷺ کے پاس معجزے نہیں تھے۔ تو ہم کہیں گے کہ نہیں تھے۔ اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو نہیں جھٹلائیں گے۔ بلکہ ان نام نہاد مفسروں کو جھٹلائیں گے۔ جو ہماری طرح کے بے بس انسان ہیں۔ یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ جبکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا تو ہمارا شمار عذاب کا حق دار بننے والے لوگوں میں ہوگا فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ نے اپنے فرقے کے نام نہاد مفسر کو خدا بنانا ہے اسکو راضی کرنا ہے یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو راضی کرنا ہے۔ ایمان کا انتخاب یا نافرمانی کا انتخاب۔ ایمان کا مطلب سورہ احمد کی دو تا تین آیات کے مطابق یہ ہے۔ جنہوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے کلام کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی ان کے اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر دے گا۔ اور ان کی حالت درست کر دے گا۔ جبکہ یہ نام نہاد مفسر خود اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں اور رسول ﷺ قیامت والے دن ان کے خلاف گواہی دیں گے سورہ فرقان آیت نمبر 29 رسول ﷺ کہیں گے کہ اے میرے رب بیشک میری قوم نے قرآن پاک چھوڑ رکھا تھا۔ اسطرح مجرموں میں سے گناہ گار رسول کے دشمن ہوتے ہیں اور آپ کا رب مدد کرنے اور رہنمائی کرنے کو کافی ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے ان رسول ﷺ کے مجرموں کا ساتھی بننا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ کا ساتھی بننا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہماری مدد اور رہنمائی کرنے کے لیے کافی ہے۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھی بن گئے تو اللہ تعالیٰ آپ کے تمام گناہ معاف کر کے بخش دے گا۔ اور آپ کے بنے ہوئے نام نہاد مفسر خود کو چھڑانے کی زرا بھی اہلیت نہیں رکھتے۔ کیونکہ یہ اللہ

اور اسکے رسول کے مجرم ہیں۔

سورہ انبیاء آیات 92 تا 93 پارہ 17

بیشک یہ تمھاری اُمت درحقیقت ایک ہی اُمت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔بس تم میری غلامی کرو۔مگر انہوں نے اپنا کام آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔سب کو ہماری طرف ہی پلٹنا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں بیشک یہ تمھاری اُمت درحقیقت ایک ہی اُمت ہے۔اور میں تمھارا رب ہوں۔بس تم میری غلامی کرو۔مگر انہوں نے آپنا کام اپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔یعنی فرقے بنا لیے سب کو ہماری طرف ہی پلٹنا ہے۔

سورہ یوسف آیات 108 پارہ 13

آپ ﷺ کہہ دو کہ میرا راستہ یہی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرے اطاعت کرنے والے پوری سمجھ سے اس پر ہیں۔اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ چھوڑنے والے مشرک ہیں۔رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں۔رسول اور ان کے اطاعت گزاروں کا صرف یہی راستہ ہے۔راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی باتیں اور پیغام تو

صرف قرآن پاک میں ہیں۔تمام فرقے والے قرآن کے مطابق مشرک ہیں۔کیونکہ وہ اور کسی کی طرف بلاتے

ہیں۔یعنی پہلے رسول کو اللہ تعالیٰ کا فریق بناتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر تو برائے نام ہوتا ہے۔رسول کو کسی بھی طریقے سے خدا کی حیثیت دے دی جاتی ہے۔جیسا کہ اب رسول کی اطاعت کی آڑ میں فرقے در فرقے بن رہے ہیں۔اور اسے قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں جاتا۔

سورہ نساء آیت 44 پارہ 5

اگر آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہوتا۔تو ان میں سے ایک گروہ نے آپ ﷺ کو بہکانے کا ارادہ کر لیا تھا۔یہ لوگ صرف اپنے آپ کو گمراہ کررہے ہیں۔اور آپ ﷺ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے۔اور آپ ﷺ کو وہ باتیں بتائیں ہیں۔جو آپ کو معلوم نہ تھیں۔اور آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا فضل بہت زیادہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ لوگوں نے رسول ﷺ کو بھی نہیں چھوڑا۔اُن پر تو اللہ تعالیٰ کا فضل تھا اور قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم تھی۔تو کیا یہ دنیا والے ہمیں چھوڑ دیں گے۔اگر ہم نے قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم حاصل کی۔تو فرقہ پرست ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

سورہ عنکبوت آیات 2 تا 3 پارہ 21

کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ان کو صرف یہ کہنے سے چھوڑ دیا جائے گا۔کہ وہ ایمان لے آئے ہیں۔اور ان کو آزمائش میں نہ ڈالا جائے گا۔اور بیشک ان سے پہلے جو لوگ تھے۔ہم نے ان کو آزمائشوں میں ڈالا۔اللہ تعالیٰ ضرور ان لوگوں کو ظاہر کر کے رہے گا۔جو سچے ہیں۔اور ان کو بھی جو جھوٹے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں ہم جیسے لوگوں کا ہی ذکر ہے۔جو صرف منہ سے کہتے ہیں۔کہ وہ ایمان لائے۔یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھتے ہیں۔اور اسکی اطاعت کرتے ہیں۔منہ سے اس طرح کہہ دینے سے حق آدا نہیں ہو جاتا۔اس بات کے لیے ہماری آزمائش ہو کر رہے گی۔اور سچوں اور جھوٹوں میں اللہ تعالیٰ فرق کر کے رہے گا۔باپ دادا کا راستہ چھوڑنا مشکل کام ہوتا ہے۔جو اس کو چھوڑ کر واقعی ایمان لائے گا۔وہی سچا ہوگا۔

پارٹ نمبر 6

رسول ﷺ کو قرآن پاک میں تبدیلی یا اس کے ساتھ اپنی بات شامل کرنے کی اجازت نہیں تھی۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

آج ہم قرآن پاک سے دیکھیں گے۔کہ کیا رسول اپنے اختیار سے اللہ تعالیٰ کی ڈکشنری میں تبدیلی کر سکتے ہیں۔

سورہ حمٰ السجدہ آیت 40 تا 43 پارہ 24

بیشک جو لوگ ہماری آیات سے گمراہی اختیار کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں پھر کیا وہ جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے۔یا وہ جو قیامت کے دن امن کے ساتھ آئے گا۔تم جو چاہتے ہو کرو۔بیشک جو کچھ تم کرتے ہو۔اللہ اسے خوب دیکھتا ہے۔بے شک جو لوگ نصیحت یعنی قرآن پاک کے نافرمان ہوئے۔جب وہ ان کے پاس آیا۔اور بے شک وہ تو ایک بڑی زبردست کتاب ہے۔جس میں جھوٹ نہ آگے سے آسکتا ہے۔اور نہ پیچھے سے۔یہ حکمت والے لائق ستائش اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔اور جو کچھ آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے۔وہ وہی ہے۔جو پہلے اور رسولوں سے کہا گیا۔بیشک آپ کا رب بڑا معاف کرنے والا ہے اور دردناک عذاب دینے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ قرآن پاک وہ کتاب ہے۔جو پہلے رسولوں کو بھی دی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور جو کچھ آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے۔وہ وہی ہے۔جو پہلے اور رسولوں سے کہا گیا۔اس بات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کے بارے میں معلومات ہمیں رسولوں والے واقعات سے ملیں گی۔کہ جب وہ رسول یہی کلام اپنی قوم کے پاس لے جاتے تھے۔تو وہ کیا سلوک کرتے تھے۔اور ہم نے کیا سلوک کیا ہے۔ہم میں اور اُن قوموں میں کیا فرق ہے۔ہم غور کریں گے۔کہ اس پیغام کے ساتھ چودہ سو سال ہم کیا سلوک کرتے رہے۔کیا ہم ایمان کے مطلب کو قرآن پاک سے سمجھ پائے۔کیا ہم مسلمان کے مطلب کو قرآن پاک سے سمجھ پائے۔کیا ہم اللہ اور رسول کی اطاعت کا مطلب قرآن پاک سے سمجھ پائے۔

اُن واقعات سے ہم اپنا تعین کریں گے۔کہ ہم کیا ہیں کافر ہیں یا مسلمان۔ہم جو اپنے آپ کو کہیں گے وہ اس وقت تک نہیں بن سکتے۔جب وہ قرآن پاک کے عین مطابق نہ ہو۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔بیشک جو لوگ ہماری آیات سے گمراہی اختیار کرتے ہیں،وہ ہم سے پوشیدہ نہیں پھر کیا وہ جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے۔یا وہ جو قیامت کے دن امن کے ساتھ آئے گا۔تم جو چاہتے ہو کرو۔بیشک جو کچھ تم کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ اسے خوب دیکھتا ہے۔بے شک جو لوگ نصیحت یعنی قرآن پاک کے نافرمان ہوئے۔جب وہ ان کے پاس آیا۔اور بے شک وہ تو ایک بڑی زبردست کتاب ہے۔جس میں جھوٹ نہ آگے سے آسکتا ہے۔اور نہ پیچھے سے۔یہ حکمت والے لائق ستائش اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔اور جو کچھ آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے۔وہ وہی ہے۔جو پہلے اور رسولوں سے کہا گیا۔بیشک آپ کا رب بڑا بخشنے والا اور ہے اور دردناک عذاب دینے والا ہے۔

سورہ یونس آیات 15 تا 17 پارہ 11

جب ان پر ہماری واضح دلائل والی آیات پڑھی جاتیں ہیں۔تو وہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ یا اس میں تبدیلی کرو کہہ دو کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اسکو بدل دوں۔میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں بیشک میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔کہہ دو کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو میں تمھارے سامنے یہ قرآن نہ پڑھتا اور نہ تم کو اس کی خبر دیتا۔اور اس سے پہلے میں تم میں ایک عمر گزار چکا ہوں پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔پھر اس سے بڑا ظالم کون ہے۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔بے شک مجرم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔کہ مجھے قرآن میں تبدیلی کا کوئی حق نہیں۔میں تو صرف اسکی اطاعت کرتا ہوں۔جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

رسول ﷺ کو حق نہیں دیا گیا تھا کہ وہ قرآن میں تبدیلی کرسکیں کہ پھر ہر فرقے کے نام نہاد مفسر اور عالم کو کس نے حق دیا کہ رسول ﷺ کے نام پر قرآن کی تفسیر کی آڑ میں اللہ تعالیٰ کی سچی بات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتا پھرے۔اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا جائے۔ایسے تمام لوگ ظالم ہیں اور یہ کبھی کامیاب نہیں ہونگے۔کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی

کا کوئی خوف نہیں ہے اور نہ وہ بڑے دن کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں۔ظلم کا طوق ان کے گلے میں پڑ کر رہے گا۔

سورہ الحاقہ آیات 43 تا 48 پارہ 29

اور یہ قرآن پروردگار عالم کا نازل کیا ہوا ہے۔اور اگر وہ کوئی بات خود سے بنا کر ہمارے زمہ لگا تا تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے۔اور اس کی گردن کی رگ کاٹ دیتے۔پھر تم میں سے کوئی ہمیں روکنے والا نہ ہوتا۔اور بیشک یہ تو پرہیز گاروں کے لیے نصیحت ہے۔اور ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض جھٹلانے والے ہیں۔اور بلا شبہ یہ کافروں کے لیے حسرت کا باعث ہوگا۔اور بے شک یہ قرآن تو یقینی سچائی ہے۔پس آپ ﷺ اپنے رب کی تسبیح کرتے رہیے۔جو بڑی عظمت والا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کو قرآن کے ساتھ اپنی بات شامل کرنے کی اجازت نہ تھی۔پھر ان فرقہ پرستوں کو کس نے

اجازت دی۔کہ قرآن کے ساتھ حدیثوں کو برابر کیا جائے۔اور اُسے دین بنا لیا جائے۔اور فرقہ پرست خدا بن کر لوگوں کے بارے میں غلط ملط فتوے دیتے رہیں۔اور خود قرآن پاک کے سخت نافرمان ہوں۔اور قرآن کی الف ب سے ناواقف ہوں۔اور قیامت والے دن رسول ان کیخلاف گواہ ہوں گے۔یہ ہے فرقہ پرستوں کا اصل چہرہ۔۔۔

جنہوں نے حدیثوں کو قرآن سے بڑا اونچا کر دیا ہے۔اور قرآن پاک یعنی جو پیغام رسول ﷺ لائے تھے اُس کو بغیر سمجھے عربی میں رٹا جا رہا ہے۔

سورہ بنی اسرائیل آیات 73 تا 75 پارہ 15

جو وحی کی چیز ہم نے آپ ﷺ پر نازل کی ہے۔اور قریب تھا کہ یہ لوگ آپ ﷺ کو فتنے میں ڈال کر اس وحی سے بہکا دیں۔تا کہ تم اسکے علاوہ ہم پر جھوٹ بناؤ۔اور اس صورت میں تمھیں وہ دوست بنا لیتے۔اور اگر ہم تمھیں ثابت قدم نہ رکھتے۔یقیناً قریب تھا۔کہ آپ ﷺ ضرور اُن کی طرف تھوڑا سا جھک جاتے۔اس صورت میں ہم آپ ﷺ کو زندگی میں بھی دوگنی عذاب کا مزہ چکھاتے اور موت کے بعد بھی دوگنی سزا دیتے۔پھر آپ ﷺ کو ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار نہ ملتا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کو وحی کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی بات منسوب کرنے کی اجازت نہیں تھی۔

خواتین وحضرات۔

لوگوں نے آپ ﷺ کو بھی نہیں چھوڑا۔لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے ساتھ جھوٹ شامل کرنے کی کوشش کی۔لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ثابت قدم رکھا۔اگر ہم نے بھی ثابت قدم رہنا ہے۔تو ہمیں بھی وحی کیساتھ اور کسی کی طرف جھکنے کی ضرورت نہیں۔ورنہ یہ سزا ہمارا مقدر بن جائے گی۔

سورہ جن آیات 26 تا 28 پارہ 29

اللہ تعالیٰ غیب کا علم جاننے والا ہے۔پس وہ اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔مگر سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔تو بیشک اس کے آگے اور پیچھے محافظ یعنی فرشتے لگا دیتا ہے۔تا کہ وہ معلوم کریں۔کہ اُنہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے ہیں۔اور جو ان کے پاس ہے۔ اس کے احاطہ علم میں ہے۔اور اُس نے ہر چیز کو گن رکھا ہے۔

خواتین وحضرات۔

تمام دنیا میں اس بات کے لیے جھگڑا ہوتا ہے۔کہ درست دین کون سا ہے۔یہ ایک غیب کا علم ہے۔کہ درست دین کون سا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں میں سے جسے چاہتے ہیں۔یہ علم اُسے دیتے ہیں۔یہ آیات اسی بارے میں ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی رسول کو غیب کا علم دینا چاہتے ہیں۔یعنی کسی پیغام پہنچانے والے کو غیب کا علم دیتے ہیں۔ تو اس کے آگے اور پیچھے محافظ لگا دیتے ہیں۔تا کہ محافظ معلوم کریں کہ پیغام پہنچانے والے نے غیب کا علم لوگوں تک پہنچا دیا ہے۔جو وحی کا علم ہوتا ہے۔اور لوگوں تک پہنچانے کے لیے ہوتا ہے۔جو رسولوں کے پاس ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے احاطہ میں ہوتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے اسے گن کر رکھا ہوتا ہے۔

سورہ المائدہ آیت 43 پارہ 6

اور وہ آپ ﷺ کو کیسے منصف بنا رہے ہیں۔حالانکہ اُن کے پاس تورات موجود ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا حکم موجود ہے۔پھر وہ اس کے بعد پھر جاتے ہیں۔ اور یہ لوگ ایمان والے نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اُن لوگوں کی بات ہو رہی ہے۔جو تورات میں کسی حکم کے ہوتے ہوئے بھی رسول ﷺ کو حاکم بنا رہے تھے ۔منصف بنا رہے تھے ۔ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ ایمان والے نہیں ہیں۔ہمارے پاس قرآن پاک موجود ہے۔ہم کس طرح فرقوں کو اپنا منصف بناتے ہیں۔حاکم بناتے ہیں۔اس لیے کہ ہم ایمان والے نہیں ہیں۔آپ نے دیکھا کہ کتاب منصف ہوتی ہے۔جو رسول لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔

سورہ جن آیات 21 تا 23 پارہ 29

" آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔اور نہ بھلائی دینا ہے۔آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی دراصل قرآن پاک کی نافرمانی کو کہتے ہیں۔یعنی اطیع اللہ اور اطیع الرسول کا مطلب قرآن پاک کی فرمابرداری ہے۔۔